درجہ ثانیہ کے نصاب میں شامل ''علم الصیغہ'' کا بہترین خلاصہ بنام

جدید اضافہ شدہ رنگین ایڈیشن

مؤلف

مفتی حفظ الرحمن صاحب

فاضل و مدرس

جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن سرکروڈ گوئٹہ

کتاب کا نام .... تلخیص علم الصیغہ

مؤلف .... مفتی حفظ الرحمٰن صاحب

سن طباعت جدید .... اپریل 2021

فون نمبر: 03331251960

ای میل: hifzrahman8@gmail.com

پیش لفظ

نحمده و نصلی و نسلم علیٰ رسوله الکریم امابعد

یہ بات عیاں ہے کہ علم صرف علومِ عربیہ میں بہت ہی اہمیت کا حامل ہے، چنانچہ قرآن وحدیث اور علوم عربیہ کا سمجھنا جن علوم کے سمجھنے پر موقوف ہے ان میں علمِ صرف اولین درجے میں ہے، علم صرف میں جہاں اور کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں علم الصیغہ بھی افادیت کے لحاظ سے کافی جامع کتاب ہے، لیکن چونکہ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس لیے اس سے کما حقہ فائدہ حاصل کرنا آج کل کے طلباء کے لیے کچھ آسان نہیں کیونکہ فارسی زبان سے اب اتنی دلچسپی نہیں رہی جتنی اردو اور عربی زبان سے ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر طلباء اس کتاب کو نظر انداز کرتے ہیں حالانکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق درجہ اولیٰ میں ارشاد الصرف کے بعد درجہ ثانیہ میں فنِ صرف کے متعلق یہی آخری کتاب ہے، اس کے بعد دورہ حدیث تک اس فن کے متعلق اور کوئی کتاب شاملِ نصاب نہیں، ایسی حالت میں اس کتاب کے ساتھ طلبہ کا ایسا برتاؤ ناقابل تلافی نقصان کا باعث بن سکتا ہے جس سے علم دین کی فہم میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ اس بے توجہی وعدم دلچسپی کو دیکھ کر دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ اس کتاب کا ایسا خلاصہ لکھا جائے جو طلبہ کے ذہن کے مطابق آسان اور عام فہم ہو تاکہ کتاب کے سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔۔۔۔۔۔اس فن کی افادیت کے پیش نظر الحمدللہ کتاب کی دوسری ایڈیشن میں ابحاث کے اندر مناسب انداز میں اضاضہ کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی اس میں مقدمہ سمیت ہر باب کا خاکہ نقشوں کی صورت میں لکھا گیا ہے، اور ہر بحث سے پہلے اصل کتاب کی فارسی عبارت بھی نقل کی گئی ہے تاکہ اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو، آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی اس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرما کر ذخیرہ آخرت بنادے۔ آمین

وماتوفیقی الاباللّٰہ علیه توکلت والیه انیب

بندہ:

حفظ الرحمٰن

فاضل ومدرس جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ/ بمطابق 9 اپریل 2021ء

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید غلام رسول شاہ صاحب مدظلہم العالیہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امــا بـعــد: علم الصیغہ ،علم الصرف کی ایک اہم اور انتہائی مستند و مفید کتاب ہے تقریباً پاکستان کے تمام مدارس عربیہ میں داخل نصاب ہے، بہت سے علماء کرام نے مجول ،مختصر اس کی شروحات لکھی ہیں لیکن ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس کا نقوح وخلاصہ پیش کیا جائے تا کہ ابتدائی طلبہ کونفسِ مسئلہ اور صرف قانون، قاعدہ یاد رکھنا آسان ہو،اب مفتی حفظ الرحمٰن صاحب مدرس جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن نے ''تلخیص علم الصیغہ'' کے نام سے اسی سمت میں ایک قابل ستائش وقابل تحسین قدم اٹھایا ہے،اللہ تعالیٰ تمام طلبہ کیلئے نافع بنائیں۔آمین

فقط

(شیخ الحدیث) حضرت مولانا سید غلام رسول شاہ صاحب

نزیل جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ

۱۸ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ

تقریظ

حضرت مولانا ہدایت اللہ صاحب

حامدًاو مصلیاً و مسلماً

امــا بــعــد: اہل علم اور درس وتدریس سے وابستہ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ کسی بھی مضمون کو تقریر یا تحریر کی صورت میں لانے کیلئے جہاں کتابوں کی ورق گردانی، رطب یابس کے امتیاز اور تعمق کے ساتھ مطالعہ کے بعد ایک خلاصہ تیار کرنی کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ اہم اور ضروری اُمور کا انتخاب کر کے حشو وزائد کے اضافی بوجھ سے اجتناب کیا جاسکے اور سامعین و قارئین کے وقت کو ضائع ہونے سے بچایا جائے، اسی اُصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ کے فاضل و مدرس مفتی حفظ الرحمٰن حفظہ الرحمن نے محنت و ہمت کے ساتھ درجہ ثانیہ میں شامل کتاب علم الصیغہ کا اُردو میں خلاصہ بنام ''تلخیص علم الصیغہ'' مرتب کر کے طلبہ عزیز کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کرنے کی قابل قدر کاوش کی ہے، قوی امید ہے کہ اس سے مقتبسین مستفید ہوں گے، مؤلف موصوف نے ضابطہ کے تلمیذ ہونے کے ناطے اعتماد کرتے ہوئے کتاب ایک نظر دیکھنے کو کہا تو بندہ نے کتاب کے اکثر حصے کو نظر سے گزارا اور ابتدائی طلبہ کیلئے اس خلاصہ کو کافی آسان پایا۔ فللہ الحمد اَوَّلاً و آخرًا ، میری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو تصنیفی میدان میں تحقیقی کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

ابو الظہیر مولانا ہدایت اللہ غفرلہ

استاذ الحدیث: جامعہ عثمانیہ بہادر آباد کراچی

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ/ 22 نومبر 2013 م

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالباری صاحب مدظلہ

الحمدلله و کفٰی وسلام علیٰ عباده الذین الصطفیٰ

امـابـعـد: قرآن پاک اور احادیث شریفہ کو سمجھنے کے لئے جن علوم پر کامل دسترس کو علماء تفسیر و حدیث نے شرط قرار دیا ہے ان بنیادی علوم میں علم صرف بھی شامل ہے۔

اہل عرب کا ایک بہت مشہور جملہ ہے "الصرف ام العلوم و النحو ابوھا" اس کا ام العلوم ہونا اس وجہ سے بھی ہے کہ علوم عربیہ میں کوئی کلام جن کلمات سے مل کر وجود میں آتا ہے علمِ صرف میں ان کلمات پر بحثیت اصل اور بناء کے بحث کی جاتی ہے، علمِ صرف پر کامل دسترس اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر آدمی کلام عرب میں لفظی غلطی سے نہیں بچ سکتا۔

علم صرف کو سب سے پہلے ابوالأسود الدؤلی کے شاگرد معاذ بن مسلم الہروی المتوفی ۱۸۷ھ نے وضع کیا، پھر ان کے شاگرد ابوالحسن الکسائی المتوفی ۱۹۸ھ نے اس علم کو ترقی دی، ان کے بعد کسائی کے شاگرد ابوزکریا یحیٰ بن زیاد الفراء الدیلمی المتوفی ۲۰۷ھ نے علمِ صرف کو باضابطہ طور پر مدون کیا ورنہ اس سے پہلے یہ علم نحو کی ایک شاخ سمجھی جاتی تھی، بعض حضرات نے اس کا مدون اول حضرت علی اور بعض حضرات نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا ہے۔

وفـاق المدارس العربیہ پاکستان کے علمِ صرف کے نصاب میں شامل کتاب "علم الصیغہ" اپنے موضوع پر بنیادی کتاب ہے، جس میں علم صرف کے بنیادی مباحث کو بڑے جامع انداز میں جمع کیا گیا ہے زیرِ نظر کتابچہ "تلخیص علم الصیغہ" کے ان مباحث کو عام فہم اُردو زبان میں بہت دل نشین انداز اور حسن ترتیب کے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا گیا ہے جس کی وجہ سے اصل کتاب سے استفادہ میں کافی معاونت ملے گی،

اللہ رب العزت مؤلف زید مجدہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

(مفتی) عبدالباری غفرلہ

رفیق دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

۲۴/۱/۱۴۳۵ھ

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ خاتم النبیّین محمّدواٰلہ واصحابہ اجمعین۔

علم الصرف کے شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

تعریف علم الصرف:

هو علم بِأصولٍ يعرف بهااحوال الكلم الثلٰث من حيث الصيغة۔ علم صرف وہ علم ہے چند اصولوں کا جن کے ذریعہ تین کلموں کے احوال باعتبار صیغہ کے معلوم کیے جاتے ہیں۔

موضوع علم الصرف:

الكلمة من حيث الصيغة والبناء والأصل۔ کلمہ باعتبار صیغہ، بناء اور اصل کے ہے۔

غرض علم الصرف:

صيانة الذهن عن الخطأ في الصيغة و البناء ۔ ذہن کو صیغہ اور بناء کی غلطی سے بچانا۔

واضع علم الصرف:

اس کے بارے میں تین قول ہیں: (۱) حضرت علی کرّم اللہ وجہہ ہے۔ (۲) ابوالاسود الدؤلیؒ ہے (۳) ابوالاسود الدؤلیؒ کے شاگرد حضرت معاذ بن مسلمؒ ہے۔

علم الصرف کا مقام ومرتبہ:

علم الصرف کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کیلئے علوم عربیہ کی ضرورت ہے اور عربی علوم میں علم الصرف ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اسکے بغیر نہ قرآن سمجھ آتا ہے اور نہ احادیث سمجھ آتی ہیں جس طرح ایک مشہور نحوی علامہ ابن فارسؒ کا قول ہے کہ جس سے علم الصرف فوت ہوا اس سے بہت کچھ فوت ہوا اسی طرح علم الصرف کی فضیلت کے بارے میں ایک اور قول ہے کہ الصرف ام العلوم۔

علم الصرف کی تدوین: ابتداء میں علم الصرف نحو کی شاخ اور ایک حصہ سمجھا جاتا تھا، بعد میں ایک مستقل فن کی حیثیت سے مرتب اور مدّون ہوا، اور مدوّن کرنے والا پہلا شخص ابوعثمان بکر بن حبیب المازنیؒ ہے، اور بعض حضرات کے بقول امام اعظم ابوحنیفہؒ ہے، یعنی جس طرح وہ فقہ میں مدّون اوّل ہے اسی طرح علم الصرف میں بھی مدّون اوّل ہے۔

صاحب علم الصیغہ

نام: مفتی عنایتؒ

والد کا نام: منشی محمد بخش بن غلام محمد

تاریخ پیدائش: ۹ شوال ۱۲۲۸ھ

جائے پیدائش: ہندوستان میں ضلع بارہ بنکی کے ''دیوہ'' نامی قصبہ میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علم: ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبہ ''دیوہ'' میں حاصل کی، پھر ۱۳ سال کی عمر میں رامپور تشریف لے جا کر وہاں کے علماء سے مختلف علوم میں فیض یاب ہوئے۔ اس کے بعد دہلی جا کر محدث دہلوی حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ سے علم حدیث حاصل کی، پھر علی گڑھ جا کر شیخ بزرگ سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل کر کے فارغ التحصیل ہوئے۔

درس وتدریس:

فراغت کے بعد علی گڑھ میں مدرس مقرر ہوئے اور ایک سال کے بعد مفتی کے عہدہ پر فائز بنے۔ اس کے بعد مفتی صاحب انگریزوں کے خلاف فتوی صادر فرمانے کی وجہ سے جلاوطن ہو کر قید ہوئے بلآخر تقویم البلدان نامی کتاب کا ترجمہ کرنے پر رہا ہوئے۔ رہائی کے ۲ سال بعد مصنفؒ بذریعہ بحری جہاز سفرِ حج پر روانہ ہوئے جدہ کے قریب جہاز ایک پہاڑی سے ٹکرا کر ڈوب گیا، اور اس طرح اسی سفر حج میں مصنفؒ شہید ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مصنف رحمہ اللہ کی کئی علمی تصانیف بھی ہیں۔

۱ علم الفرائض ۲ ملخصات الحساب ۳ الکلام المبین فی ایات رحمۃ للعالمین ٤ علم الصیغہ ۵ ترجمہ تقویم البلدان

اس کے علاوہ مصنفؒ کے اور بھی بہت ساری تصانیف ہیں۔

علم الصیغہ

ایک مقدمہ، چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے

مقدمہ میں کلمہ کی تقسیم اور اس کے اقسام کے بیان ہیں۔

باب اول میں صیغوں کا بیان ہے۔

باب دوم میں ابواب کا بیان ہے۔

باب سوم میں مہموز، معتل، مضاعف کی گردان اور ان کے قواعد کا بیان ہے

باب چہارم میں چند فوائد نافعہ کا بیان ہے

خاتمہ میں چند مشکل صیغوں کے حل کا بیان ہے

نقشہ تقسیم فعل
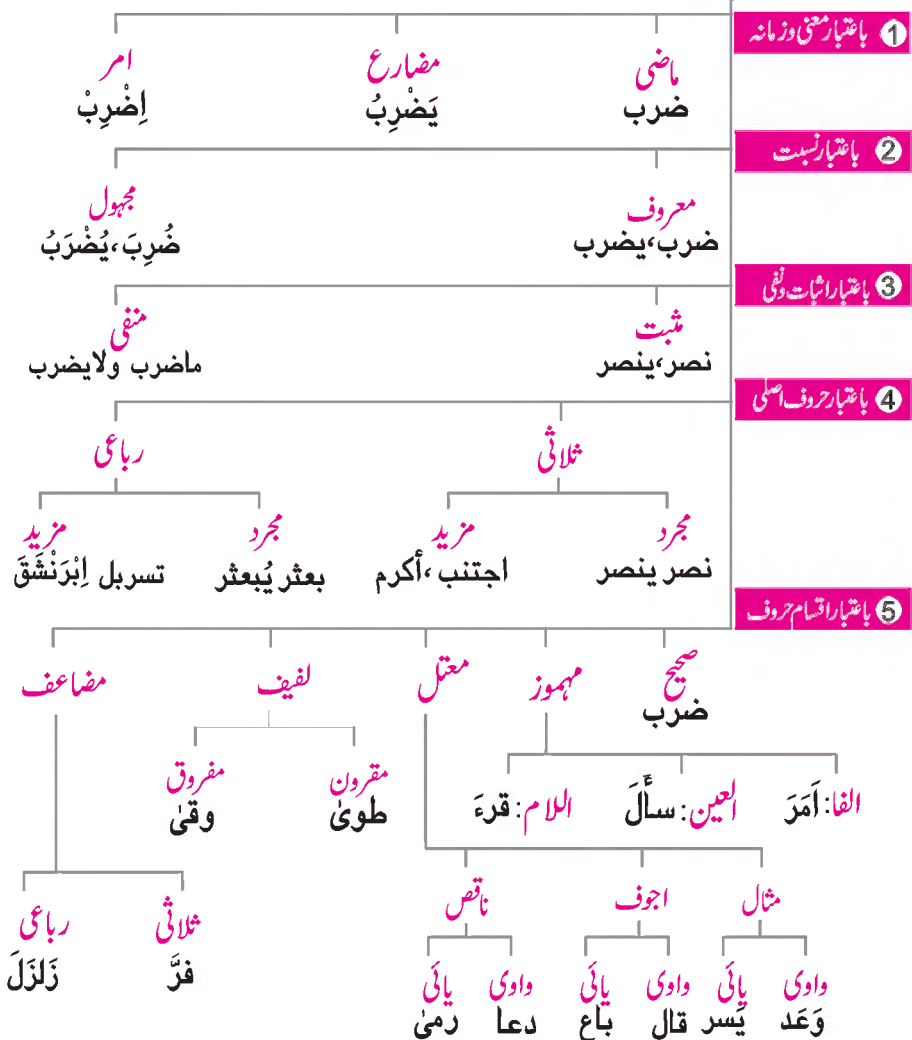
مقدمہ در تقسیم کلمہ واقسام آں...... (البشریٰ:ص ٥)

مقدمہ علم الصیغہ

کلمہ: جو مفرد معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو، پھر اسکی تین قسمیں ہیں۔ فعل، اسم اور حرف

فعل: جو معنی پر دلالت کرنے میں مستقل ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بطور وضع کے اس میں پایا جائے۔ جیسے **ضَرَبَ، یَضْرِبُ**

اسم: جو معنی پر دلالت کرنے میں مستقل ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بطور وضع کے اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے **رَجُلٌ، ضَارِبٌ**

حرف: جو معنی پر دلالت کرنے میں مستقل نہ ہو بلکہ دوسرے کلمے کے ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ نہ آئے۔ جیسے **مِنْ ، اِلیٰ**

فعل باعتبار معنی وزمانہ برسہ قسم است...... (البشریٰ:ص ٦)

فعل کی پہلی تقسیم فعل باعتبار معنی وزمانہ کے تین قسم پر ہے:

① ماضی ② مضارع ③ اور امر

ماضی: لغوی معنی ہے گزشتہ، اصطلاحی معنی ہے جو فعل زمانہ گزشتہ میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے **فَعَلَ** (کیا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں)

مضارع: لغوی معنی ہے مشابہ، اصطلاحی معنی ہے جو فعل موجودہ یا آئندہ زمانہ میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے **یَفْعَلُ** (کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں)

امر: لغوی معنی ہے حکم کرنا، اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے ذریعہ مخاطب سے کسی کام کو طلب کیا جاتا ہے۔ جیسے **اِفْعَلْ** (کر تو ایک مرد زمانہ مستقبل میں)

فعل کی دوسری تقسیم فعل ماضی اور مضارع میں سے ہر ایک باعتبار نسبت کے دو قسم پر ہے،

① معروف ② مجہول

فعل ماضی معروف اور مضارع معروف: جس میں فعل کا فاعل معلوم ہو، جیسے **ضَرَبَ** (مارا اس ایک مرد نے) **یَضْرِبُ** (مارتا ہے یا ماریگا وہ ایک مرد)

فعل ماضی مجہول اور مضارع مجہول: جس میں فعل کا فاعل معلوم نہ ہو۔جیسے ضُرِبَ (مارا گیا وہ ایک مرد) یُضْرَبُ (مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد)

فائدہ : امر مذکور نمی باشد مگر معروف

مصنفؒ نے فعل کی اس دوسری تقسیم (معلوم ومجہول) میں امر کو ذکر نہیں کیا، بلکہ صرف ماضی اور مضارع کو ذکر کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ مصنف کے نزدیک امر صرف معروف (معلوم) ہی ہوتا ہے مجہول نہیں، کیونکہ امر حاضر مجہول، امر غائب معلوم اور مجہول فعل مضارع میں داخل ہے، جب یہ فعل مضارع میں داخل ہوئے تو امر صرف معلوم ہی رہ گیا، گویا امر اس تقسیم میں شامل ہی نہیں، اس وجہ سے اس تقسیم میں اس کو ذکر ہی نہیں کیا بلکہ کہا امر معروف ہی ہوتا ہے۔

ماضی ومضارع معروف ومجہول اگر دلالت بر ثبوت کارے کند ...... (البشریٰ:ص٦)

فعل کی تیسری تقسیم فعل ماضی اور مضارع میں ہر ایک باعتبار اِثبات اور نفی کے دو قسم پر ہے

❶ مثبت ❷ منفی

فعل ماضی مثبت اور مضارع مثبت: وہ فعل ہیں جس میں کسی کام کے ثبوت کا حکم ہو، یعنی کرنے کا ذکر ہو۔ جیسے نَصَرَ، یَنْصُرُ (مدد کیا اس ایک مرد نے، مدد کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد)

فعل ماضی منفی اور مضارع منفی: وہ فعل ہیں جس میں کسی کام کے ثابت نہ ہونے کا حکم ہو یعنی کرنے کا ذکر نہ ہو۔جیسے ماضرب ، ولا یَضربُ (نہیں مارا اُس ایک مرد نے، نہیں مارتا ہے یا نہیں ماریگا وہ ایک مرد)

فعل باعتبار تعداد حروف اصلی بر دو قسم است ثلاثی ورباعی ...... (البشریٰ:ص٦)

فعل کی چوتھی تقسیم فعل باعتبار حروف اصلی کے دو قسم پر ہے: ❶ ثلاثی ❷ رُباعی

ثلاثی: جس میں حروف اصلی تین ہوں۔ نَصَرَ یَنْصُرُ

رباعی: جس میں حروف اصلی چار ہوں۔ بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ

پھر ان میں سے ہر ایک دو قسم پر ہے مجرد ، مزید

ثلاثی مجرد: جس کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں حروف اصلی صرف تین ہوں زائد حرف نہ ہو۔جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ

ثلاثی مزید: جس میں تین حروف اصلی کے علاوہ زائد حرف بھی ہو۔جیسے اِجْتَنَبَ ، أَكْرَمَ

رباعی مجرد: جس کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں حروف اصلی صرف چار ہوں۔ جیسے بَعْثَرَ

رباعی مزید: جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ زائد حروف بھی ہو۔

جیسے تَسَرْبَلَ ، اِبْرَنْشَقَ

فعل باعتبار اقسام حروف بر چہار قسم است...... (البشریٰ: ص۷)

فعل کی پانچویں تقسیم فعل باعتبار اقسام حروف کے چار قسم پر ہے۔

صحیح، مہموز، معتل، مضاعف

صحیح لغوی معنی ہے تندرست، اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں سے نہ کوئی حرف، حرفِ علت (و، ا، ی) ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہوں، جیسے ضَرَبَ

مہموز لغوی معنی ہے کوز پشت (یعنی ٹھیڑی پیٹ والا) اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو، پھر مہموز کی تین قسمیں ہیں۔

مہموز الفاء: جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو، جیسے اَمَرَ

مہموز العین: جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو، جیسے سَأَلَ

مہموز اللام: جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو، جیسے قَرَأَ

معتل وہ فعل ہے کہ جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف حرف علت ہو،

اگر ایک حرف، حرفِ علت ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں: ۱۔مثال، ۲۔اجوف اور ۳۔ناقص۔

اگر دو حرف، حرفِ علت ہوں تو اس کو لفیف کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔لفیف مقرون، ۲۔لفیف مفروق، ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مثال: لغوی معنی ہے مشابہ اور مثل، اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو

پھر مثال کی دو قسمیں ہیں:

مثال واوی: جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واو ہو، جیسے وَعَدَ

مثال یائی: جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں یاء ہو، جیسے یَسَرَ

اجوف: لغوی معنی ہے کھوکھلا، اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔

پھر اجوف کی دو قسمیں ہیں:

اجوف واوی: جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں واو ہو، جیسے **قَالَ**

اجوف یائی: جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں یاء ہو، جیسے **بَاعَ**

ناقص: لغوی معنی ہے دم کٹا۔ اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔

پھر ناقص کی دو قسمیں ہیں:

ناقص واوی: وہ فعل جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واو ہو، جیسے **دَعَا** جو اصل میں **دَعَوَ** تھا۔

ناقص یائی: وہ فعل جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں یاء ہو، جیسے **رَمیٰ**

لفیف: لغوی معنیٰ ہے لپیٹا ہوا، اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں سے دو حرف، حرفِ علت ہوں۔ پھر لفیف کی دو قسمیں ہیں:

لفیف مقرون: لغوی معنیٰ ہے ملا ہوا، اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں سے دو حرف حرف علت ہوں اور متصل ہوں۔ جیسے **طَویٰ**

لفیف مفروق: لغوی معنیٰ ہے جدا ہوا، اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف حرف علت ہوں لیکن الگ الگ ہوں جیسے **وقیٰ**

مضاعف: لغوی معنی ہے دوگنا۔ اصطلاحی معنی ہے وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں سے دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ پھر مضاعف کی دو قسمیں ہیں:

مضاعف ثلاثی: جس کے حروف اصلیہ میں سے دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے **فَرَّ**

مضاعف رباعی: جس کے فا اور لام اوّل یا عین اور لام ثانی کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے **زَلْزَلَ**

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اُجوف

نقشہ تقسیم اسم باعتبار اقسام حروف

نقشہ تقسیم اسم باعتبار حروف اصلی

۱:مصدر ۲:ومشتق ۳:وجامد ...... (البشریٰ:ص۸)

اشتقاق وعدم اشتقاق کے اعتبار سے اسم تین قسم پر ہے۔ مصدر ، مشتق ، جامد

مصدر لغوی معنی ہے نکلنے کی جگہ۔

اصطلاحی معنیٰ ہے وہ اسم جو کسی کام کے حدوث یعنی واقع ہونے پر دلالت کرے اور اس کے فارسی معنیٰ کے آخر میں لفظ "دن" یا "تن" ہو۔ اُردو معنی کے آخر میں "نا" ہو۔ جیسے اَلضَّرْبُ زدن (مارنا) والْقَتْلُ کُشتن (قتل کرنا)

مشتق لغوی معنی ہے نکالا ہوا۔ اصطلاحی معنی ہے وہ اسم جو فعل سے بنا ہوا ہو۔ وصف اور ذات دونوں پر دلالت کرے، جیسے ضاربٌ ذات (مارنے والے) اور وصف (مار) دونوں پر دلالت کرتا ہے۔

جامد لغوی معنی ہے جم جانا۔

اصطلاحی معنی ہے وہ اسم جو نہ کسی سے بنے اور نہ کوئی اس سے بنے۔ جیسے رجلٌ

وہم باقسام دہ گانہ صحیح منقسم می شود...... (البشریٰ:ص۹)

مصدر اور مشتق بھی **باعتبار اقسامِ حروف** چار قسم پر ہیں: صحیح ، مہموز ، معتل ، مضاعف

مصدر و مشتق مثل فعل خود ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ می باشد...... (البشریٰ:ص۹)

مصدر اور مشتق **باعتبار حروف اصلی** دو قسم پر ہیں: ثلاثی رباعی

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مجرد، مزید

ثلاثی مجرد: جیسے ضَرباً ، ضَارِبٌ

ثلاثی مزید: جیسے اِکْرَاماً، مُکْرِمٌ

رباعی مجرد: جیسے دَحْرَجَةً، مُدَحْرِجٌ

رباعی مزید: جیسے تَسَرْبُلاً، مُتَسَرْبِلٌ

جامد باعتبار تعداد حروف...... (البشریٰ:ص۹)

جامد **باعتبار حروف اصلی** کے تین قسم پر ہے: ثلاثی ، رباعی ، خماسی

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مجرد، مزید

اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان ⑩ ہیں۔

فَعْلٌ ۔ فَلْسٌ	فَعَلٌ ۔ فَرَسٌ	فَعِلٌ ۔ كَتِفٌ	فَعُلٌ ۔ عَضُدٌ	فِعْلٌ ۔ حِبْرٌ
فِعَلٌ ۔ عِنَبٌ	فِعِلٌ ۔ اِبِلٌ	فُعْلٌ ۔ قُفْلٌ	فُعَلٌ ۔ صُرَدٌ	فُعُلٌ ۔ عُنُقٌ

اسم جامد ثلاثی مزید: جیسے حِمَارٌ اس کے اوزان متعین نہیں ہیں۔

اسم جامد رباعی مجرد کے اوزان متعینہ ⑤ ہیں۔

فَعْلَلٌ	فِعْلِلٌ	فُعْلُلٌ	فِعْلَلٌ	فِعَلٌّ
جَعْفَرٌ	زِبْرِجٌ	بُرْثُنٌ	دِرْهَمٌ	قِمَطْرٌ

اسم جامد رباعی مزید: جیسے قِرْطَاسٌ اس کے اوزان زیادہ ہیں۔

اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان ④ ہیں۔

فَعَلَّلٌ	فُعَلِّلٌ	فَعْلَلِلٌ	فِعْلَلٌّ
سَفَرْجَلٌ	قُذَعْمِلٌ	جَحْمَرِشٌ	قِرْطَعْبٌ

اسم جامد خماسی مزید کے اوزان ⑤ ہیں۔

فَعْلَلُوْلٌ	فُعَلِّيْلٌ	فِعْلَلُوْلٌ	فَعَلَّلَىٰ	فَعْلَلِيْلٌ
غَضْرَفُوْطٌ	خُزَعْبِيْلٌ	قِرْطَبُوْسٌ	قَبَعْثَرىٰ	خَنْدَرِيْسٌ

باعتبار انواع حروف باقسام دہ گانہ منقسم می شود...... (البشریٰ: ص ۹)

باعتبار اقسامِ حروف اسم جامد کی بھی چار قسمیں ہیں، جو تفصیلی طور پر دس ہیں۔

صحیح ، مہموز ، معتل ، مضاعف

چوں فعل تصریفات بسیار می دارد ...... (البشریٰ: ص ۹)

چونکہ فعل کی گردانیں زیادہ ہیں بنسبت اسم اور حرف کے اس لیے صرفی حضرات کی توجہ فعل پر رہتی ہے اور مصنف نے بھی ہر جگہ فعل کو اسم پر مقدم کیا ہے۔ اور اسم میں گردانیں کم ہیں اس میں مصنف نے اختصار سے کام لیا، اور حرف کو بالکل بیان ہی نہیں کیا۔

فائدہ: مصدر اور اسم مصدر میں فرق

مصدر: وہ اسم ہے کہ جو صرف وصف پر دلالت کرے اور فعل کے تمام حروف اس میں موجود ہوں۔ جیسے ضَـرْبٌ یہ لفظ وصف یعنی (مارنے) پر بھی دلالت کرتا ہے اور فعل یعنی ضربَ کے تمام حروف (ض، ر، ب) بھی اس میں موجود ہیں۔

اسم مصدر: وہ اسم ہے کہ جو صرف وصف پر دلالت نہ کرے بلکہ اس میں اسم کی حیثیت بھی موجود ہو اور فعل کے تمام حروف بھی اسمیں نہ پائے جائیں۔ جیسے عَـطَـاء، اعطیٰ سے اسم مصدر ہے، وصفی معنی ہے عطا کرنا لیکن یہ معنی مراد نہیں ہوتا بلکہ عطاء اس چیز کو کہتے ہیں جو دی جائے تو یہ اسی چیز کا نام ہو گیا ہے۔ اور عطاء میں فعل کے تمام حروف بھی نہیں ہیں بلکہ کم ہیں۔

نقشہ باب اوّل

فصل اول — افعال کی گردان

ثلاثی مجرد کا فعل ماضی معلوم

- **ماضی مفتوح العین** — مضارع
  - مفتوح العین: فتح يفتَح
  - مضموم العین: نصر ينصُر
  - مکسور العین: ضرب يضرِب
- **ماضی مکسور العین** — مضارع
  - مفتوح العین: سمع يسمَع
  - مکسور العین: حسب يحسِب
- **ماضی مضموم العین** — مضارع
  - صرف مضموم العین: كرم يكرُم

- ماضی معلوم/ ماضی مجہول کے تیرہ صیغوں کی گردان
- ما اور لا کے ساتھ نفی فعل ماضی معلوم/نفی ماضی مجہول کی گردان
- فعل مضارع معلوم/ مضارع مجہول کے ۱۱ صیغوں کی گردان
- ما اور لا کے ساتھ فعل نفی مضارع معلوم/نفی مضارع مجہول کی گردان
- حروف نواصب "ان ،لن ،کی ،اذن "کے ساتھ نفی تاکید فعل مستقبل معلوم/مستقبل مجہول کی گردان
- حروف جوازم "لم ،لما، لام امر ،لائے نهی ،اِن "کے ساتھ نفی جحد فعل مضارع معلوم/مضارع مجہول کی گردان
- نہی معلوم/ نہی مجہول کی گردان
- لام تاکید با نون ثقیلہ فعل مستقبل معلوم/ با نون ثقیلہ مجہول کی گردان
- لام تاکید با نون خفیفہ فعل مستقبل معلوم/ با نون خفیفہ مجہول کی گردان
- نہی معلوم با نون ثقیلہ معلوم/ با نون ثقیلہ مجہول کی گردان
- امر حاضر معلوم/ امر حاضر مجہول کی گردان
- امر حاضر معلوم با نون ثقیلہ کی گردان
- امر حاضر معلوم با نون خفیفہ کی گردان
- امر غائب معلوم/ امر غائب مجہول کی گردان
- امر غائب معلوم با نون ثقیلہ/ امر مجہول با نون ثقیلہ کی گردان
- امر غائب معلوم با نون خفیفہ/ با نون خفیفہ مجہول کی گردان

فصل دوم — اسماء مشتقہ

- اسم فاعل
- اسم مفعول
- اسم تفضیل
- صفت مشبہ
- اسم آلہ
- اسم ظرف

باب اول در بیان صیغ مشتمل بر دو فصل...... (البشریٰ:ص ۱۰)

باب اوّل

باب اوّل دو فصل پر مشتمل ہے۔

فصل اوّل

افعال کی گردانوں کے بیان میں ہے۔

ثلاثی مجرد کے ابواب چھ میں منحصر ہیں کیونکہ ثلاثی مجرد کا فعل ماضی معلوم تین وزن پر آتا ہے۔

فَعَلَ (مفتوح العین) فَعِلَ (مکسور العین) فَعُلَ (مضموم العین)

اگر ماضی مفتوح العین (فَعَلَ) ہو تو مضارع تین وزن پر آتا ہے۔

مفتوح العین، فَعَلَ، یَفْعَلُ جیسے باب فَتَحَ یَفْتَحُ

مکسور العین، فَعَلَ ، یَفْعِلُ جیسے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

مضموم العین، فَعَلَ ، یَفْعُلُ جیسے باب نَصَرَ یَنْصُرُ

اگر ماضی مکسور العین (فَعِلَ) ہو تو مضارع صرف دو وزن پر آتا ہے۔

مفتوح العین، فَعِلَ ، یَفْعَلُ جیسے باب سَمِعَ یَسْمَعُ

مکسور العین، فَعِلَ ، یَفْعِلُ جیسے باب حَسِبَ یَحْسِبُ

اگر ماضی مضموم العین (فَعُلَ) ہو تو مضارع ایک ہی وزن پر آتا ہے۔

مضموم العین، فَعُلَ ، یَفْعُلُ جیسے باب کَرُمَ یَکْرُمُ

اس سب کا ماضی مجہول فُعِلَ اور مضارع یُفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

اولاً بیان صیغ افعال و اسمائے مشتقات کردہ می شود...... (البشریٰ:ص ۱۱)

اولاً افعال و مشتقات کے صیغوں کا بیان ہوگا پھر ابواب کی تفصیل ذکر کی جائے گی۔

ماضی کے تیرہ صیغوں کی گردان: (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

فَعُلَ	فَعُلَا	فَعُلُوا	فَعَلَتْ	فَعِلَتَا	فَعُلْنَ	فَعِلْتَ
فَعُلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	فَعُلْتِ	فَعِلْتُنَّ	فَعُلْتُ	فَعَلْنَا	

اور ماضی مجہول صرف فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے۔

سہ صیغہ اولیٰ برائے مذکر غائب ست...... (البشریٰ:ص ۱۱)

پہلے تین صیغے مذکر غائب کے ہیں، اس کے بعد تین صیغے مؤنث غائب کے ہیں، پھر تین صیغے مذکر حاضر کے ہیں، لیکن اس کا تثنیہ (فَعَلْتُمَا) مؤنث حاضر کے لیے بھی ہے، پھر دو صیغے مؤنث حاضر کے ہیں، پھر دو صیغے متکلم کے ہیں۔ تثنیہ مذکر مخاطب (فَعَلْتُمَا) اور تثنیہ مؤنث مخاطب (فَعَلْتُمَا) جو مکرر ہے ان دو میں سے ایک کو حذف کر کے ایک کو دو کا قائمقام بنایا۔ اس وجہ سے تیرہ صیغے ہو گئے۔

ماولا بر ماضی برائے نفی می آید...... (البشریٰ:ص ۱۲)

ما اور لا میں فرق

ما اور **لا** ماضی پر نفی کے لئے آتے ہیں، لیکن ان میں دو فرق ہیں:

❶ **ما** بکثرت ماضی پر داخل ہوتا ہے، **لا** بہت کم ماضی پر داخل ہوتا ہے۔

❷ **ما** بغیر شرط کے داخل ہوتا ہے، **لا** کیلئے شرط یہ ہے کہ ماضی کے صیغہ کے ساتھ مُکـرَّر آ جائے۔ جیسے فلا صدق و لا صلیٰ

نفی فعل ماضی معروف...... (البشریٰ:ص ۱۲)

نفی فعل ماضی معروف کی گردان:

مَافَعَلَ ، مَافَعَلَا ، مَافَعَلُوْا...... تا آخر (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لَافَعَلَ ، لَافَعَلَا ، لَافَعَلُوْا...... تا آخر (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

نفی فعل ماضی مجہول کی گردان:

مَافُعِلَ ، مَافُعِلَا ، مَافُعِلُوْا...... تا آخر

لَافُعِلَ ، لَافُعِلَا ، لَافُعِلُوْا...... تا آخر

مضارع را یازدہ صیغہ است...... (البشریٰ:ص ۱۲)

فعل مضارع کے ۱۱ صیغوں کی گردان: (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُوْنَ	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُوْنَ	تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلْنَ	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	

سہ صیغہ اولیٰ برائے مذکر غائب است...... (البشریٰ:ص ۱۳)

پہلے تین صیغے مذکر غائب کے ہیں، اس کے بعد تین صیغے مؤنث غائب کے ہیں۔ لیکن اس کا واحد (تَفْعَلُ) مذکر حاضر کے لیے بھی ہے اور اس کا تثنیہ (تَفْعَلَانِ) مذکر حاضر و مؤنث حاضر کے لیے بھی ہے، (تَفْعَلُوْنَ) جمع مذکر حاضر کے لیے ہے، (تَفْعَلِيْنَ) واحد مؤنث حاضر کے لیے ہے، (تَفْعَلْنَ) جمع مؤنث حاضر کے لیے ہے، (اَفْعَلُ ، نَفْعَلُ) دو صیغے متکلم کے ہیں۔ واحد مؤنث غائب (تَفْعَلُ) اور مذکر حاضر (تَفْعَلُ) میں سے ایک کو حذف کر کے ایک کو دو کا قائمقام بنایا، اسی طرح تثنیہ مؤنث غائب (تَفْعَلَانِ) اور تثنیہ مذکر حاضر (تَفْعَلَانِ) اور تثنیہ مؤنث حاضر (تَفْعَلَانِ) میں سے دو کو حذف کر کے ایک کو تین کا قائمقام بنایا۔ اس وجہ سے مضارع کے گیارہ صیغے ہو گئے۔

اثبات مضارع مجہول کی گردان

يُفْعَلُ	يُفْعَلَانِ	يُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	يُفْعَلْنَ
تُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلِيْنَ	تُفْعَلْنَ	اُفْعَلُ	نُفْعَلُ	

ما اور لا میں فرق

ما اور **لا** مضارع پر نفی کیلئے آتے ہیں، لیکن ان میں دو فرق ہیں:

1. **لا** بکثرت مضارع پر داخل ہوتا ہے، **ما** بہت کم مضارع پر داخل ہوتا ہے
2. **لا** سے حال اور استقبال دونوں کی نفی ہوتی ہے جبکہ **ما** سے صرف حال کی نفی ہوتی ہے۔

نفی مضارع معروف، نفی مضارع مجہول...... (البشریٰ:ص ۱۳)

نفی فعل مضارع معروف کی گردان

مَا يَفْعَلُ ، مَا يَفْعَلَان ، مَا يَفْعَلُوْنَ...... تا آخر (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لَا يَفْعَلُ، لَا يَفْعَلَان ، لَا يَفْعَلُوْنَ...... تا آخر (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

نفی فعل مضارع مجہول کی گردان

مَا يُفْعَلُ ، مَا يُفْعَلَان ، مَا يُفْعَلُوْنَ...... تا آخر

لَا يُفْعَلُ ،لَا يُفْعَلَان ، لَا يُفْعَلُوْنَ...... تا آخر

ذکر لن: چوں لن بر مضارع داخل شود......(البشریٰ:ص ۱۳)

" لن " فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے، مثبت کو منفی بناتا ہے اور معنی میں تاکید پیدا کر کے استقبال کے معنی میں کرتا ہے۔ جیسے لَنْ یَّفْعَلَ (ہرگز نہیں کریگا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں)

حروف نواصب چار ہیں۔ اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ

لفظی عمل

چار صیغوں (یفعل ، تفعل ، افعل ، نفعل) کو نصب دیتا ہے، پانچ صیغوں (یفعلان، تفعلان، یفعلون، تفعلون، تفعلین) کے آخر سے نون اعرابی گراتا ہے، اور دو صیغوں (یفعلن، تفعلن) میں مبنی ہونے کی وجہ سے کوئی عمل نہیں کرتا۔

معنوی عمل

لَنْ : تاکید پیدا کرتا ہے، جیسے لَنْ یَضْرِبَ ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک شخص

اَنْ : فعل کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے، جیسے اُرید اَنْ تَقُوْمَ أی أرید قیامَك

کی : سببیت کے لئے آتا ہے، جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ

اذن : جواب جزا کیلئے آتا ہے، جیسے اَنَا آتِیْكَ غَدًا اِذَنْ اُکْرِمَكَ

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لَن یَّفْعَلَ	لَن یَّفْعَلَا	لَن یَّفْعَلُوْا	لَن تَفْعَلَ	لَن تَفْعَلَا	لَن یَّفْعَلْنَ
لَن تَفْعَلُوْا	لَن تَفْعَلِیْ	لَن تَفْعَلْنَ	لَن اَفْعَلَ	لَن نَفْعَلَ	

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول کی گردان:

لَن یُّفْعَلَ ، لَن یُّفْعَلَا ، لَن یُّفْعَلُوْا......تا آخر

أن وکی واذن کی گردان:

أَنْ یَفْعَلَ ، أَنْ یَفْعَلَا ، أَنْ یَفْعَلُوْا......تا آخر

کَی یَفْعَلَ ، کَی یَفْعَلَا ، کَی یَفْعَلُوْا......تا آخر

اِذَنْ یَفْعَلَ ، اِذَنْ یَفْعَلَا ، اِذَنْ یَفْعَلُوْا......تا آخر

اور مجہول اَنْ یُّفْعَلَ ، کَیْ یُفْعَلَ ، اِذَنْ یُفْعَلَ ......تا آخر کے وزن پر آتا ہے۔

ذکرلم:لم در یفعل وتفعل وافعل ونفعل جزم کند ...... (البشریٰ:ص١٤)

حروف جوازم۵ ہیں: لم ، لما ، لام امر ، لائے نہی ، اِنْ

لفظی عمل چارصیغوں(یفعل ،تفعل ،افعل ، نفعل)کوجزم دیتاہے،پانچ صیغوں (یفعلان،تفعلان، یفعلون، تفعلون، تفعلین) کے آخرسےنون اعرابی گراتاہے،اوردوصیغوں (یفعلن،تفعلن)میں مبنی ہونے کی وجہ سےکوئی عمل نہیں کرتا

معنوی عمل "لم ، لما" فعل مضارع کوماضی منفی کے معنی میں کردیتاہے۔

لم اور لما میں فرق

لم: استغراق کے لئےنہیں آتاہےجیسے لم یضرب ،اس کامعنی ہے"اس نےنہیں مارا"اب ممکن ہےکہ زمانہ بعیدمیں نہیں ماراہولیکن زمانہ ماضی قریب میں ماراہو۔

لما: استغراق کے لئےآتاہے،جیسے لمایضرب بالکل کسی وقت بھی نہیں ماراہے۔

نفی جحدبلم درفعل مضارع معروف کی گردان (عین کلمہ کےتینوں حرکتوں کےساتھ)

لَمْ یَفْعَلْ	لَمْ یَفْعَلَا	لَمْ یَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ یَفْعَلْنَ
لَمْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلِیْ	لَمْ تَفْعَلْنَ	لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	

نفی جحدبلم درفعل مضارع مجہول کی گردان

لَمْ یُفْعَلْ ، لَمْ یُفْعَلَا ، لَمْ یُفْعَلُوْا ......تاآخر

لما ، اِنْ ، لام امر ، لائےنہی سےمضارع معروف کی گردان

لَمّا یَفْعَلْ ، لَمّا یَفْعَلَا ، لَمّا یَفْعَلُوْا ......تاآخر (عین کلمہ کےتینوں حرکتوں کےساتھ)

اِنْ یَفْعَلْ ،اِنْ یَفْعَلَا ،اِنْ یَفْعَلُوْا ......تاآخر (عین کلمہ کےتینوں حرکتوں کےساتھ)

لِیَفْعَلْ ، لِیَفْعَلَا ، لِیَفْعَلُوْا ....تاآخر (عین کلمہ کےتینوں حرکتوں کےساتھ)

لَا یَفْعَلْ ، لَا یَفْعَلَا ،لَا یَفْعَلُوْا ......تاآخر (عین کلمہ کےتینوں حرکتوں کےساتھ)

اورمجہول لما یُفْعَلْ،اِنْ یُفْعَلْ، لِیُفْعَلْ، لَا یُفْعَلْ ......تاآخرکےوزن پرآتاہے۔

لام امر در جمیع صیغ مجہول می آید...... (البشریٰ:ص ۱۰)

لام امر، مجہول کے تمام صیغوں میں آتا ہے اور معروف کے صرف غیر حاضر کے صیغوں میں اور لائے نہی تمام صیغوں میں آتا ہے۔

حسب بیان محققین......(البشریٰ:ص ۱۰)

مصنفؒ نے محققین صرف کا طریقہ اختیار کیا ہے وہ اس طرح کہ امر حاضر معلوم، امر غائب معلوم (اِضْرِبْ ، لِيَضْرِب) کو الگ الگ ذکر کیا ہے دو وجہ سے:

پہلی وجہ یہ ہے کہ امر حاضر معلوم کے صیغوں میں لام نہیں ہے (اِضْرِبْ) جبکہ امر غائب معلوم کے صیغوں میں لام ہے (لِيَضْرِب) اگر دونوں کو ایک ساتھ ذکر کرتا تو کچھ میں لام ہوتا کچھ میں لام نہیں، جو غیر مناسب تھا اس وجہ سے الگ ذکر کیا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ امر فعل کی مستقل تیسری قسم ہے جبکہ امر غائب معلوم و مجہول اور نہی، فعل مضارع میں داخل ہیں اس وجہ سے امر حاضر معلوم، امر غائب معلوم کو الگ ذکر کیا۔

امر حاضر مجہول، امر غائب مجہول (لِتُضْرَبْ ، لِيُضْرَبْ) کے تمام صیغے ایک ساتھ ذکر کئے ہیں، چونکہ مجہول ہونے میں سب شریک تھے اس وجہ سے الگ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

نہی کی گردان میں حاضر و غائب کا بھی فرق نہیں کیا بلکہ سب (لَاتَضْرِبْ ، لَاتُضْرَبْ ،لَايَضْرِبْ ،لَايُضْرَبْ) کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔ چونکہ نہی کے تمام صیغے نہی ہونے میں شریک ہیں اس وجہ سے ان کو ایک ساتھ ذکر کیا۔

مصنفؒ نے پہلے فعل جحد کے بعد نہی کی گردان ذکر کی ہے اس کے بعد امر کی کیونکہ امر حاضر مجہول، امر غائب معلوم و مجہول اور نہی، فعل مضارع میں داخل ہیں اس بناء پر فعل جحد کے بعد فعل نہی کی گردان ذکر کی۔ اور امر، فعل کی مستقل تیسری قسم ہے اس وجہ سے اس کو آخر میں ذکر کیا۔

نہی معلوم کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لَا يَفْعَلْ	لَا يَفْعَلَا	لَا يَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا يَفْعَلْنَ
لَا تَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلْنَ	لَا اَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	

نہی مجہول کی گردان : لَا يُفْعَلْ ، لَا يُفْعَلَا ، لَا يُفْعَلُوْا ......تا آخر

درفعل مضارع مجزوم بلم ودیگر جوازم......(البشریٰ: ص١٦)

قاعدہ فعل مضارع معتل اللام (ناقص) پرحروف جوازم(لم ، لما ، لام امر ، لائے نہی ، اِنْ) میں سے کوئی ایک داخل ہوجائے تو حرف علت گرجائے گا۔جیسے: لَمْ یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ لَمْ یَخْشیٰ سے لَمْ یَخْشَ

برائے تاکید...... (البشریٰ: ص١٦)

نون تاکید: فعل مضارع میں تاکید کے لیے شروع میں لام مفتوحہ اور آخر میں نون ثقیلہ وخفیفہ لایا جاتا ہے، جیسے لَیَضْرِبَنَّ ، لَیَضْرِبَنْ ۔اورنون ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع کوزمانہ استقبال کے ساتھ خاص کرتا ہے۔

ثقیلہ اور خفیفہ میں فرق

ثقیلہ: متحرک ہوتا ہے،تمام صیغوں میں آتا ہے،اوراس میں تاکید میں زیادہ ہوتی ہے۔

خفیفہ: ساکن ہوتا ہے،تثنیہ وجمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا باقی صیغوں میں آتا ہے،اور تاکید بھی اس میں کم ہوتی ہے۔

نون ثقیلہ: چارصیغوں(یفعل ، تفعل ، افعل ، نفعل) میں نون ثقیلہ کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔تثنیہ(یفعلان ،تفعلان) میں نون اعرابی گرجاتا ہے،الف تثنیہ باقی رہتا ہے نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے،جیسے (لَیَفْعَلاَنِّ)اورجمع مذکر (یفعلون ،تفعلون)میں واوگرجاتا ہے اور ماقبل کاضمہ باقی رہتا ہے،خودنون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے،جیسے (لَیَفْعَلُنَّ، لَتَفْعَلُنَّ)اورواحد مؤنث حاضر(تفعلین) میں یاءگرجاتی ہےاور ماقبل کا کسرہ باقی رہتا ہے،اورخودنون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے،جیسے(لَتَفْعَلِنَّ)،جمع مؤنث غائب وحاضر (یفعلن ، تفعلن) میں نون جمع اورنون ثقیلہ کے درمیان الف لے آتے ہیں تاکہ تین نون کا اجتماع لازم نہ آئے،جیسے (لَیَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلْنَانِّ) نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔

نون خفیفہ: ہمیشہ ساکن ہوتا ہےاور ماقبل نون ثقیلہ کے ماقبل کی طرح ہوتا ہے۔

لام تاکید بانون ثقیلہ فعل مستقبل معروف کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لَیَفْعَلَنَّ	لَیَفْعَلاَنِّ	لَیَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفعلاَنِّ	لَیَفْعَلْنَانِّ
لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	

مجہول کی گردان: لَیُفْعَلَنَّ ، لَیُفْعَلاَنِّ ، لَیُفْعَلُنَّ...... تا آخر

لام تاکید بانون خفیفہ فعل مستقبل معرف کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لَیَفْعَلَنْ	لَیَفْعَلُنْ	لَتَفْعَلَنْ	لَتَفْعَلُنْ
لَتَفْعَلِنْ	لَاَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	

مجہول کی گردان: **لَیُفْعَلَنْ ، لَیُفْعَلُنْ** ...... تا آخر

نہی معروف بانون ثقیلہ کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لَا یَفْعَلَنَّ	لَا یَفْعَلَانِّ	لَا یَفْعَلُنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا یَفْعَلْنَانِّ
لَا تَفْعَلُنَّ	لَا تَفْعَلِنَّ	لَا تَفْعَلْنَانِّ	لَا اَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنَّ	

مجہول کی گردان: **لَا یُفْعَلَنَّ، لَا یُفْعَلَانِّ، لَا یُفْعَلُنَّ**...... تا آخر

اما شرطیہ ہم می آید بطریقۂ خود ...... (البشریٰ: ص ۱۷)

نون ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع میں اِمَّا شرطیہ کے بعد بھی آ سکتا ہے، جیسے اِمَّا یَفْعَلَنَّ ، اِمَّا یَفْعَلَنْ...... تا آخر

امر حاضر از فعل مضارع می گیرند...... (البشریٰ: ص ۱۷)

امر حاضر معلوم بنانے کا طریقہ

امر حاضر معلوم فعل مضارع معلوم کے حاضر کے صیغوں سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر کے اس کے بعد والے حرف کو دیکھا جائے اگر وہ متحرک ہے تو صرف آخر کو ساکن کیا جائے جیسے تَعِدُ سے عِدْ ، تَضَعُ سے ضَعْ ، تُصَرِّفُ سے صَرِّف .

اور اگر علامت مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھا جائے اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم شروع میں لایا جائے جیسے تنصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصلی مکسور شروع میں لایا جائے جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِب ،تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ ۔

امر حاضر کے آخر سے نون اعرابی گر جاتا ہے اور نون جمع باقی رہتا ہے ۔اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جاتا ہے۔ جیسے تَدْعُوْا سے اُدْعُ ۔ تَرْمِیْ سے اِرْمِ

امر حاضر معروف کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	اِفْعَلِی	اِفْعَلْنَ

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

اِفْعَلَنَّ	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلْنَانِّ

امر حاضر معروف بانون خفیفہ کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

اِفْعَلَنْ	اِفْعَلُنْ	اِفْعَلِنْ

امر غائب معروف کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لِيَفْعَلْ	لِيَفْعَلَا	لِيَفْعَلُوا	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِيَفْعَلْنَ	لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ

امر غائب معروف بانون ثقیلہ کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لِيَفْعَلَنَّ	لِيَفْعَلَانِّ	لِيَفْعَلُنَّ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِّ	لِيَفْعَلْنَانِّ	لِاَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ

امر غائب معروف بانون خفیفہ کی گردان (عین کلمہ کے تینوں حرکتوں کے ساتھ)

لِيَفْعَلَنْ	لِيَفْعَلُنْ	لِتَفْعَلَنْ	لِاَفْعَلَنْ	لِنَفْعَلَنْ

امر مجہول **لِيُفْعَلْ**...... الخ

امر مجہول نون ثقیلہ **لِيُفْعَلَنَّ**...... الخ

امر مجہول بانون خفیفہ **لِيُفْعَلَنْ**...... الخ

فصل دوم در بیان اسمائے مشتقہ ...... (البشری: ص ۱۹)

دوسرا فصل

اسماء مشتقہ کے بیان میں ہے۔

اسماء مشتقہ چھ ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ، اسم آلہ، اور اسم ظرف

اسم فاعل وہ اسم مشتق جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جس سے فعل صادر ہو یا اس کے ذریعہ فعل قائم ہو۔ جیسے ضَارِبٌ ، قائمٌ

اسم فاعل کے اوزان چھ ہیں۔

فاعلٌ	فَاعِلَان	فَاعِلَيْنِ	فَاعِلُونَ	فَاعِلِيْنَ	فَاعِلَةٌ	فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَاتٌ

اسم فاعل اور فاعل میں فرق

۱ اسم فاعل ہمیشہ مشتق ہوتا ہے اور فاعل اکثر جامد ہوتا ہے۔
۲ اسم فاعل میں معنی حدثی (مصدری) ہوتا ہے جبکہ فاعل میں اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اسم فاعل کا وزن:

مجرد ابواب سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے ضاربٌ
مزید ابواب سے مُفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے یعنی شروع کے میم ضمہ اور عین کلمہ کے کسرہ۔
اسم فاعل کے تثنیہ کا صیغہ حالت رفعی میں الف اور نون مکسور کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے جاء نی ضاربان ۔مُکرِمَانِ
حالت نصبی اور جری میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ آتا ہے، جیسے رایتُ ضارِبَیْن مررتُ بِمُکْرِمَیْنِ
اسم فاعل کے جمع کا صیغہ حالت رفعی میں واو اور نون مفتوح کے ساتھ آتا ہے، جیسے جاء نی ضاربُونَ ، مُکرِمُونَ
حالت نصبی اور جری میں یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح کے ساتھ آتا ہے، جیسے رایتُ ضارِبِیْنَ، مررتُ بمُکْرِمِیْنَ

اسم مفعول کہ دلالت کند بر ذاتے ...... (البشریٰ: ص ۲۰)

اسم مفعول وہ اسم مشتق جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ جیسے مضروب

اسم مفعول کے اوزان نو ہیں

مفعول	مفعولان	مفعولَین	مفعولُون	مفعولِین	مفعولة	مفعولَتان	مفعولَتین	مفعولات

اسم مفعول اور مفعول میں فرق

1. اسم مفعول ہمیشہ مشتق ہوتا ہے اور مفعول اکثر جامد ہوتا ہے۔
2. اسم مفعول میں معنی حدثی (مصدری) ہوتا ہے جبکہ مفعول میں اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اسم مفعول کا وزن:

مجرد ابواب سے مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے مضروبٌ۔

مزید ابواب سے شروع کے میم مضموم اور عین کلمہ مفتوح کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مُکرَمٌ

اسم مفعول کا صیغہ حالت تثنیہ میں الف کے ساتھ آتا ہے، جیسے جاء نی ۔ مَضروبان ، مُکرَمَانِ۔

حالت نصبی اور جری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ آتا ہے، جیسے رایتُ مضرُوبَینِ، مررتُ بِمُکرَمَیْنِ۔

اسم مفعول کے جمع کا صیغہ حالت رفعی میں واو کے ساتھ آتا ہے، جیسے جاء نی مضروبون ،مُکرَمُونَ۔

حالت نصبی اور جری میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ آتا ہے، جیسے رایتُ مضروبِین ، مررتُ بمُکْرَمِیْنَ۔

اسم تفضیل کہ دلالت کند بر زیادت معنیٰ فاعلیت نسبت بدیگر ...... (البشریٰ: ص ۲۰)

اسم تفضیل وہ اسم مشتق جس میں معنیٰ فاعلیت، باعتبار غیر (دوسروں) کے زیادہ ہو ۔ جیسے زَیْدٌ اَضربُ مِنْ عَمْرٍو زید عمرو سے زیادہ مارنے والا ہے۔

اسم تفضیل کے اوزان

اَفْعَلُ	اَفْعَلَان	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِیْنَ	اَفَاعِلُ
فُعْلیٰ	فُعْلَیَان	فُعْلَیَیْنِ	فُعْلَیَاتُ	فُعَلٌ	

اسم تفضیل کا استعمال

1. ثلاثی مجرد سے آتا ہے غیر ثلاثی سے نہیں آتا۔

۲ رنگ اور عیب کے معنی والے مادّہ سے نہیں آتا۔

۳ افعال ناقصہ، افعال غیر متصرفہ سے نہیں آتا۔

فائدہ: اسم تفضیل کبھی معنی مفعولیت کی زیادتی پر بھی دلالت کرتا ہے۔ جیسے اشھر بمعنی زیادہ مشہور

صفت مشبہ آں کہ دلالت کند بر اتصاف ذاتے بمعنی مصدری بوضع ثبوت ...... (البشریٰ: ص ۲۱)

صفت مشبہ وہ اسم مشتق جس میں معنی مصدری دائمی طور پر ہو، جیسے سَمِیْعٌ ہمیشہ سننے والا ہے۔

صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق

لفظی فرق اسم فاعل کے اوزان متعین ہیں، صفت مشبہ کے متعین نہیں۔

معنوی فرق اسم فاعل میں معنی مصدری عارضی ہوتا ہے۔ صفت مشبہ میں دائمی۔ جیسے سامع یعنی وقتی طور پر سننے والا یعنی جب کوئی بول رہا ہو یا آواز آرہی ہو تو سامع ہے اگر دوسرے کی آواز خاموش ہوگئی تو اب اس کو سامع نہیں کہا جائے گا کیونکہ اس کا سننا ختم ہوا عارضی تھا اور سمیع بطور دوام ہمیشہ ہر وقت سننے والا چاہے کوئی کلام کرے یا نہ کرے یعنی اس کے لیے کسی کلام یا آواز کی ضرورت نہیں۔

بنائی فرق اسم فاعل لازم اور متعدی دونوں سے آتا ہے، صفت مشبہ صرف لازم ہوتی ہے اگرچہ اس کا فعل شروع میں متعدی تھا بعد میں لازم کی طرف منتقل کیا گیا۔

عملی فرق اسم فاعل کا معمول اسم فاعل پر مقدم ہوسکتا ہے، صفت مشبہ کا نہیں۔

صفت مشبہ کے اوزان

صَعْبٌ	صِفْرٌ	صُلْبٌ	حَسَنٌ	خَشِنٌ	نَدُسٌ	زِئَمٌ	بِلِزٌ
حُطَمٌ	جُنُبٌ	اَحْمَرُ	كَابِرٌ	كَبِيْرٌ	غَفُوْرٌ	جَيِّدٌ	جَبَانٌ
عَطْشَانٌ	هِجَانٌ	شُجَاعٌ	عَطْشیٰ	حُبْلیٰ	حَمْرآءُ	عُشَرَآءُ	

صفت مشبہ کی گردان

حَسَنٌ	حَسَنَانِ	حَسَنَيْنِ	حَسَنُوْنَ	حَسَنِيْنَ
حَسَنَةٌ	حَسَنَتَانِ	حَسَنَتَيْنِ	حَسَنَاتٌ	

اسم آلہ کہ دلالت کند بر آلۂ صدور فعل ...... (البشریٰ: ص ۲۲)

اسم آلہ وہ اسم مشتق جو فعل کے صادر ہونے کے آلہ اور واسطہ پر دلالت کرے، جیسے مِضْرَبٌ مارنے کا آلہ۔

اسم آلہ تین وزن پر آتا ہے: **مِفعل ، مِفعلةٌ ، مِفعال**

اسم آلہ کی گردان

مِنصَرٌ	مِنصَرَانِ	مِنصَرَينِ	مَنَاصِرُ	مِنصَرَةٌ	مِنصَرَتَانِ
مِنصَرَتَينِ	مَناصِرُ	مِنصَارٌ	مِنصارَانِ	مِنصَارَينِ	مَنَاصِيرُ

اسم آلہ کبھی فَاعَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے خَاتَمٌ ، عَالَمٌ لیکن اب یہ دو نام بن گئے ہیں۔ اس وجہ سے اسم آلہ کیلئے استعمال نہیں ہوتے۔

اسم ظرف دلالت می کند بر جائے صدور فعل یا صدور فعل ...... (البشریٰ: ص ۲۳)

اسم ظرف وہ اسم مشتق جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے، جیسے مَقْتَلٌ قتل ہونے کی جگہ۔ مَضرِبٌ مارنے کی جگہ۔

اسم ظرف کا وزن

١. مضارع مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آتا ہے، جیسے **مَفْتَحٌ ، مَنْصَرٌ**
٢. مضارع مکسور العین ہو تو ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آتا ہے، جیسے **مَضْرِبٌ**
٣. ناقص مطلقاً (جو مفتوح العین یا مضموم العین یا مکسور العین ہو) مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے **مَرْمیً**
٤. مثال مطلقاً (جو مفتوح العین یا مضموم العین یا مکسور العین ہو) **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آتا ہے، جیسے **مَوْقِعٌ**
٥. مضاعف: اگر مضارع مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آئیگا، اور اگر مضارع مکسور العین ہو تو ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آئیگا۔ لیکن قرآن مجید میں جو لفظ مَفَرٌّ آیا ہے وہ مصدر میمی ہے ظرف نہیں ہے۔

اسم ظرف کی گردان

مَضرِبٌ	مَضرِبَانِ	مَضرِبَینِ	مَضَارِبُ

فائدہ ١ اسم ظرف کبھی خلاف قیاس مُکْحُلَۃٌ اور مَسْجِدٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

فائدہ ٢ جہاں کوئی چیز کثرت سے پائی جاتی ہو اس جگہ کے لیے مَفعَلَۃٌ مَقبَرَۃٌ کا وزن آتا ہے۔

فائدہ ٣ جو چیز کام کرتے وقت گرتی ہے اس چیز کے لیے فُعَالَۃٌ کا وزن آتا ہے۔

ثلاثی مجرد کے ۴۴ مصادر کے اوزان کو یاد کرنے کا آسان نقشہ

1. فَعْلٌ......قَتْلٌ
2. فِعْلٌ......فِسْقٌ
3. فُعْلٌ......شُغْلٌ

آخر میں ۃ کے اضافہ کیساتھ

4. فَعْلَةٌ......رَحْمَةٌ
5. فِعْلَةٌ......نِشْدَةٌ
6. فُعْلَةٌ......كُدْرَةٌ

آخر میں الف مقصورہ کے اضافہ کے ساتھ

7. فَعْلٰى......دَعْوٰى
8. فِعْلٰى......ذِكْرٰى
9. فُعْلٰى......بُشْرٰى

آخر میں الف ممدودہ کے اضافہ کے ساتھ

10. فَعْلَاءُ......رَغْبَاءُ

آخر میں الف نون کے اضافہ کے ساتھ

11. فَعْلَانٌ......لَيَّانٌ
12. فِعْلَانٌ......حِرْمَانٌ
13. فُعْلَانٌ......غُفْرانٌ

☆☆

14. فَعَلٌ......طَلَبٌ
15. فِعَلٌ......صِغَرٌ
16. فُعَلٌ......هُدًى
17. فَعِلٌ......خَنِقٌ
18. فَعِلَةٌ......سَرِقَةٌ
19. فَعَلَةٌ......غَلَبَةٌ

آخر میں نون کے اضافہ کے ساتھ

20. فَعَلَانٌ......نَزَوانٌ

☆☆

21. مَفْعَلٌ......مَدْخَلٌ
22. مَفْعِلٌ......مَرْجِعٌ
23. مَفْعُوْلٌ......مَكْذُوبٌ

☆☆

24. مَفْعَلَةٌ......مَنْقَبَةٌ
25. مَفْعِلَةٌ......مَحْمِدَةٌ
26. مَفْعُلَةٌ......مَمْلُكَةٌ
27. مَفْعُوْلَةٌ......مَكْذُوبَةٌ

☆☆

28. فَعَالٌ......كَمَالٌ
29. فِعَالٌ......فِصَالٌ
30. فُعَالٌ......سُؤَالٌ

آخر میں ۃ کے اضافہ کے ساتھ

31. فَعَالَةٌ......شَهَادَةٌ
32. فِعَالَةٌ......دِرَايَةٌ
33. فُعَالَةٌ......بُغَايَةٌ
34. فَعَالِيَةٌ......كَرَاهِيَةٌ
35. فَاعِلَةٌ......كَاذِبَةٌ

☆☆

36. فَعِيْلٌ......وَمِيْضٌ
37. فَعِيْلَةٌ......قَطِيْعَةٌ
38. فُعُوْلٌ......دُخُوْلٌ
39. فُعُوْلَةٌ......صُهُوْبَةٌ
40. فَعُوْلٌ......قَبُوْلٌ

☆☆

41. فَعْلُوْلَةٌ......قَيْلُوْلَةٌ
42. فَعْلُوَّةٌ......جَبْرُوَّةٌ
43. فَعُّوْلَةٌ......جَبُّوْرَةٌ
44. فَيْعُوْلَةٌ......كَيْنُوْنَةٌ

فعلۃ در ثلاثی مجرد برائے مرۃ آید ...... (البشریٰ: ص ۲۷)

ثلاثی مجرد کے مصدر کی قسمیں

مصدر فَعْلَةٌ وہ مصدر ہے جو فعل کے ایک مرتبہ واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے ضَرْبَةٌ (ایک دفعہ مارنا)

مصدر فِعْلَةٌ وہ مصدر ہے جو فعل کی ہیئت اور نوعیت پر دلالت کرے، جیسے جَلَسْتُ جِلسَةَ الْقارِی (قاری کی طرح بیٹھا)

مصدر فُعْلَةٌ وہ مصدر ہے جو فعل کے ایک خاص مقدار پر دلالت کرے، جیسے اُکْلَةٌ (کھانے کی ایک خاص مقدار)

فائدہ: برائے مبالغہ صیغہ فعّالٌ آید ...... (البشریٰ: ص ۲۷)

اسم مبالغہ جو معنی فاعلیت کی زیادتی پر اپنی ذات کی حد تک دلالت کرے نہ کہ بنسبت غیر کے، جیسے ضُرَّابٌ زیادہ مارنے والا

اسم مبالغہ کے مشہور چار اوزان ہیں۔

فَعَّالٌ جیسے ضَرَّاب (زیادہ مارنے والا)	فُعَّالٌ جیسے طُوَّالٌ (زیادہ لمبا)
فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ (زیادہ پرہیز کرنے والا)	فَعِیلٌ جیسے عَلِیْمٌ (بہت جاننے والا)

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق

اسم تفضیل میں معنی فاعلیت کی زیادتی باعتبار غیر ہوتی ہے، جیسے زیدٌ اَضربُ مِنْ عَمْرٍو (یعنی زید کی مار باعتبارِ عمر کے زیادہ ہے)

اسم مبالغہ میں معنی فاعلیت کی زیادتی باعتبار خود ہوتی ہے، غیر کے اعتبار سے نہیں، جیسے زید ضُرَّاب زید باعتبارِ خود زیادہ مارنے والا ہے۔

اسم مبالغہ اور صفت مشبہ میں فرق

1. صفت مشبہ فعل لازم سے آتا ہے، اسم مبالغہ فعل متعدی سے۔
2. اسم مبالغہ میں معنی فاعلیت کی زیادتی مقصود ہوتی ہے، اور صفت مشبہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

فائدہ

ذکر فاعل عدد ...... (البشریٰ: ص۲۸)

فاعل عدد وہ لفظ جو فاعل کے وزن پر ہو اور گنتی میں مرتبہ بھی بیان کرے۔

فاعل عدد کا مفرد اور مرکب سے بنانے کا طریقہ:

مفرد میں ۱ سے ۱۰ تک صرف فاعل کے وزن پر آتا ہے، جیسے حَادِیْ پہلا ثَانِیْ دوسرا ثَالِث تیسرا...... تاسع نواں

مرکب میں ۱۱ تا ۱۹ ...... ۲۱ تا ۲۹ ...... ۳۱ تا ۳۹ ...... ۴۱ تا ۴۹۔ اسی طرح ۹۱ تا ۹۹ تک پہلے جز کو فاعل کے وزن پر لاتے ہیں اور دوسرے کو اپنی حالت پر چھوڑتے ہیں۔ جیسے حَادِیْ عشر (گیارہواں) ثَانِیْ عشر (بارہواں)

دہائیوں میں یہی دہائی والا عدد مرتبہ کیلئے بھی آتا ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ (بیس، بیسواں) وغیرہ

فاعل ذی کذا وہ لفظ جو فاعل کے وزن پر ہو اور نسبت پر دلالت کرے۔

فاعل ذی کذا بنانے کا طریقہ:

جس چیز کی طرف نسبت بیان کرنا ہو تو اسی مادہ سے فاعل کا وزن لاتے ہیں، جیسے لَابِنٌ دودھ والا۔ تَامِرٌ کھجور والا۔
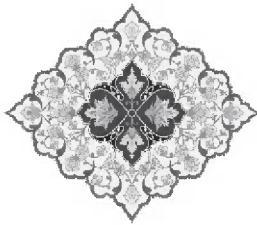
نقشہ باب دوم

باب دوم : میں ۴ فصل ہیں۔

فصل اول
ثلاثی مجرد کے ۶ ابواب

- پہلا باب:نصر ینصر
- دوسرا باب:ضرب یضرب
- تیسرا باب:سمع یسمع
- چوتھا باب:فتح یفتح
- پانچواں باب:کرم یکرم
- چھٹا باب:حسب یحسب

فصل دوم
ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

ہمزہ وصلی کے ۷ ابواب

- ❶ باب:افتعال

قاعدہ:
اذکر،ادّکر/اطّلب اظّلم
اثّار،اثّبت/ خصّم

- ❷ باب:استفعال الاستنصار
- ❸ باب:انفعال الانفطار
- ❹ باب:افعلال الاحمرار
- ❺ باب:افعیلال الادھیمام
- ❻ باب:افعیعال الاخشیشان
- ❼ باب:افعوّال الاجلوّاذ

غیر ہمزہ وصلی کے ۵ ابواب

- ❶ باب:افعال الاکرام
- ❷ باب:تفعیل التصریف
- ❸ باب:مفاعلہ المقاتلہ
- ❹ باب:تفعل التقبل
- ❺ باب:تفاعل التقابل

قاعدہ
تفعل ،تفاعل کے تاء کے بارے میں
اطھر اثاقل

باب دوم در بیان ابواب مشتمل بر چہار فصل...... (البشریٰ: ص ۲۹)

باب دوم

چار فصلوں پر مشتمل ہے

فصل اوّل ثلاثی مجرد کے ابواب کے بیان میں ہے۔

پہلا باب ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین (فَعَلَ یَفْعُلُ) ہو، جیسے النَّصْرُ و النُّصْرَۃُ (مدد کرنا)

صرف صغیر: نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا وَنُصْرَۃً فَھُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا وَنُصْرَۃً فَھُوَ مَنْصُورٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُنْصُرْ وَالنَّھْیُ عَنْهُ لَاتَنْصُرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَنْصَرٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْهُ مِنْصَرٌ وَمِنْصَرَۃٌ وَمِنْصَارٌ وَتَثْنِیَتُھُمَا مَنْصَرَانِ وَمِنْصَرَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَنَاصِرُ وَمَنَاصِیْرُ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَنْصَرُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ نُصْرٰی وَتَثْنِیَتُھُمَا اَنْصَرَانِ وَنُصْرَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا اَنْصَرُوْنَ وَاَنَاصِرُ وَنُصَرٌ وَنُصْرَیَاتٌ۔

دوسرا باب ماضی مفتوح العین اور مضارع مکسور العین (فَعَلَ یَفْعِلُ) ہو، جیسے اَلضَّرْبُ (مارنا)

تیسرا باب ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین (فَعِلَ یَفْعَلُ) جیسے اَلسَّمْعُ (سننا)

چوتھا باب ماضی مفتوح العین اور مضارع مفتوح العین (فَعَلَ یَفْعَلُ) جیسے اَلْفَتْحُ (کھولنا)

اس باب کے لئے شرط یہ ہے کہ عین کلمہ یا لام کلمہ میں حروف حلقی میں سے کوئی ایک ہو۔ اور حروف حلقی چھ ہیں۔

شعر

حرف حلقی شش بود اے نور عین
ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین و غین

پانچواں باب ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین ہوں (فَعُلَ یَفْعُلُ) جیسے اَلْکَرَمُ وَ الْکَرَامَۃُ (معزز اور بزرگ ہونا)

فائدہ یہ باب لازم ہے، اس سے مجہول اور مفعول کی گردان نہیں آتی۔ اگر اس باب کو حرف جر کے ذریعہ متعدی بنایا جائے تو پھر اس سے مجہول اور مفعول کی گردان بھی آسکتی ہیں۔ جیسے کَرُمَ بِہٖ، مَکْرُوْمٌ بِہٖ

فعل بر دو قسم است ۱: لازم ۲: متعدی …… (البشریٰ: ص ۳۱)

فعل دو قسم پر ہیں: ❶ فعل لازم، ❷ فعل متعدی

فعل لازم وہ ہے جو فاعل پر تام ہو مفعول کا تقاضا نہ کرے، جیسے کَرُمَ زَیْدٌ

فعل متعدی وہ ہے جو فاعل پر تام نہ ہو بلکہ مفعول کا بھی تقاضا کرے، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا

چھٹا باب ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین ہوں (فَعِلَ یَفْعِلُ) جیسے اَلْحَسْبُ وَ الْحِسْبَانُ (گمان کرنا)

فائدہ اس باب کے وزن پر صحیح میں سے صرف حَسِبَ یَحْسِبُ اور نعم ینعم ہیں باقی مثال اور لفیف کے کلمات اس باب سے آتے ہیں۔ جیسے وَلِقَ وَرِیَ وغیرہ

فائدہ حِسْبَانٌ کے مادہ میں مضارع کو مفتوح العین حَسِبَ یَحْسَبُ پڑھنا بھی صحیح ہے۔

نوٹ ان تمام ابواب کی صرف صغیر نصر ینصر کی طرح کرنی چاہیے۔

فصل دوم در ابواب ثلاثی مزید فیہ مطلق …… (البشریٰ: ص ۳۱)

فصل دوم

ثلاثی مزید فیہ مطلق کے ابواب کے بیان میں ہے۔

ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں ❶ ملحق اور ❷ غیر ملحق (مطلق)

ملحق کی تعریف: وہ باب جو کسی حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اور ملحق (جلبب)، ملحق بہ (جَلْبَ) کی خاصیت (معنی) بھی ایک ہو۔

غیر ملحق (مطلق) کی تعریف: وہ باب جو کسی حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر نہ ہو، جیسے اجتنب (زیادتی حرف کے باوجود رباعی کے وزن "فَعْلَلَ" پر نہیں اور اگر وزن پر ہو لیکن رباعی کے معنی کے علاوہ دوسرا معنی بھی پایا جائے، جیسے اکرم "فَعْلَلَ" کی وزن پر ہے لیکن جو خاصیت (معنی) اس میں ہے وہ باب بَعْثَرَ میں نہیں ہے، تو وہ بھی غیر ملحق یعنی مطلق کہلائے گا۔

ملحق کا بیان رباعی کے بعد ہے، یہاں غیر ملحق یعنی مطلق کا بیان ہے۔
اور اسکی دو قسمیں ہیں ❶ ہمزہ وصلی کے ساتھ ہو اور ❷ ہمزہ وصلی کے بغیر ہو

اول راہفت باب است ......(البشریٰ: ص ۳۲)

ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصلی کے ❼ ابواب ہیں

ہمزہ وصلی کی تعریف: جو درمیان کلام میں واقع ہونے کی وجہ سے گر جائے۔ جیسے فَاجْتَنِبُوْا

پہلا باب افتعال جیسے اَلْاِجْتِنَاب (پرہیز کرنا)

علامت: فاءکلمہ کے بعد "ت" زائد ہوتا ہے۔

صرف صغیر: اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً فَهُوَ مُجْتَنِبٌ وَاُجْتُنِبَ يُجْتَنَبُ اِجْتِنَاباًفَهُوَ مُجْتَنَبٌ الامر منه اِجْتَنِبْ والنهى عنه لَاتَجْتَنِبْ الظرف منه مُجْتَنَبٌ مُجْتَنَبَانِ مُجْتَنَبَاتٌ۔

دریں باب و جملہ ابواب......(البشریٰ: ص ۳۳)

ماضی مجہول کا قاعدہ ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور مزید کے تمام ابواب میں فعل ماضی مجہول کے تمام متحرک حروف مضموم، ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے اور ساکن حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا جاتا ہے، جیسے اُجْتُنِبَ

ودر نفی ماضی ایں باب و جملہ ابواب ہمزہ وصل...... (البشریٰ: ص ۳۳)

فائدہ ماضی منفی معلوم و مجہول کے شروع میں ما اور لائے نفی آجائے تو ہمزہ وصلی کے گرنے کے ساتھ ما اور لا کا الف بھی گر جاتا ہے۔ جیسے مَااجْتَنَبَ مَا اجْتُنِبَ ، لَااجْتَنَبَ لَا اجْتُنِبَ

اسم فاعل کا قاعدہ ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور مزید کے تمام ابواب میں اسم فاعل مضارع معلوم کے وزن پر آتا ہے اور علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لاتے ہیں اور ماقبل آخر کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے يَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ

اسم مفعول کا قاعدہ اسم مفعول فاعل کی طرح ہے مگر ماقبل آخر مفتوح ہوتا ہے، جیسے مُجْتَنَبٌ

اسم ظرف اور اسم تفضیل کا قاعدہ اسم ظرف، اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے البتہ غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے اگر اسم آلہ یا اسم تفضیل کا معنی مقصود ہو تو اسم آلہ کے لیے مصدر پر مابه کا اضافہ کرتے ہیں جیسے مابه الاجتناب، اور اسم تفضیل کے لیے منصوب مصدر پر لفظ "اَشَدُّ" کا

اضافہ کرتے ہیں، جیسے اشدُّ اِجْتِنَاباً۔

عیب اور رنگ والے ثلاثی مجرد کے باب سے اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ رنگ اور عیب والے ثلاثی مجرد سے اگر اسم تفضیل بنانا ہو تو وہاں بھی منصوب مصدر کے ساتھ لفظ ''اَشَدُّ'' کا اضافہ کریں گے، جیسے اَشَدُّ حُمْرَةً ۔ اَشَدُّ صَمَماً

قاعدہ: اگر فائے افتعال دال یا ذال زا باشد...... (البشریٰ: ص ۳۳)

قاعدہ نمبر 1 اِدَّکَرَ ، اِذَّکَرَ کا ہے

باب افتعال کے فا کلمہ میں دال ، ذال یا زا ہو تو تائے افتعال کو دال سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

پھر اگر فا کلمہ میں دال ہو تو ادغام واجب ہے جیسے اِدْتَعَوَ سے اِدَّعَوَ پھر (یدعیٰ قانون سے) اِدَّعَيَ پھر (قال باع قانون سے) اِدَّعیٰ ہوا

اگر فا کلمہ میں ذال ہو تو تین صورتیں جائز ہیں:

1. ذال کو دال کر کے ادغام کرنا، جیسے اِذْدَکَرَ سے اِدَّکَر
2. دال کو ذال کر کے ادغام کرنا، جیسے اِذْدَکَرَ سے اِذَّکَرَ
3. بغیر ادغام کے چھوڑنا، جیسے اِذْدَکَر

اگر فا کلمہ میں زا ہو تو دو صورتیں جائز ہیں:

1. دال کو زا کر کے ادغام کرنا، جیسے اِزْدَجَرَ سے اِزَّجَرَ
2. بغیر ادغام کے چھوڑنا، جیسے اِزْدَجَرَ

قاعدہ: اگر فائے افتعال صاد و ضاد و طا و ظا...... (البشریٰ: ص ۳٤)

قاعدہ نمبر 2 اِطَّلَبَ ،اِظَّلَمَ کا ہے،

باب افتعال کے فا کلمہ میں صاد، ضاد، طا یا ظا ہو تو تاء افتعال کو طا سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

پھر اگر فا کلمہ میں طا ہو تو تا کو طا کر کے طا کو طا میں ادغام کرنا واجب ہے:

جیسے اِطْتَلَبَ پھر اِطْطَلَب سے اِطَّلَبَ

اگر فا کلمہ میں ظا ہو تو تین صورتیں جائز ہیں:

1. ظاء کو طا کر کے ادغام کرنا، جیسے اِظْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ

۲ طاءکو ظاکر کے ادغام کرنا، جیسے اِظْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ

۳ ......بغیر ادغام کے چھوڑنا، جیسے اِظْطَلَمَ

اگر فا کلمہ میں صاد یا ضاد ہو تو دو صورتیں جائز ہیں:

۱ طاءکو صاد کر کے ادغام کرنا، جیسے اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ پھر اِصَّبَرَ،

یا......طاءکو ضاد کر کے ادغام کرنا، جیسے اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ پھر اِضَّرَبَ

۲ بغیر ادغام کے چھوڑنا، جیسے اِصْطَبَرَ، اضْطَبَرَ

قاعدہ: اگر فائے افتعال ثا باشد...... (البشریٰ: ص۳٤)

قاعدہ نمبر 3 اِثَّارَ ، اِثَّبَتَ کا ہے

باب افتعال کے فاکلمہ میں ثاء ہو تو تاء افتعال کو ثاء سے تبدیل کرنا جائز ہے، بعد میں ادغام واجب ہے۔ جیسے اِثْتَبَرَ ،پھر (قال باع سے) اِثْتَار ،پھر (اسی قانون سے) اِثَّارَ ہوا۔

اِثتَبَتَ پھر اِثْثَبَتَ پھر اِثَّبَتَ ہوا۔

قاعدہ: عین افتعال اگر تا و ثاء و جیم...... (البشریٰ: ص۳٤)

قاعدہ نمبر 4 خَصَّمَ کا ہے

باب افتعال کے عین کلمہ میں تا، ثا، جیم، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء میں سے کوئی ایک ہو تو تاء افتعال کو عین کلمہ کی جنس کر کے مدغم کیا جائیگا:

جیسے اِخْتَصَمَ سے اِخْصَصَمَ ہوا پھر (صاد کی حرکت خاء کو دیکر صاد کو صاد میں ادغام کیا تو ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرگیا) خَصَّمَ ہوا.

اِهْتَدٰی سے اِهْدَدٰی ہوا پھر (دال اول کی حرکت ھاء کو دیکر دال کو دال میں ادغام کیا تو ہمزہ وصلی کی مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے گرگیا) هَدّٰی ہوا

ماضی، مضارع، امر اور نہی: میں فاکلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے۔ جیسے اِخْتَصَمَ سے خِصَّمَ۔

اِهْتَدٰی سے هِدّٰی ۔يَخْتَصِمُونَ سے يَخِصِّمُونَ ۔ يَهْتَدِيْ سے يَهِدِّيْ (یہ قرآن میں بھی ہے)

اسم فاعل اور مفعول: کے فاءکلمہ میں تین صورتیں جائز ہیں۔ فتحہ ،کسرہ اور ضمہ

اسم فاعل: جیسے مُخْتَصِمٌ سے مُخَصِّمٌ ، مُخِصِّمٌ ، مُخُصِّمٌ

اسم مفعول: جیسے مُخْتَصَمٌ سے مُخَصَّمٌ ، مُخِصَّمٌ ، مُخُصَّمٌ

باب دوم استفعال ...... (البشریٰ: ص ۳۵)

دوسرا باب استفعال جیسے اَلْاِسْتِنْصَارُ (مدد طلب کرنا)

علامت: فاءکلمہ سے پہلے "س" اور "ت" زائد ہوتے ہیں۔

صرف صغیر: اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَاُسْتُنْصِرَ يُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فهو مُسْتَنْصَرٌ الأمر منه اِسْتَنْصِرْ والنهى عنه لَاتَسْتَنْصِرْ الظرف منه مُسْتَنْصَرٌ۔

فائدہ تائے استفعال کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے فَمَااسْتَطَاعُوْا سے فَمَااسْطَاعُوْا ، مالم تَسْتَطِعْ سے مالم تَسْطِعْ (یہ باب قرآن مجید میں بھی ہے)

باب سوم انفعال ...... (البشریٰ: ص ۳۵)

تیسرا باب انفعال جیسے اَلْاِنْفِطَارُ (پھٹ جانا)

علامت: فاءکلمہ سے پہلے "ن" زائد آتا ہے۔

صرف صغیر: اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فهو مُنْفَطِرٌ الأمر منه اِنْفَطِرْ والنهى عنه لَاتَنْفَطِرْ الظرف منه مُنْفَطَرٌ۔

فائدہ جس لفظ کے فاءکلمہ میں "ن" ہو وہ باب انفعال سے نہیں آتا، اگر باب انفعال کا معنی مقصود ہو تو ایسے لفظ کو باب افتعال میں لے جاتے ہیں، جیسے نَكَسَ سے اِنْتَكَسَ (سرنگوں ہونا)

باب چہارم افعلال ...... (البشریٰ: ص ۳۶)

چوتھا باب افعلال جیسے اَلْاِحْمِرَار (سرخ ہونا)

علامت: لام کلمہ کا مکرر ہونا اور ماضی میں ہمزہ وصلی کے بعد چار حروف کا ہونا

صرف صغیر: اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فهو مُحْمَرٌّ الأمر منه اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ والنهى عنه لَاتَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَاتَحْمَرِرْ الظرف منه مُحْمَرٌّ

تعلیل: اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا دو حرف ایک جنس کے جمع ہو گئے پہلے کو دوسرے میں مدغم کیا اِحْمَرَّ ہو گیا اور دوسرے صیغوں کی تعلیل بھی اسی طرح ہے۔

فائدہ امر، نہی اور مضارع مجزوم میں واحد کے صیغوں کو تین طرح پڑھنا جائز ہیں۔

1. کبھی را کو مفتوح جیسے : اِحْمَرَّ
2. کبھی را کو مکسور جیسے : اِحْمَرِّ
3. کبھی را کو بغیر ادغام کے چھوڑنا جیسے : اِحْمَرِرْ

نہی اور مضارع واحد کے صیغے بھی اسی طرح ہیں۔

فائدہ: لام ایں باب ہمیشہ مشدد باشد...... (البشریٰ: ص۳۶)

فائدہ اس باب کا لام کلمہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے سوائے ناقص کے وہاں لفیف کے احکام پر عمل ہوتا ہے یعنی واو اول کو سلامت رکھا جاتا ہے اور دوسری واو میں ناقص کے قواعد کے مطابق تعلیل ہوتی ہے۔

جیسے اِرْعَوَوَ سے اِرْعَوٰی

باب پنجم افعیلال علامت...... (البشریٰ: ص۳۷)

پانچواں باب افعیلال جیسے اَلْاِدْهِیْمَامُ (زیادہ سیاہ ہونا)

علامت: لام کلمہ کا مکرر ہونا اور لام اول سے پہلے الف کا زائد ہونا ہے۔

صرف صغیر: اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيْمَاماً فهو مُدْهَامٌّ الأمر منه اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ والنهى عنه لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ الظرف منه مُدْهَامٌّ۔

ادغام در صیغ ایں باب مثل صیغ باب افعِلال گردیدہ...... (البشریٰ: ص۳۷)

اس باب کے تمام صیغوں کی تعلیل باب افعِلال کی طرح ہے۔

فائدہ یہ باب بھی افعلال کی طرح ہمیشہ لازم آتا ہے اور ان دونوں میں زیادہ تر رنگ وعیب کا معنی پایا جاتا ہے، البتہ باب افعیلال میں مبالغہ زیادہ ہے، جیسے اِحْوِلَالٌ (بھینگا ہونا) اِحْوِيْلَال (زیادہ بھینگا ہونا)

باب ششم افعیعال علامت آں تکرار عین است...... (البشریٰ: ص۳۷)

چھٹا باب اِفْعِيْعَال جیسے اَلْاِخْشِيْشَانُ (سخت کھردرا ہونا)

علامت: عین کلمہ کا مکرر ہونا اور دونوں عین کے درمیان " و " کا آنا۔

صرف صغیر: اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيْشَاناً فهو مُخْشَوْشِنٌ الأمر منه

اِخْشَوشِنْ والنهی عنه لَاتَخْشَوْشِنْ الظرف منه مُخْشَوْشَنٌ۔
یہ باب اکثر لازم استعمال ہوتا ہے اور کبھی متعدی بھی، جیسے اِحْلَولَيْتُه (میں نے اسے شیریں سمجھا)

باب ہفتم: افعوال علامت آں واو مشدد است بعد عین...... (البشریٰ: ص ۳۷)

ساتواں باب اِفْعِوَّال جیسے اَلْاِجلِوَّاذُ (دوڑنا)

علامت: عین کلمہ کے بعد واو مشدد کا زائد ہونا۔

صرف صغیر: اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فهو مُجْلَوِّذٌ الأمر منه اِجْلَوِّذْ والنهی عنه لَاتَجْلَوِّذْ الظرف منه مُجْلَوَّذٌ

باب ابواب ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل ...... (البشریٰ: ص۳۸)

غیر ہمزہ وصلی کے ۵ ابواب ہیں

غیر ہمزہ وصلی کی تعریف: جو درمیان کلام میں واقع ہونے کی وجہ سے نہ گرے، جیسے ثُمَّ اَنْزَلَ

پہلا باب اِفْعَالٌ جیسے اَلْاِکْرَامُ (عزت واکرام کرنا)

علامت: ہمزہ قطعی ہے ماضی اور امر میں اور مضارع معلوم میں علامتِ مضارع کا مضموم ہے۔

صرف صغیر: اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً فھو مُکْرِمٌ واُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَاماً فھو مُکْرَمٌ الأمر منه اَکْرِمْ والنھی عنه لَاتُکْرِمْ الظرف منه مُکْرَمٌ

فائدہ اُکْرِمُ (مضارع واحد متکلم) اصل میں اُاَکْرِمُ تھا دو ہمزے جمع ہو گئے ایک واحد متکلم کا اور ایک باب افعال کا، خلاف قیاس تخفیف کی وجہ سے دوسرے ہمزے کو حذف کیا اُکْرِمُ بن گیا۔ مضارع کے باقی صیغوں سے بھی ہمزے کو موافقت کی غرض سے حذف کر دیا گیا۔

باب دوم تفعیل ...... (البشریٰ: ص۳۸)

دوسرا باب تَفْعِیْل جیسے اَلتَّصْرِیْف (پھیرنا، گھمانا)

علامت: عین کلمہ مشدد ہو، فاء کلمہ سے پہلے تاء زائد نہ ہو اور علامت مضارع مضموم ہو

صرف صغیر: صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً فھو مُصَرِّفٌ وصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفاً فھو مُصَرَّفٌ الأمر منه صَرِّفْ والنھی عنه لاتُصَرِّفْ الظرف منه مُصَرَّفٌ

فائدہ اس باب کا مصدر فِعَّالٌ اور فَعَالٌ کے وزن پر بھی استعمال ہوا ہے، جیسے کِذَّابٌ (قرآن میں بھی ہے) سَلَامٌ۔ کَلَامٌ

باب سوم مُفاعلہ ...... (البشریٰ: ص۳۹)

تیسرا باب مُفَاعَلَه جیسے اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ (ایک دوسرے سے لڑنا)

علامت: فا کلمہ کے بعد الف زائد ہو، اور فاء کلمہ سے پہلے تاء زائد نہ ہو اور علامت مضارع مضموم ہو۔

صرف صغیر: قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالاً فھو مَقَاتِلٌ وَقُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالاً فھو مُقَاتَلٌ الأمرمنه قَاتِلْ والنھی عنه لَاتُقَاتِلْ الظرف منه مُقَاتَلٌ

فائدہ ماضی مجہول (قُوْتِلَ ......) اصل میں (قَاتَلَ) تھا فا کلمہ کو ضمہ دیا تو الف ماقبل مضموم ہونے

کی وجہ سے واو سے بدل گیا تو قُوْتِلَ ہوا۔

باب چہارم ...... (البشریٰ: ص۳۹)

چوتھا باب تَفَعُّلٌ جیسے اَلتَّقَبُّلُ (قبول کرنا)

علامت: عین کلمہ مشدد ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے ''ت'' زائد ہوتا ہے۔

صرف صغیر: تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبِّلٌ وتُقُبِّلَ يُتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فهو مُتَقَبَّلٌ الأمر منه تَقَبَّلْ والنهى عنه لَاتَتَقَبَّلْ الظرف منه مُتَقَبَّلٌ

باب پنجم ...... (البشریٰ: ص۴۰)

پانچواں باب تَفَاعُلٌ جیسے اَلتَّقَابُلُ (ایک دوسرے کے مقابل ہونا)

علامت: فاء کلمہ کے بعد ''الف'' اور فاء کلمہ سے پہلے (ت) زائد ہوتا ہے۔

صرف صغیر: تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلاً فهو مُتَقَابِلٌ وتُقُوْبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلاً فهو مُتَقَابَلٌ الأمر منه تَقَابَلْ والنهى عنه لَاتَتَقَابَلْ الظرف منه مُتَقَابَلٌ

ماضی مجہول: تُقُوْبِلَ اصل میں تُقَابِلَ تھا ماضی مجہول کے قاعدہ کی وجہ سے تُقَابِلَ ہوا، الف ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے واو سے بدل گیا تو تُقُوْبِلَ ہو گیا۔

قاعدہ نمبر 1 باب تَفَعُّلٌ، تَفَاعُلٌ کے دو تاء میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے (صرف مضارع معلوم میں) جیسے تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلُ، تَتَظَاهَرُوْنَ سے تَظَاهَرُوْنَ

قاعدہ نمبر 2 اِطَّهَّرَ، اِثَّاقَلَ والا

ان دو بابوں کے فاء کلمہ میں تاء، ثاء، جیم، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء ہو تو جائز ہے کہ (ت) کو فاء کلمہ کی جنس کر کے ادغام کرنا جائز ہے، ادغام کے بعد ماضی اور امر کے صیغہ میں ابتداء بالسکون محال ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی لایا جائے گا۔

ماضی جیسے: تَطَهَّرَ سے اِطَّهَّرَ، تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ

مضارع جیسے: يَتَطَهَّرُ سے يَطَّهَّرُ، يَتَثَاقَلُ سے يَثَّاقَلُ

امر جیسے: تَثَاقَلْ سے اِثَّاقَلْ

فائدہ اِفَّعُلٌ اِفّاعُلٌ کو صاحب منشعب نے ابواب ہمزہ وصلی میں شمار کیا ہے اور سات کے بجائے ہمزہ وصلی کے نو ابواب ذکر کیے ہیں جبکہ مصنفؒ نے ہمزہ وصلی کے سات ابواب ذکر کیے ہیں اور ان دو کو الگ باب شمار نہیں کیا کیونکہ یہ دو باب الگ باب نہیں بلکہ تفعل اور تفاعل ہی ہیں، محض قاعدہ کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی آیا ہے۔

فصل سوم در رباعی مجرد مزید فیہ ...... (البشریٰ: ص ٤١)

تیسری فصل رباعی مجرد اور مزید کے ابواب کے بیان میں ہے۔

رباعی مجرد کا ایک باب ہے۔ **فَعْلَلَةٌ** جیسے: **اَلْبَعْثَرَةُ** (آمادہ کرنا)

علامت: ماضی کے پہلے صیغے میں صرف چار حروف اصلی ہوتے ہیں اور مضارع میں علامت مضارع مضموم ہوتا ہے۔

صرف صغیر: بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثِرٌ و بُعْثِرَ یُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثَرٌ الأمر منه بَعْثِرْ والنهی عنه لَاتُبَعْثِرْ الظرف منه مُبَعْثَرٌ

قاعدہ کلیہ در حرکتِ علامت مضارع این ست...... (البشریٰ: ص ٤١)

علامت مضارع کی حرکت کا قاعدہ اگر ماضی کے پہلے صیغے میں چار حروف ہوں خواہ سب اصلی ہوں یا کچھ اصلی ہوں کچھ زائد، تو اس کی علامت مضارع مضموم ہوگی، اور اس طرح کے کل چار ابواب ہیں۔

اِفْعال: جیسے یُکْرِمُ

تَفْعِیل: جیسے یُصَرِّفُ

مُفَاعَله: جیسے یُقَاتِلُ

فَعْلَلَة: جیسے یُبَعْثِرُ

ان کے علاوہ باقی تمام ابواب کی علامت مضارع مفتوح ہوگی، جیسے یَنْصُرُ، یَجْتَنِبُ، یَتَقَابَلُ

رباعی مزید فیہ یا بے ہمزہ وصل باشد...... (البشریٰ: ص ٤٢)

رباعی مزید فیہ غیر ہمزہ وصل کا ایک باب ہے۔ **تفعلُل** جیسے **اَلتَّسَرْبُلُ** (کرتا پہننا)

علامت: ماضی میں چار حروف اصلی سے پہلے "ت" زائد ہوتا ہے۔

صرف صغیر: تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلاً فهو مُتَسَرْبِلٌ الأمر منه تَسَرْبَلْ

والنهى عنه لَاتَتَسَرْبَلْ الظرف منه مُتَسَرْبَلٌ

ویا ہمزہ وصل وآں را دو باب ست ...... (البشریٰ: ص ٤٢)

رباعی مزید فیہ ہمزہ وصل کے ۲ باب ہیں

پہلا باب افعِلّال جیسے اَلْاِقْشِعْرَارُ (رونگٹے کھڑے ہونا)

علامت: دوسرا لام مشدد اور ایک لام چار حروف اصلی پر زائد ہوتا ہے۔

صرف صغیر: اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فهو مُقْشَعِرٌّ الأمر منه اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ والنهى عنه لَاتَقْشَعِرَّ لَاتَقْشَعِرِّ لَاتَقْشَعْرِرْ الظرف منه مُقْشَعَرٌّ

تعلیل: اس باب کے صیغوں کی تعلیل باب اِحْمِرَار کی طرح ہے، البتہ اس باب کے متجانسین میں سے حرفِ اوّل کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں (ماقبل ساکن ہونے کی وجہ سے) اور اس حرف کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے اِقْشَعْرَرَ سے اِقْشَعَرَّ، لیکن باب احمرار میں حرفِ اوّل کی حرکت ماقبل کو نہیں دیتے کیونکہ ماقبل ساکن نہیں ہوتا بلکہ متحرک ہوتا ہے صرف حرف کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِحْمَرَرَ سے اِحْمَرَّ

باب دوم افعنلال ...... (البشریٰ: ص ٤٢)

دوسرا باب اِفعِنْلَالٌ جیسے اَلْاِبْرِنْشَاقُ (بہت خوش ہونا)

علامت: عین کلمہ کے بعد (ن) زائد ہوتا ہے ۔

صرف صغیر: اِبْـرَنْشَقَ يَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقاً فهو مُبْرَنْشِقٌ الأمر منه اِبْرَنْشِقْ والنهى عنه لَاتَبْرَنْشِقْ الظرف منه مُبْرَنْشَقٌ

فصل چہارم در ثلاثی مزید ملحق برباعی ...... (البشریٰ: ص ٤٣)

چوتھی فصل

ملحق برباعی مجرد اور ملحق برباعی مزید کے ابواب کے بیان میں ہے۔

ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد کے ۷ ابواب ہیں

پہلا باب فَعْلَلَةٌ جیسے اَلْجَلْبَبَةُ (چادر اوڑھانا) جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ ......الخ

علامت: لام کلمہ کا مکرر ہونا

الحاق کے لیے ''ب'' کا اضافہ ہوا ہے۔

دوسرا باب فَعْوَلَةٌ جیسے اَلسَّرْوَلَةُ (ازار پہنانا) سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ......الخ

علامت: عین کلمہ کے بعد ''و'' زائد ہونا

الحاق کے لیے ''و'' کا اضافہ ہوا ہے۔

تیسرا باب فَيْعَلَةٌ جیسے اَلصَّيْطَرَةُ (نگران ہونا) صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ......الخ

علامت: فاءکلمہ کے بعد ''ی'' کا زائد ہونا۔

الحاق کے لیے ''ی'' کا اضافہ ہوا ہے۔

چوتھا باب فَعْيَلَةٌ جیسے اَلشَّرْيَفَةُ (کھیتی اور پتوں کو کاٹنا) شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ......الخ

علامت: عین کلمہ کے بعد ''ی'' کا زائد ہونا

الحاق کے لیے ''ی'' کا اضافہ ہوا ہے۔

پانچواں باب فَوْعَلَةٌ جیسے اَلْجَوْرَبَةُ (جوراب پہنانا) جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ......الخ

علامت: فاءکلمہ کے بعد ''و'' کا زائد ہونا۔

الحاق کے لیے ''و'' کا اضافہ ہوا ہے۔

چھٹا باب فَعْنَلَةٌ جیسے اَلْقَلْنَسَةُ (ٹوپی پہنانا) قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ......الخ

علامت: عین کلمہ کے بعد ''ن'' کا زائد ہونا

الحاق کے لیے ''ن'' کا اضافہ ہوا ہے۔

ساتواں باب فَعْلَاةٌ جیسے اَلْقَلْسَاةُ (ٹوپی پہنانا) قَلْسیٰ يُقَلْسِیْ......الخ

علامت: لام کلمہ کے بعد ''ی'' کا زائد ہونا

الحاق کے لیے (ی) کا اضافہ ہوا ہے۔

صرف صغیر: قَلْسیٰ يُقَلْسِیْ قَلْسَاةً فهو مُقَلْسٍ و قُلْسِيَ يُقَلْسَى قَلْسَاةً فهو مُقَلْسًى الأمر منه قَلْسِ والنهى عنه لَاتُقَلْسِ الظرف منه مُقَلْسًى۔

اس باب کے کچھ صیغوں کی تعلیل: قَلْسیٰ اصل میں قَلْسَيَ تھا قال باع کے قانون سے یاء کو الف سے تبدیل کیا، يُقَلْسِیْ اصل میں يُقَلْسِيُ تھا يدعو يرمى کے قانون سے یاء کا ضمہ حذف کیا، قَلْسَاةٌ اصل میں قَلْسَيَةٌ تھا قال باع کے قانون سے یاء کو الف سے تبدیل کیا، مُقَلْسٍ اصل میں

مُقَلْسِيٌ تھا یدعو یرمی کے قانون سے یاء کا ضمہ حذف کیا پھر التقائے ساکنین ہونے کی وجہ سے پہلا ساکن مدہ حذف کیا، **یُقَلْسَی** اصل میں **یُقَلْسَیُ** تھا قال باع کے قانون سے یاء کو الف سے تبدیل کیا، **مُقَلْسًی** اصل میں **مُقَلْسَیٌ** تھا قال باع کے قانون سے یاء کو الف سے تبدیل کیا پھر التقائے ساکنین ہونے کی وجہ سے الف کو حذف کیا، **قَلْسِ** اصل میں **قَلْسِیْ** تھا امر ہونے کی وجہ سے حرف علت آخر سے گر گیا، **لَاتُقَلْسِ** اصل میں **لَاتُقَلْسِیُ** تھا عامل جازم کی وجہ سے یاء حذف ہوگئی۔

ملحق برباعی مزید یا ملحق بہ ...... (البشری: ص ٤٤)

ملحق برباعی مزید فیہ یا تو ملحق ہوگا **تَفَعْلُلُ** کے ساتھ یا ملحق **بافعنلال** ہوگا یا ملحق **بافعلّال** ہوگا۔

ملحق برباعی مزید فیہ یا ملحق بہ تَفَعْلُلُ کے ۸ ابواب ہیں

پہلا باب **تَفَعْلُلٌ** جیسے **تَجَلْبُبٌ** (چادر اوڑھنا) **تَجَلْبَبَ یَتَجَلْبَبُ**......الخ

علامت: فاءکلمہ سے پہلے ''ت'' زائد ہے اور لام کلمہ مکرر ہے۔

الحاق کے لیے (ت اور ب) کا اضافہ ہوا ہے۔

دوسرا باب **تَفَعْوُلٌ** جیسے **تَسَرْوُلٌ** (شلوار پہننا) **تَسَرْوَلَ یَتَسَرْوَلُ** ......الخ

علامت: فاءکلمہ سے پہلے ''ت'' اور عین کلمہ کے بعد (و) زائد ہے۔

الحاق کے لیے (ت اور واو) کا اضافہ ہوا ہے۔

تیسرا باب **تَفَیْعُلٌ** جیسے **تَشَیْطُنٌ** (شیطان ہونا) **تَشَیْطَنَ یَتَشَیْطَنُ**......الخ

علامت: فاءکلمہ سے پہلے ''ت'' اور فاءکلمہ کے بعد (ی) زائد ہے۔

الحاق کے لیے (ت اور یا) کا اضافہ ہوا ہے۔

چوتھا باب **تَفَوْعُلٌ** جیسے **تَجَوْرُبٌ** (جراب پہننا) **تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ**......الخ

علامت: فاءکلمہ سے پہلے ''ت'' اور فاءکلمہ کے بعد (و) زائد ہے۔

الحاق کے لیے (ت اور واو) کا اضافہ ہوا ہے۔

پانچواں باب **تَفَعْنُلٌ** جیسے **تَقَلْنُسٌ** (ٹوپی پہننا) **تَقَلْنَسَ یَتَقَلْنَسُ**......الخ

علامت: فاءکلمہ سے پہلے ''ت'' اور عین کلمہ کے بعد (ن) زائد ہے۔

الحاق کے لیے (ت اور ن) کا اضافہ ہوا ہے۔

چھٹا باب تَمَفْعُلٌ جیسے تَمَسْكُنٌ (مسکین ہونا) تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ......الخ

علامت: فاء کلمہ سے پہلے ''ت، م'' زائد ہے۔

الحاق کے لیے ''ت اور م'' کا اضافہ ہوا ہے۔

ساتواں باب تَفَعْلُتٌ جیسے تَعَفْرُتٌ (خبیث ہونا) تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ......الخ

علامت: فاء کلمہ سے پہلے اور لام کلمہ کے بعد ''ت'' زائد ہے۔

الحاق کے لیے ''دو تاء'' کا اضافہ ہوا ہے۔

آٹھواں باب تَفَعْلِيٌ جیسے تَقَلْسِيٌ (ٹوپی پہننا) تَقَلْسىٰ يَتَقَلْسىٰ......الخ

علامت: فاء کلمہ سے پہلے ''ت'' اور لام کلمہ کے بعد ''ی'' زائد ہے۔

الحاق کے لیے ''ت اور ی'' کا اضافہ ہوا ہے۔

فائدہ اس باب کی تعلیلات قلسیٰ يُقَلسى کی طرح ہے۔

ملحق بافْعِنْلال را دو باب است......(البشریٰ: ص٤٥)

ملحق بہ اِفْعِنْلال کے ۲ باب ہیں

پہلا باب اِفْعِنْلالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (سینہ تان کر چلنا) اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ......الخ

علامت: شروع میں ہمزہ وصلی اور عین کلمہ کے بعد ''ن'' زائد ہے۔

الحاق کے لیے ہمزہ وصلی، ن اور س کا اضافہ ہوا ہے۔

دوسرا باب اِفْعِنْلاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت سونا) اِسْلَنْقىٰ يَسْلَنْقِي......الخ

علامت: شروع میں ہمزہ وصلی اور عین کلمہ کے بعد ''ن'' اور لام کلمہ کے بعد ''ی'' زائد ہے۔

الحاق کے لیے ہمزہ وصلی، ن اور ی کا اضافہ ہوا ہے۔

تعلیلات: اس باب کا مصدر اِسْلِنْقَاءٌ اصل میں اِسْلِنْقَایٌ تھا دعاء کے قانون سے یاء کو ہمزہ سے تبدیل کیا۔ باقی صیغوں کی تعلیلات قلسیٰ يُقَلسى کی طرح ہیں

ملحق بِافْعِلَّال را یک باب ست......(البشریٰ: ص٤٦)

ملحق بہ اِفْعِلَّال کا ۱ باب ہے

باب اِفْوِعْلَالٌ جیسے اِكْوِهْدادٌ (کوشش کرنا)

علامت: فاءکلمہ کے بعد ''وْ'' زائد ہے اور لام کلمہ مکرر ہے۔

الحاق کے لیے ہمزہ وصلی، واور د کا اضافہ ہوا ہے۔

صرف صغیر: اِکْوَهَدَّ يَكْوَهِدُّ اِكْوِهْدَادً فهو مُكْوَهِدٌّ الأمر منه اِكْوَهِدَّ اِكْوَهِدِّ اِكْوَهْدِدْ والنهى عنه لَاتَكْوَهِدَّ لَاتَكْوَهِدِّ لَاتَكْوَهْدِدْ

تعلیلات: اس باب کی تعلیلات باب اِقْشَعَرَّ کی طرح ہیں۔

دربیان حقیقت الحاق وتحقیق ملحقیت تمسکن واخواتش...... (البشریٰ: ص٤٦)

فائدہ صرف کی بڑی کتابوں میں رباعی کے ملحقات زیادہ ہیں لیکن مصنفؒ نے صرف مشہور ملحقات پر اکتفاء کیا ہے۔

درباب تمفُعُل خلجان کردہ اند...... (البشریٰ: ص٤٦)

باب تَمَفْعُلٌ...... جیسے تَمَسْكَنٌ کو اکثر صرفی حضرات نے ملحق نہیں مانا ہے کیونکہ الحاق کے لیے فاءکلمہ سے پہلے سوائے تاء کے کوئی اور حرف زائد نہیں کیا جاتا، یہاں پر میم بھی زائد ہے، تاء بھی صرف مطاوعت کے لیے لایا جاتا ہے تاکہ فعل ثانی دلالت کرے کہ فعل اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا ہے جیسے: عَلَّمتُ زيدًا فتعلَّمَ میں نے زید کو سکھایا پس وہ سیکھ گیا، اسی وجہ سے صاحب منشعب نے اس باب کو شاذ/غلط قرار دیا ہے اور مولانا عبدالعلی صاحب نے رباعی مزید کا باب "تدحرج" ہی قرار دیا۔

ان حضرات کی دلیل کا جواب: یہ کہنا کہ فاءکلمہ سے پہلے سوائے تاء کے کوئی اور حرف زائد نہیں کیا جاتا، یہ صحیح نہیں، کیونکہ صاحب فصول اکبری نے بہت ساری مثالیں دی ہیں جس میں فا سے پہلے تاء کے علاوہ اور حروف کا اضافہ ہے، جیسے نَرْجَسَ نَفْعَلَ فاء سے پہلے ''ن'' زائد ہے۔

مصنفؒ کا اپنا مذہب: باب تَمَفْعُلٌ (تَمَسْكُنٌ) ملحق ہی ہے اور ملحق ہونے پر دلیلیں دی ہیں:

پہلی دلیل: میں الحاق کی شرطیں بیان کی ہیں،

❶ ثلاثی مزید فیہ رباعی کے وزن پر ہو، جیسے تمسکن بروزن تفعلل

❷ دونوں کی خاصیت اور معنی ایک ہوں۔ یہاں پر بھی تسربل کی خاصیت کے علاوہ اور کوئی خاصیت نہیں پائی جاتی، لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ ملحق ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ملحق کا اپنے اصل مادہ کے ساتھ معنی کے اعتبار سے تین دلالات (مطابقی،

تضمنی، التزامی) میں سے کسی ایک دلالت کے طور پر مناسبت ہونا ضروری ہے اور یہاں مناسبت بھی ہے یعنی ملحق تمسکن (مسکین ہونا) کا مادہ سکون (حرکت نہ کرنا) کے ساتھ دلالت التزامی کے طور پر مناسبت موجود ہے۔ کیونکہ مسکین بھی پیسے نہ ہونے کی وجہ سے حرکت نہیں کر سکتا۔ اور لفظ مسکین میں بھی میم زائد ہے اور یہ مِفْعِيلٌ کے وزن پر ہے۔

فائدہ: صاحب شافیہ ...... (البشریٰ: ص۴۷)

فائدہ صاحب شافیہ نے **باب تفعل وتفاعل** کو **تَفَعْلُلٌ** کے ساتھ ملحق مانا ہے، لیکن باقی محققین نے اس پر رد کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر چہ یہ دونوں رباعی کے وزن پر ہیں لیکن اس میں ملحق کے باقی شرائط نہیں پائے جاتے۔

فائدہ: حضرت استاذی ...... (البشریٰ: ص۴۷)

قاعدہ نمبر 1 غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کیلئے

❶ مصدر کے آخر میں تاء زائدہ ہو اور فاء کلمہ مفتوح ہو، تو ساکن اول کے بعد والا حرف "مفتوح" ہوتا ہے، جیسے مُفَاعَلَة، فَعْلَلَة اور اس کے ملحقات جیسے: جَلْبَبَةٌ

❷ مصدر کے فاء کلمہ سے پہلے تا ہو اور فاء کلمہ مفتوح ہو، تو ساکن اول کے بعد والا حرف "مضموم" ہوتا ہے، جیسے **تَفَاعُلٌ، تَفَعُّلٌ، تَسَرْبُل** اور اس کے ملحقات جیسے: **تَشَيْطُنٌ**

❸ مصدر کے فاء کلمہ سے پہلے تا ہو اور فاء کلمہ ساکن ہو، تو ساکن اول کے بعد والا حرف "مکسور" ہوتا ہے، جیسے تَصْرِيْفٌ

❹ مصدر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو، تو ساکن اول کے بعد والا حرف "مکسور" ہوتا ہے، جیسے اِجْتِنَابٌ

اِفَّعُلٌ، اِفَّاعُلٌ: اصل میں **تَفَعُّلٌ تَفَاعُلٌ** ہیں اور یہ دونوں ہمزہ وصلی کے ابواب میں سے نہیں اس وجہ سے یہ قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

❺ مصدر کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو، تو ساکن اول کے بعد والا حرف "مفتوح" ہوتا ہے، جیسے اِكْرَامٌ

در یں قاعدہ وجہ ضبط حرکت مابعد ساکن اول بالخصوص ایں ست...... (البشریٰ: ص ٤٨)

مصنفؒ نے ساکن اول کے مابعد والی حرکت کو خصوصیت کے ساتھ اس لئے ذکر کیا ہے کیونکہ اکثر لوگ ساکن اوّل کے بعد والی حرکت میں غلطی کرتے ہیں۔ جیسے مناسَبَت کو مناسِبَت پڑھتے ہیں وغیرہ

قاعدہ برائے ضبط حرکت عین مضارع معلوم درابواب غیر ثلاثی مجرد...... (البشریٰ: ص ٤٨)

قاعدہ نمبر 2 غیر ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم کے عین کلمہ کی حرکت کیلئے

ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء ہوتو مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ ، تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ ،تَفَعْلَلَ یَتَفَعْلَلُ اور اس کے ملحقات۔ اور اگر ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء نہ ہوتو مضارع کا عین کلمہ مکسور ہوگا۔ جیسے ان ابواب کے علاوہ باقی سب ابواب کا مضارع مکسور العین ہے۔
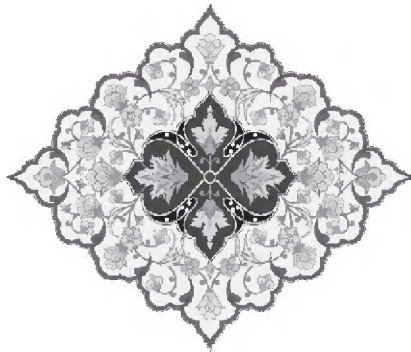
نقشہ باب سوم

باب سوم: میں ۳ فصل ہیں۔

باب جاری ہے

فصل اول: ۲ قسم پر ہے

قسم اول: مہموز کے قواعد

1. رَاسٌ ، زِیبٌ ، بُوسٌ
2. اٰمَنَ ،اُوْمِنَ ،اِیْمَاناً
3. جُوَنٌ ،مِیَرٌ
4. جَاءٍ ،اَوَادِمُ
5. مَقْرُوَّةٌ ، خَطِیَّةٌ ، اُفَیِّسٌ
6. خَطَایَا
7. یَسَلُ
8. افعال رؤیَةٌ
9. بین بین قریب/بعید
10. أَوُنْتُمْ ، آأَنْتُمْ

قسم دوم: مہموز کی گردان

مہموز الفاء

1. ازباب نصر الاخذ
2. ازباب ضَرَبَ الأسر
3. ازباب افتعال الأیتمار
4. ازباب استفعال الاستیذان

مہموز العین

1. ازباب فتح سَئَلَ
2. ازباب ضرب زَئَرَ
3. ازباب سمع سَئِمَ
4. ازباب کرم لَؤُمَ

مہموز اللام

1. ازباب ضرب هنأ
2. ازباب سمع صدئ
3. ازباب فتح قرأ
4. ازباب کرم جرؤ
5. ازباب نصر عبأ

باب جاری ہے
فصل دوم: ۵ قسم پر ہے
فصل دوم جاری ہے
قسم اول
معتل کے قواعد
مثال کے قواعد:
❶ یَعِدُ ، یَهَبُ
❷ عِدَةٌ ، زِنَةٌ
❸ مِیْعَادٌ ، مُوْسِرٌ ، قُوْتِلَ
❹ اِتَّقَدَ ، اِتَّسَرَ
❺ اُقِّتَتْ ، اِشَاحٌ
❻ اَوَاصِلُ ، اُوَیْصِلٌ
اجوف کے قواعد
❶ قَالَ ، بَاعَ
❷ یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ ۔ یُقَالُ ، یُبَاعُ
❸ قِیْلَ ، بِیْعَ
ناقص کے قواعد
❶ یَدْعُوْ ، یَرْمِیْ
❷ دُعِیَ ، دَاعِیَةٌ
❸ نَهُوَ
❹ قِیَامٌ ، حِیَاضٌ
❺ سَیِّدٌ
❻ دِلِیٌّ
❼ اَدْلٍ ، اَظْبٍ
❽ قَائِلٌ ، بَائِعٌ
❾ شَرَائِفُ
❿ دُعَاءٌ
⓫ یُدْعٰی
⓬ مَحَارِیْبُ ، ضُوَرِبَ
⓭ حُبْلَیَانِ ، حُبْلَیَاتٌ
⓮ کَیْنُوْنَةٌ
⓯ جَوَارٍ
⓰ دُنْیَا ، تَقْوٰی
قسم دوم
مثال کی گردانیں
مثال واوی
ازباب ضَرَبَ الْوَعْدُ وَالْعِدَةُ
ازباب سمع اَلْوَجَلُ
ازباب سمع اَلْوَسْعُ والسَّعة
ازباب فتح الهبة
ازباب حسب الومق والمقة
ازباب افعال ایقادًا
ازباب افتعال اَلْاِتِّقَادُ
ازباب استفعال استیقاد
مثال یائی
ازباب ضرب اَلْمَیْسِرُ
ازباب افتعالِ اَلْاِتِّسَارُ
قسم سوم
اجوف کی گردانیں
اجوف واوی
ازباب نَصَرَ القول
ازباب استفعال الاِسْتِقَامَةُ
ازباب افعال الاقَامَةُ
ازباب افتعال اَلْاِقْتِیَادُ
اجوف یائی
ازباب ضَرَبَ البیع
ازباب سمع الخوفُ
ازباب سمع النَّیْلُ
ازباب افتعال الاختیار
ازباب استفعال الاِسْتِخَارَةُ

قسم چہارم
ناقص کی گردانیں
ناقص واوی
ازباب نَصَرَ اَلدُّعاءُ
ازباب سمع اَلرِّضیٰ
ازباب افتعال اَلْاِحْتِبَاءُ
ازباب انفعال اِنْمِحاءٌ
ازباب افعال اَلْاِعْلَاءُ
ازباب استفعال الاستعلاء
ازباب تفعیل التسمیۃُ
ازباب تفاعل التعالی
ازباب مفاعلۃ مغالاۃ
ازباب تفعل التعلی
ناقص یائی
ازباب ضرب اَلرمیُ
ازباب سمع اَلْخَشْیَۃ
ازباب افتعال اَلْاِجْتِبَاءُ
ازباب انفعال اِنْبِغَاءُ
ازباب استفعال الاِسْتِغْنِاءُ
ازباب افعال اَلْاِغْنَاءُ
ازباب تفعیل التلقیۃ
ازباب مفاعلۃ مراماۃٌ
ازباب تفعل التمنی
ازباب تفاعل التماری
لفیف کی گردانیں
لفیف مقرون
ازباب ضرب اَلطَّیُّ
ازباب افتعال اَلْاِلْتِوَاءُ
ازباب انفعال الاِنْزِوَاءُ
ازباب افعال الاِرْوَاءُ
ازباب تفعیل التقویۃ
ازباب تفعیل التحیۃ
ازباب تفعل :التقوی
ازباب تفاعل التساوی
لفیف مفروق
ازباب ضرب اَلْوِقَایَۃُ
ازباب حسب اَلْوَلَایَۃ
ازباب افعال اَلْاِیْلَاءُ
ازباب مفاعلہ مواراۃ
ازباب تفعل التولی
ازباب تفاعل التوالی
قسم پنجم
مہموز اور معتل کے مرکب ابواب
مہموز الفاء واجوف واوی ازباب نَصَرَ اَلْاَوْلُ
مہموز الفاء واجوف یائی ازباب ضَرَبَ اَلْاَیْدُ
مہموز الفاء وناقص واوی ازباب نَصَرَ اَلْاَلْوُ
مہموز الفاء وناقص یائی ازباب ضَرَبَ اَلْاِتْیَانُ
مہموز الفاء وناقص یائی ازباب فتح الاباء
مہموز الفاء ولفیف مقرون ازباب ضَرَبَ اَلْاَیُّ
مہموز العین مثال واوی ازباب ضَرَبَ اَلْوَأْدُ
مہموز العین ناقص یائی ازباب فَتَحَ اَلرُّؤْیَۃ
مہموز اللام واجوف یائی ازباب ضَرَبَ اَلْمَجِیْئُ
فصل سوم: ۲ قسم پر ہے
قسم اول
قسم دوم
مضاعف کے قواعد وگردانیں
مضاعف کی گردانیں
ازباب نَصَرَ اَلْمَدُّ
ازباب ضَرَبَ اَلْفِرَارُ
ازباب سَمِعَ اَلْمَسُّ
ازباب افتعال اَلْاِضْطِرَارُ
ازباب انفعال اَلْاِنْسِدَادُ
ازباب استفعال اَلْاِسْتِقْرَارُ
ازباب افعال الامداد
ازباب تفعیل وتفعل تجدیدا/تجدّدًا
ازباب مفاعلۃ اَلْمُحَاجَّۃُ
مضاعف کے قواعد
❶ مَدَّ ، شَدَّ
❷ مَدَّ ، فَرَّ
❸ یَمُدُّ ، یَفِرُّ
❹ حَاجَّ ، مُوَدَّ
❺ مُدَّ ، فِرَّ
مرکبات مضاعف ومہموز ومعتل
مہموز الفاء ومضاعف ازباب نَصَرَ اَلْاِمَامَۃُ
مثال واوی ومضاعف ازباب سَمِعَ اَلْوُدُّ
مہموز الفاء ومضاعف ازباب افتعال اَلْاِیْتِمَامُ
❶ حروف یرملون قاعدہ
❷ حروف غیر یرملون قاعدہ

باب سوم میں ۳ فصل ہیں۔

فائدہ ہمزہ کی تغیر کو "**تخفیف**" حرف علت کی تغیر کو "**اعلال**" اور ایک حرف کو دوسرے میں ضم کرنے، مشدد کرنے کو "**ادغام**" کہا جاتا ہے۔

فصل اول: در مہموز مشتمل بر دو قسم ...... (البشریٰ: ص ۴۹)

قسم اول مہموز کے قواعد

قاعدہ نمبر 1 رَاسٌ ، زِیْبٌ ، بُوْسٌ والا

ہمزہ منفردہ ساکنہ ہو اور ماقبل متحرک ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے، جیسے رَأْسٌ، زِئْبٌ ،بُؤْسٌ سے رَاسٌ ،زِیْبٌ ،بُوْسٌ

قاعدہ نمبر 2 اٰمَنَ ،اُوْمِنَ ،اِیْمَاناً والا

ہمزہ ساکنہ، ہمزہ متحرکہ کے بعد ایک کلمہ میں واقع ہو تو ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے أَأْمَنَ ،أُأْمِنَ ، اِئْمَاناً سے اٰمَنَ ،اُوْمِنَ ،اِیْمَاناً

قاعدہ نمبر 3 جُوَنٌ ،مِیَرٌ والا

ہمزہ منفردہ مفتوحہ کو ضمہ کے بعد واو سے، کسرہ کے بعد یا سے تبدیل کرنا جائز ہے، جیسے جُؤَنٌ سے جُوَنٌ مِئَرٌ سے ، مِیَرٌ

قاعدہ نمبر 4 جَاءٍ ،اَوَادِمُ والا

دو متحرک ہمزہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب، جیسے۔ جَاءِءٌ سے جَاءِیٌ جو بعد میں جاءٍ ہو جاتا ہے ،اَئِمَّۃٌ سے اَیِمَّۃٌ ۔اور اگر مکسور نہ ہو تو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے اَءَادِمُ سے اَوَادِمُ

فائدہ اس قاعدہ کے وجوبی حکم سے صرف اَئِمَّۃٌ مستثنیٰ ہے یعنی ائمۃ کی ہمزہ ثانیہ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے واجب نہیں کیونکہ بعض قراءت متواترہ میں اَئِمَّۃٌ آیا ہے۔

قاعدہ نمبر 5 مَقْرُوَّۃٌ ، خَطِیَّۃٌ ، اُفَیِّسٌ والا

ہمزہ جب واو یا یاء مدہ زائدہ یا پھر یاء تصغیر کے بعد واقع ہو تو ایسے ہمزہ کو اپنے ماقبل والے حرف کی جنس سے تبدیل کر کے ادغام کرنا جائز ہے، جیسے مَقْرُوْءَۃٌ سے مَقْرُوَّۃٌ ، خَطِیْئَۃٌ سے خَطِیَّۃٌ، اُفَیْئِسٌ سے اُفَیِّسٌ

قاعدہ نمبر 6 خَطَایَا والا

ہمزہ الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے واقع ہو تو ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا اور مابعد ہمزہ کے یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے خطایا اصل میں خَطَایِئُ تھا شرائف کے قاعدہ سے خطاءِءُ ہوا، پھر (جاءٍ قاعدہ سے ہمزہ ثانیہ یاء سے تبدیل ہوا) تو خَطَائِیُ ہوا، پھر اسی خطایا قاعدہ سے خَطَایِیُ ہوا۔ قال باع قاعدہ سے آخری یاء کو الف سے تبدیل کیا تو خطایا ہوا۔

قاعدہ نمبر 7 یَسَلُ والا

ہمزہ متحرکہ حرف ساکن کے بعد واقع ہو اور یہ ساکن واو، یاء مدہ زائدہ اور تصغیر میں سے نہ ہو تو ہمزہ کو حذف کر کے حرکت ماقبل کو دینا جائز ہے، جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ، قدْاَفْلَحَ سے قَدَفْلَحَ، یَرْمِیْ اَخَاہُ سے یَرْمِیَخَاہُ

قاعدہ نمبر 8 افعال رؤیۃٌ والا

مادہ رویۃ کے مصدر میمی، اسم الہ اور اسم مفعول میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا جائز ہے، جیسے مَرْاًی سے مَرًی، مِرْاٰۃٌ سے مِرَاۃٌ مَرْئِیٌّ سے مَرِیٌّ

قاعدہ نمبر 9 بین بین قریب ، بین بین بعید والا

ہمزہ کو اپنے مخرج اور حرکت کے موافق حرف علت (واو، الف، یاء) کے مخرج کے درمیان پڑھنا **بین بین قریب** کہلاتا ہے، جیسے سَئَلَ، سَئِمَ، لَؤُمَ

ہمزہ کو اپنے مخرج اور ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت (واو، الف، یاء) کے مخرج کے درمیان پڑھنا، **بین بین بعید** کہلاتا ہے، جیسے سَئَلَ، سَئِمَ، لَؤُمَ

قاعدہ نمبر 10 أَوَنْتُمْ ، أَاَنْتُمْ والا

ہمزہ استفہام جب ہمزہ قطعی پر داخل ہو جائے تو تین صورتیں جائز ہیں۔

1. دوسرے ہمزہ کو اٰوَادِمُ کے قاعدہ کے مطابق حرف علت سے بدلنا، جیسے أَأَنْتُمْ سے اَوَنْتُمْ
2. بین بین والا قاعدہ بھی جائز ہے۔
3. دونوں ہمزوں کے درمیان الف لانا، جیسے أَأَنْتُمْ سے أَاَنْتُمْ

قسم دوم درگردان ہائے مہموز...... (البشریٰ: ص ٥٢)

قسم دوم مہموز کی گردان

مہموز الفاء

مہموز فاء ازباب نَصَرَ......جیسے اَلْاَخْذُ (پکڑنا)

صرف صغیر: اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا فَھُوَ اٰخِذٌ وَاُخِذَ یُؤْخَذُ اَخْذًا فَھُوَ مَاخُوْذٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ خُذْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَاْخُذْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَاخَذٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْخَذٌ وَمِیْخَذَۃٌ وَ مِیْخَاذٌ وَتَثْنِیَتُھُمَا مَاْخَذَانِ وَمِیْخَذَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَاخِذُ وَمَا خِیْذُ وَاَفْعَلُ التَّفضیل منہ اٰخَذُ والمؤنّث منہ اُخْذٰی وتثنیتھُمَا اٰخَذَانِ وَاُخْذَیَانِ والجَمْعُ منْھُمَا اٰخَذُونَ وَ اَوَاخِذُ وَاُخَذُ وَاُخْذَیَاتٌ۔

تعلیلات: امر "خُذْ" کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قانون خُذْ ہوا، قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ اُوْمِنَ قاعدہ سے دوسرا ہمزہ واو سے تبدیل ہوکر اُوْخُذْ ہو جاتا۔ باب اَکَل یأکُل کا امر بھی خلاف قیاس کُلْ ہے۔ لیکن باب اَمَرَ یأمُرُ کا امر میں ہمزہ کا حذف کرنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ہیں، جیسے مُرْ یا اُوْمُرْ جو اصل میں "اُءْمُرْ" تھا اومن قاعدہ سے دوسرا ہمزہ واو سے تبدیل ہوکر اُوْمُر ہوا۔

مضارع معلوم اور مجہول کے تمام صیغوں میں سوائے واحد متکلم کے رَأْسٌ بِیْرٌ بُوْس کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ جیسے یَأْخُذُ سے یَاخُذُ .یُؤْخَذُ سے یُوْخَذُ۔ مضارع معلوم اور مجہول کے صیغے، واحد متکلم میں اٰمَنَ کا قاعدہ جاری ہوتا ہے، جیسے اَءْخُذُ سے اٰخُذُ ،اُؤْخَذُ سے اُوْخَذُ۔

اسم مفعول کے تمام صیغوں میں رَأْسٌ بِیْرٌ بُوْس کا قاعدہ جاری ہوا ہے، جیسے: مَأْخُوْذٌ سے مَاخُوْذٌ ۔ اسم ظرف کے واحد، تثنیہ میں رَأْسٌ بِیْرٌ بُوْس کا قاعدہ جاری ہوا ہے، جیسے: مَأْخَذٌ سے مَاخَذٌ۔

اسم آلہ کے واحد، تثنیہ میں رَأْسٌ بِیْرٌ بُوْس کا قاعدہ جاری ہوا ہے، جیسے: مِأْخَذٌ سے مِیْخَذٌ ۔

اسم تفضیل مذکر کے واحد، تثنیہ اور جمع سالم میں اٰمَنَ اُوْمِنَ کا قاعدہ جاری ہوا ہے، جیسے اَءْخَذُ سے اٰخَذُ۔

اسم تفضیل جمع مذکر مکسر میں اَوَادِم کا قاعدہ جاری ہوا ہے، جیسے اَءَاخِذُ سے اَوَاخِذُ

مہموز فاء از باب ضَرَبَ......جیسے اَلْاَسْرُ (قید کرنا) اَسَرَ یَأْسِرُ اَسْرًا

اس باب کا امر اِیْسِرْ اصل میں اِئْسِرْ تھا، ایمانًا کے قاعدہ سے ہمزہ یاء سے تبدیل ہوا۔ باقی صیغوں کی تعلیلات باب اخذ کی طرح ہیں۔

باب سَمِعَ، فَتَحَ، کَرُمَ کی گردانیں اسی طریقہ پر کرلینی چاہئیں۔

مہموز فاء از باب افتعال......جیسے اَلْاِیْتِمَارُ (فرمانبرداری کرنا)

صرف صغیر: اِیْتَمَرَ یَاْتَمِرُ اِیْتِمَارًا فَھُوَ مُؤْتَمِرٌ وَاُوْتُمِرَ یُؤْتَمَرُ اِیْتِمَارًا فَھُوَ مُؤْتَمَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِیْتَمِرْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَاْتَمِرْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُؤْتَمَرٌ۔

تعلیلات: اس باب کے مصدر، ماضی معلوم مجہول، مضارع معلوم مجہول کے واحد متکلم کے صیغہ میں اور امر حاضر کے صیغہ میں اٰمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانًا کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ مصدر جیسے اِئْتِمَارًا سے اِیْتِمَارًا، ماضی معلوم اور مجہول جیسے اِئْتَمَرَ سے اِیْتَمَرَ، اُئْتُمِرَ سے اُوْتُمِرَ، مضارع واحد متکلم جیسے اَئْتَمِرُ سے اٰتَمِرُ، اُؤْتَمَرُ سے اُوْتَمَرُ، امر جیسے اِئْتَمِرْ سے اِیْتَمِرْ۔

مضارع معلوم میں رَأس کا قاعدہ جاری ہوا ہے، جیسے: یَأْتَمِرُ سے یَاتَمِرُ

مضارع مجہول، اسم فاعل، اسم مفعول، ظرف میں بُؤس کا قاعدہ جاری ہوا ہے، جیسے یُؤْتَمَرُ سے یُوْتَمَرُ، مُؤْتَمِرٌ سے مُوْتَمِرٌ، مُؤْتَمِرٌ سے مُوْتَمِرٌ، مُؤْتَمَرٌ سے مُوْتَمَرٌ

مہموز فاء از باب استفعال......جیسے: اَلِاسْتِیْذَان (اجازت چاہنا) اور افعال، تفعیل، مفاعلہ، تفعل، تفاعل کی گردانیں اسی طریقہ پر کرلینی چاہئیں۔

فائدہ در مہموز عین از ثلاثی مجرد...... (البشریٰ: ص ٥٤)

فائدہ ثلاثی مجرد سے مہموز العین کے ماضی میں "بین بین" قاعدہ جاری ہوتا ہے، باب فتح یفتح جیسے سَئَلَ، باب ضرب یضرب جیسے زَئَرَ، باب سمع یسمع: جیسے سَئِمَ، باب کرم یکرم: جیسے لَؤُمَ،

مضارع میں "یسئَلُ کا قاعدہ" جاری ہوتا ہے۔ باب فتح یفتح: جیسے یَسَلُ......باب ضرب یضرب: جیسے یَزِرُ......باب سمع یسمع: جیسے یَسَمُ......باب کرم یکرم: جیسے یَلُمُ۔

البتہ امر میں یسل کا قاعدہ جاری کرنے کے بعد ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے گر جائے گی۔

جیسے سَلُ سَلا سَلُوا ، زِرْزِرَا زِرُوا، سَمْ سَمَا سَمُوا، لَمْ لَمَا لَمُوا

ثلاثی مزید سے مہموز عین کے ابواب میں بھی قواعد کا اجراء اسی طرح ہے۔

فائدہ در مہموز لام با کثر صیغ ...... (البشریٰ: ص٥٤)

فائدہ مہموز اللام کے اکثر صیغوں میں "بین بین" کا قاعدہ جاری ہوتا ہے، جیسے: قَرَءَ یَقْرَأُ

ماضی مجہول کے بعض صیغوں میں "جُوَنٌ مِیرٌ" کا قاعدہ جاری ہوتا ہے، جیسے: قُرِئَ سے قُرِیَ۔

کبھی کبھار ماضی معلوم اور مضارع معلوم میں بھی "جُوَنٌ مِیرٌ" کا قاعدہ جاری ہوتا ہے، جیسے:

بَرِئَ سے بَرِیَ ،یُبَرِّءَانِ سے یَبَرِّیَانِ

امر حاضر کے بعض اور مضارع مجزوم کے تمام صیغوں میں "راسٌ بُوسٌ" کا قاعدہ جاری ہوتا ہے، جیسے اِقْرَأْ سے اِقْرَا ،اُرْدُءْ سے اُرْدُوْ، مضارع مجزوم جیسے لَمْ یقْرأْ سے لَمْ یَقْرَا

باقی ابواب کی گردانیں اسی طریقہ پر کر لینی چاہئیں۔
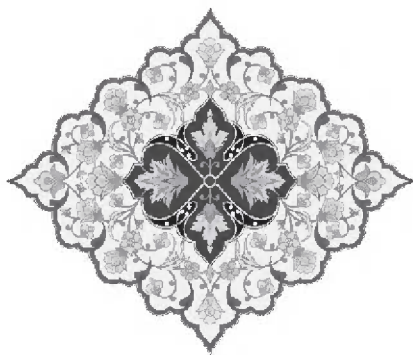
فصل دوم در معتل مشتمل بر پنج قسم...... (البشریٰ: ص ٥٥)

قسم اول مثال کے قواعد

قاعدہ نمبر 1 یَعِدُ ،یَھَبُ والا

ہر ایسا واو جو مضارع میں حرف اتین مفتوح اور کسرہ کے درمیان، یا حرف اتین اور ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان واقع ہو جس کا عین یا لام کلمہ حروف حلقی ہو تو اس واو کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے **یَوْعِدُ** سے **یَعِدُ**،**یَوْهَبُ** سے **یَهَبُ**،**یَوْسَعُ** سے **یَسَعُ**۔

قاعدہ نمبر 2 عِدَةٌ ،زِنَةٌ والا

ہر وہ مصدر جس کے فا کلمہ میں واو ہو اور مصدر **فِعْلٌ** کے وزن پر ہو تو اس واو کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء متحرکہ لانا واجب ہے، جیسے وِعْدٌ سے عِدَةٌ ،وِزْنٌ سے زِنَةٌ،وِسْعٌ سے سِعَةٌ

اگر مضارع مفتوح العین ہو تو مصدر کے عین کلمہ کو فتحہ دینا بھی جائز، جیسے وِسْعٌ سے سَعَةٌ

قاعدہ نمبر 3 مِیْعَادٌ ، مُوْسِرٌ ، قُوْتِلَ والا

واو ساکن غیر مدغم کو کسرہ کے بعد یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے **مِوْعَادٌ** سے **مِیْعَادٌ** ۔یاء ساکن غیر مدغم کو ضمہ کے بعد واو سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے **مُیْسِرٌ** سے **مُوْسِرٌ** ۔اور الف کو ضمہ کے بعد واو سے اور کسرہ کے بعد یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ ۔مِحْرَابٌ سے مَحَارِیْبُ

قاعدہ نمبر 4 اِتَّقَدَ ،اِتَّسَرَ والا

واو اور یاء باب افتعال کے فاء کلمہ میں ہو اور تبدیل شدہ نہ ہو، تو اس واو اور یاء کو تاء کر کے تاء کو تاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے **اِوْتَقَدَ** سے **اِتَّقَدَ** ۔**اِیْتَسَرَ** سے **اِتَّسَرَ**

قاعدہ نمبر 5 اُقِّتَتْ ، اِشَاحٌ والا

واو مضموم یا مکسور کلمہ کی ابتداء میں آجائے تو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔وُقِّتَتْ سے اُقِّتَتْ ، وُجُوْهٌ سے اُجُوْهٌ ،وِشَاحٌ سے اِشَاحٌ اگر کلمہ کی ابتداء واو یا یاء مفتوح ہو تو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہوگا، جیسے وَحَدٌ سے اَحَدٌ وَنَاةٌ سے اَنَاةٌ

اگر واو مضموم کلمہ کے درمیان میں آجائے تب بھی ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے، جیسے اَدْوُرٌ سے اَدْءُرٌ

قاعدہ نمبر 6 اَوَاصِلُ ، اُوَیصِلٌ والا

دو واو متحرک کلمہ کی ابتداء میں آجائے تو پہلے واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے

وَوَاصِلُ سے اَوَاصِلُ وُوَیْصِلٌ سے اُوَیْصِلٌ

قاعدہ ۷: واو و یائے متحرک بعد فتح الف شود بشروط...... (البشریٰ: ص۵۷)

اجوف کے قواعد

قاعدہ نمبر 1 قَالَ ، بَاعَ والا

واو اور یاء کو چند شرائط کے ساتھ الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

۱ واو اور یاء متحرک ہوں۔
۲ ماقبل مفتوح ہو۔
۳ فا کلمہ میں نہ ہوں۔
۴ لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہوں۔
۵ الف تثنیہ سے پہلے نہ ہوں۔
۶ مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں۔
۷ یائے مشدد سے پہلے نہ ہوں۔
۸ نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ سے پہلے نہ ہوں۔
۹ وہ کلمہ لون یا عیب والا نہ ہو۔
۱۰ فعلان کے وزن پر نہ ہو۔
۱۱ فعلی کے وزن پر نہ ہو۔
۱۲ فعلۃ کے وزن پر نہ ہو،
۱۳ وہ کلمہ ایسے باب افتعال سے نہ ہو جو تفاعل کے معنی میں ہو۔

جیسے قَوَلَ ،، بَیَعَ سے قَالَ، بَاعَ...... دَعَوَ ، رَمَیَ سے دَعَا۔رَمیٰ...... بَوَبٌ،نَیَبٌ سے بَابٌ،نَابٌ

فائدہ دَعَوُا، یَخْشَوْنَ، تَخْشَوْنَ۔ تَخْشَیْنَ میں واو اور یا مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہوئے ہیں اس کے باوجود قاعدہ جاری ہوا ہے کیونکہ ان میں کوئی مدہ زائدہ نہیں بلکہ واو اور یاء مستقل الگ کلمہ (ضمیر فاعل) ہے۔

فائدہ مذکورہ قاعدہ میں اس الف کے بعد کوئی ساکن واقع ہو جائے، یا فعل ماضی کی تانیث ہو تو اس صورت میں الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے، جیسے دَعَوَتْ سے دَعَاتْ پھر دَعَتْ۔ دَعَوُوْ اور تَرْضَیِیْنَ سے دَعَاوْا، تَرْضَایْنَ پھر الف حذف ہونے کے بعد دَعَوْا، تَرْضَیْنَ۔ دَعَوَتَا سے دَعَاتَا پھر دَعَتَا۔

فائدہ اجوف واوی ویائی اگر مفتوح العین یا مضموم العین ہو اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہو تو ماضی کے جمع مؤنث غائب کے صیغہ سے لیکر آخر تک فاء کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ جیسے قُلْنَ، طُلْنَ اور اگر اجوف واوی مکسور العین ہو یا پھر اجوف یائی ہو (خواہ ماضی مفتوح العین ہو یا مضموم العین) تو فاء کو کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے خِفْنَ اور بِعْنَ

قاعدہ نمبر 2 یَقْوُلُ، یَبْیِعُ۔ یُقَالُ، یُبَاعُ والا

واو اور یاء متحرک ہوں، ماقبل ساکن ہو تو اس واو اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب۔ پھر اگر واو اور یاء مضموم یا مکسور ہوں تو نقلِ حرکت کے بعد کوئی تبدیلی نہیں کرینگے۔ جیسے یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ یَبْیِعُ سے یَبِیْعُ۔ اور اگر مفتوح ہوں تو نقل حرکت کے بعد واو اور یاء کو الف سے تبدیل کیا جائے گا، جیسے یُقْوَلُ سے یُقَالُ، یُبْیَعُ سے یُبَاعُ

اس قانون کے کچھ شرائط اور احترازی مثالیں

1. واو فاء کلمہ میں نہ ہو، احترازی مثال مَنْ وَّعَدَ
2. لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہو، احترازی مثال یَطْوِیْ، یَحْیٰ
3. واو اور یاء کے بعد مدہ زائدہ نہ ہو، احترازی مثال مِقْوَالٌ، تِبْیَانٌ
4. رنگ اور عیب کا معنی اس میں نہ ہو، احترازی مثال یَعْوَرُ، اَسْوَدُ
5. اسم تفضیل مذکر کا صیغہ نہ ہو، احترازی مثال اَقْوَلُ، اَبْیَعُ
6. فعل تعجب کا صیغہ نہ ہو، احترازی مثال مَاأَقْوَلَه، اَقْوِلْ بِه

۷ ملحق باب کا صیغہ نہ ہو، احترازی مثال جَهْوَرَ ، شَرْيَفَ

فائدہ مذکورہ قاعدہ میں جب واو اور یاء میں نقل حرکت کے بعد کوئی ساکن ہو تو مضموم اور مکسور ہونے کی صورت میں واو اور یاء بذات خود گر جاتے ہیں۔ جیسے يَقُوْلَنَ يَبْيِعْنَ سے يَقُلْنَ ، يَبِعْنَ ، اور مفتوح ہونے کی صورت میں وہ الف جو اس واو یا یاء سے بنا ہے وہ گر جاتا ہے۔ يُقْوَلْنَ ، يُبْيَعْنَ سے يُقَلْنَ ، يُبَعْنَ۔

فائدہ اسم مفعول مدہ زائدہ کی شرط سے مستثنیٰ ہے جیسے مَقْوُوْلٌ ، مَبْيُوْعٌ سے مَقُوْلٌ ، مَبِيْعٌ

قاعدہ نمبر 3 قِيْلَ ، بِيْعَ والا

اجوف کے ماضی مجہول کے عین کلمہ میں جب واو اور یاء واقع ہو اور ماقبل بھی متحرک ہو تو تین صورتیں جائز ہیں۔

۱ واو اور یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے واو اور یاء کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرنا جائز پھر اگر عین کلمہ میں واو ہو تو یاء سے بدل جاتا ہے اگر عین کلمہ میں یاء ہو تو اپنی حالت پر باقی رہتا ہے، جیسے قُوِلَ سے قِيْلَ ، بُيِعَ سے بِيْعَ ، اُخْتُيِرَ سے اُخْتِيْرَ ، اُنْقُوِدَ سے اُنْقِيْدَ

۲ واو اور یاء کو ساکن کرنا بھی جائز ہے، اس صورت میں یاء واو ہو جاتا ہے جبکہ ماقبل مضموم ہو، جیسے بُيِعَ سے بُوْعَ ، اور واو اپنی حالت پر باقی رہتا ہے، جیسے قُوِلَ سے قُوْلَ

۳ واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد اشمام بھی جائز، یعنی آواز کے بغیر صرف ہونٹوں سے حرکت کی طرف اشارہ کرنا۔

فائدہ ماضی مجہول جمع مؤنث غائب سے لے کر آخر تک فاء کلمہ کو ضمہ دیا جائے گا بشرطیکہ اس کی ماضی معلوم اجوف واوی مفتوح العین ہو، جیسے قُوِلْنَ سے قُلْنَ، اور فاء کو کسرہ دیا جائے گا بشرطیکہ ماضی معلوم مکسور العین ہو یا اجوف یائی ہو، جیسے خُوِفْنَ سے خِفْنَ

فائدہ باب استفعال کے ماضی مجہول میں عین کلمہ کی حرکت جو ماقبل کی طرف نقل کی جاتی ہے وہ یقول یبیع والے قاعدہ سے ہے، اسی وجہ سے اس میں قیل کی تمام صورتیں اور اشمام جاری نہیں ہوں گی۔

قاعدہ۱۰: واو ویائے لام فعل بعد کسرہ وضمہ ...... (البشریٰ: ص ٦٠)

ناقص کے قواعد

قاعدہ نمبر 1 يَدْعُوْ، يَرْمِيْ والا

۱ واو ماقبل مضموم، یاماقبل مکسور ہوتو اس کی حرکت وجوبی طور پر حذف ہوکر یاء اورواو دونوں ساکن ہوجاتے ہیں، جیسے يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ ، يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ اگر ماقبل مفتوح ہوتوواواور یاء الف سے تبدیل ہوجاتے ہیں، جیسے يَخْشَيُ سے يَخْشىٰ، يَرْضَوُ سے يَرْضىٰ

۲ واو ماقبل مضموم کے بعد ایک اورواو جوساکن ہو، یاماقبل مکسور کے بعد ایک اور یاء ہو جوساکن ہوتو نقل حرکت کے بعد اجتماع ساکنین ہوکرواواور یاء گرجاتے ہیں، جیسے يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ ۔ تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ

۳ واو، ضمہ اور یاء کے درمیان ہو، یا کسرہ اورواو کے درمیان ہوتو ماقبل کوساکن کرکے واواور یاء کی حرکت ماقبل کودیتے ہیں پھر میعاد کا قاعدہ جاری ہوگا، جیسے تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ ، يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْنَ

قاعدہ نمبر 2 دُعِيَ ، دَاعِيَةٌ والا

واولام کلمہ میں ماقبل مکسور ہوکرواقع ہوجائے تو واوکو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے دُعِوَ سے دُعِيَ ،دَاعِوَةٌ سے دَاعِيَةٌ

قاعدہ نمبر 3 نَهُوَ والا

یاء لام کلمہ میں ماقبل مضموم ہوکرواقع ہوجائے تو یاء کوواو سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے نَهُيَ سے نَهُوَ

قاعدہ نمبر 4 قِيَامٌ ،حِيَاضٌ والا

واومصدر کے عین کلمہ میں ماقبل مکسور ہوکرواقع ہواور مصدر کے فعل میں تعلیل ہوئی ہوتو واوکو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسے قِوَاماً سے قِيَاماً۔ صِوَاماً سے صِيَاماً

اورواوجمع کے عین کلمہ میں ماقبل مکسور ہوکرواقع ہواوراس جمع کے واحد میں واوساکن ہو یا واحد میں اس پر قانون جاری ہوا ہو، تب بھی واوکو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے حِوَاضٌ سے حِيَاضٌ ، جِوَادٌ سے جِيَادٌ

قاعدہ نمبر 5 سَیِّدٌ والا

جب واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں جبکہ یہ دونوں کسی اور حرف سے تبدیل شدہ نہ ہو اسی طرح ملحق کلمہ میں نہ ہو اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو واو یاء میں مدغم ہو جاتا ہے، سَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ اور اگر ماقبل ضمہ ہو تو وہ کسرہ سے تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ ، مُضُوْیٌ سے مُضِیٌّ
اِیْـوِ میں یاء تبدیل ہوا ہے چونکہ اصل میں ہمزہ تھا اس لئے اس میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔ اور ضَیْوَنٌ ملحق ہونے کی وجہ سے اس میں قاعدہ جاری نہیں ہوا ہے۔

قاعدہ نمبر 6 دِلِیٌّ والا

وزن فـعـول کے آخر میں دو واو آجائے تو دونوں واو یاء ہو کر ادغام ہو جاتے ہیں، اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جاتا ہے، اور فاء کلمہ کو بھی کسرہ دینا جائز ہے، جیسے دُلُوْوٌ سے دُلِیٌّ اور دِلِیٌّ دونوں جائز ہے۔

قاعدہ نمبر 7 اَدْلٍ ،اَظْبٍ والا

(۱) اسم متمکن کے لام کلمہ میں واو ماقبل مضموم ہو کر واقع ہو، تو ضمہ کو کسرہ سے اور واو کو یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے، پھر یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے، جیسے اَدْلُوٌ سے اَدْلٍ ،تَـعَـلُّـوٌ ، تَعَالُوٌ سے تَعَلٍّ تَعَالٍ

(۲) اور اگر لام کلمہ میں یاء ہو تب بھی ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر کے یاء کو ساکن کیا جاتا ہے، جیسے اَظْبِیٌ سے اَظْبٍ

قاعدہ نمبر 8 قَائِلٌ ، بَائِعٌ والا

واو اور یاء اسم فاعل کے عین کلمہ میں ہوں اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو اس واو اور یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے قَاوِلٌ،بَایِعٌ سے قَائِلٌ ، بَائِعٌ

قاعدہ نمبر 9 شَرَائِفُ والا

الف مفاعل کے بعد حروف علت میں سے کوئی زائد ہو کر واقع ہو تو اس حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے عَجَاوِزُ سے عَجَائِزُ ، شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ،رِسَالَۃٌ سے رَسَائِلُ

فائدہ مَصَائِبُ میں یاء اصلی ہے پھر بھی یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا شاذ ہے۔

قاعدہ نمبر 10 دُعَاءٌ والا

واواور یاءالف زائد کے بعد کلمہ کے آخر میں واقع ہو تو اس واواور یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ، اَسمَاوٌ سے اَسمَاءٌ، رِدَاوٌ سے رِدَاءٌ

قاعدہ نمبر 11 يُدْعىٰ والا

ہر وہ واو جو چوتھی جگہ، پانچویں جگہ یا چھٹی جگہ واقع ہو، اور ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہ ہو تو اس واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے يُدْعَوَانِ سے يُدْعَيَانِ، اَعْلَوْتُ سے اَعْلَيْتُ، تَعَالَوْتُ سے تَعَالَيْتُ، اِسْتَعْلَوْتُ سے اِسْتَعْلَيْتُ

فائدہ مَدَاعِيٌّ اسم آلہ جمع ہے اصل میں مَدَاعِيُوْ تھا، محققین صرفیوں کے نزدیک اسی يُدْعىٰ قاعدہ سے تبدیل ہوا ہے سیدٌ کے قاعدہ سے نہیں، کیونکہ اس میں سید کے شرائط نہیں پائے جاتے۔

قاعدہ نمبر 12 مَحَارِيْبُ، ضُوْرِبَ والا

الف ضمہ کے بعد واو ہو جاتا ہے اور کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے، جیسے ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ، مِحْرَابٌ سے مَحَارِيْبُ۔

قاعدہ نمبر 13 حُبْلَيَانِ، حُبْلَيَاتٌ والا

الف زائدہ کو الف تثنیہ، الف جمع مؤنث سالم سے پہلے یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے حُبْلىٰ سے حُبْلَيَانِ، حُبْلَيَاتٌ

قاعدہ نمبر 14 بِيْضٌ، حِيْكىٰ والا

ہر ایسا یاء جو فُعْلٌ جمع کے عین کلمہ میں ہو یا فعلی صفتی کے عین کلمہ میں ہو تو یاء ساکنہ کے ماقبل کے کسرہ کو ضمہ سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے بُيْضٌ سے بِيْضٌ، حُيْكىٰ سے حِيْكىٰ

اور اگر یاء فُعْلىٰ اسمی کے عین کلمہ میں ہو تو یاء واو سے تبدیل ہو جاتی ہے اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل نہیں کیا جاتا، جیسے طُيْبىٰ سے طُوبىٰ، كُيْسىٰ سے كُوْسىٰ

فائدہ طُوبىٰ، كُوْسىٰ اگرچہ اسم تفضیل سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اسم کے قائمقام ہونے کی وجہ سے یہ قاعدہ جاری ہوا ہے۔

قاعدہ نمبر 15 كَيْنُوْنَةٌ والا

مصدر فَعْلُوْلَةٌ کے عین کلمہ کے واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے كَوْنُوْنَةٌ سے كَيْنُوْنَةٌ

قاعدہ نمبر 16 جَوَارٍ والا

ہر وہ جمع جو افاعل ، مفاعل کے وزن پر ہو اور لام کلمہ میں یا ہو تو تین صورتیں جائز ہیں۔

❶ حالت رفع وجر میں یاء ساکن ہو جاتی ہے جبکہ جمع مضاف یا معرف باللام ہو۔ جیسے هٰذِهِ الْجَوَارِیْ، هذه جَوَارِیْكُمْ ۔مَرَرْتُ بِالْجَوارِیْ ،مَرَرْتُ بِجَوَارِیْكُمْ

❷ حالت رفع وجر میں یا حذف ہو جاتی ہے جبکہ جمع مضاف یا معرف باللام نہ ہو، اور یا کی تنوین عین کلمہ کو مل جاتی ہے۔ جیسے هذه جَوَارٍ ، مَرَرْتُ بِجَوَارٍ

❸ حالت نصب میں یاء مفتوح ہو جاتی ہے، چاہے جمع مضاف یا معرف باللام ہو یا نہ ہو، جیسے رَاَیْتُ الْجَوَارِیَ ۔رَاَیْتُ جَوَارِیْكُمْ

فائدہ ہر وہ لفظ جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اگرچہ جمع نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ قاعدہ جاری ہوگا۔ جیسے قاضٍ، رامٍ

قاعدہ نمبر 17 دُنْيَا ، تَقْویٰ والا

❶ فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ میں واو یاء سے تبدیل ہو جاتا ہے لیکن فعلیٰ صفتی میں نہیں، جیسے دُنْویٰ سے دُنْيَا

❷ فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ میں یاء واو سے تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے تَقْیٰ سے تَقْویٰ

قسم دوم درصرف مثال...... (البشریٰ: ص ٦٥)

قسم دوم مثال کی گردانیں

مثال واوی

مثال واوی ازباب ضَرَبَ یَضرِبُ......جیسے الْوَعْدُ وَالْعِدَةُ (وعدہ کرنا)

صرف صغیر: وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًاوَعِدَةً فَهُوَوَاعِدٌ وَوُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًاوَعِدَةً فَهُوَمَوْعُوْدٌ الامرمنه عِدْ والنهی عنه لَاتَعِدْ الظرف منه مَوْعِدٌ والالة منه مِیْعَدٌ وَمِیْعَدَةٌ وَمِیْعَادٌ وتثنیتهمامَوْعِدَانِ وَمِیْعَدَانِ والجمع منهما مَوَاعِدُ وَمَوَاعِیْدُ وافعل التفضیل منه اَوْعَدُ والمؤنث منه وُعْدیٰ وتثنیتهمااَوْعَدَانِ وَوُعْدَیَانِ والجمع منهمااَوْعَدُوْنَ وَاَوَاعِدُ وَوُعَدٌ وَوُعْدَیَاتٌ۔

تعلیلات: مضارع معلوم کے تمام صیغوں میں واو ''یعدُ'' کے قاعدہ سے حذف ہوا ہے۔

عدةٌ مصدر سے واو ''عدة'' کے قاعدہ سے حذف ہوا ہے۔

ماضی مجہول کے تمام صیغوں میں واو کو ''اجوہ اشاح'' کے قاعدہ سے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے وُعِدَ سے اُعِدَ۔

اسم تفضیل مؤنث میں واو کو ''اقتت'' کے قاعدہ سے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے وُعْدیٰ سے اُعْدیٰ

اسم فاعل مکسر اور تصغیر میں دو متحرک واو میں سے پہلے واو کو ہمزہ سے تبدیل کیا جاتا ہے، جیسے وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ وُوَیْعِدٌ سے اُوَیْعِدٌ۔

اسمِ آلہ کے صیغوں میں ''میعدة میعاد'' کے قاعدہ سے واو کو یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے اور اسم آلہ کی تصغیر اور مکسر کے صیغہ میں تعلیل کی علت ختم ہونے کی وجہ سے واو دوبارہ لوٹ آتا ہے، جیسے مُویعِدٌ، مَوَاعِیدُ

مثال واوی از سمع یسمع......جیسے اَلْوَجْلُ (ڈرنا) وَجَلَ یَوْجِلُ وجَلًا......الخ

فائدہ اس باب کی تعلیلات وعدیعد کی طرح ہیں البتہ تین جگہ میں فرق ہے۔

① وَعَدَ کے مصدر میں ''عِدَۃٌ'' کا قاعدہ جاری ہوتا ہے اور ''وجل'' کے مصدر میں نہیں۔

② وَعَدَ کے مضارع معلوم میں ''یعد'' کا قاعدہ جاری ہوتا ہے اور ''وجل'' کے مضارع معلوم میں نہیں۔

③ وَعَدَ کے امر حاضر میں ہمزہ وصلی نہیں آتا اور ''میعاد'' کا قاعدہ بھی جاری نہیں ہوتا ہے جبکہ ''وجل'' کے امر حاضر معلوم میں ہمزہ وصلی بھی ہوتا ہے اور ''میعاد'' کا قاعدہ بھی جاری ہوتا یعنی اِوْجَلْ سے اِیْجَلْ پڑھا جاتا ہے۔

مثال واوی از سمع یسمع ......جیسے اَلْوَسْعُ والسَّعۃ (گنجائش رکھنا) وَسِعَ یَسَعُ وسعاً وسَعَۃً......الخ

مثال واوی از فتح یفتح ......جیسے الھبۃ (بخشنا) وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً......الخ

مثال واوی از حسب یحسب ......جیسے الومق والمقۃ (محبت کرنا) وَمِقَ یَمِقُ ومقاً ومقۃً......الخ

ان تینوں باب کے صیغوں کی تعلیلات وعدیعد کی طرح ہیں۔

مثال واوی از باب افتعال...... اَلْاِتِّقَادُ (آگ کا بھڑکنا)

صرف صغیر: اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًافھُوَمُتَّقِدٌ وَاُتُّقِدَ یُتَّقَدُ اِتِّقَادًافھُوَمُتَّقَدٌ الامرمنه اِتَّقِدْ والنھی عنه لَاتَتَّقِدْ الظَّرف منه مُتَّقَدٌ مُتَّقَدانِ مُتَّقَدَاتٌ۔

مثال واوی از باب استفعال...... استیقاد (آگ روشن کرنا) استوقد یستوقد استیقادًا ......الخ

مثال واوی از باب افعال...... اِیْقَادًا (آگ روشن کرنا) اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَادًا ......الخ

ان دو باب میں صرف ایک قانون میعادٌ جاری ہوا ہے۔

مثال یائی

مثال یائی از ضرب یضرب ......جیسے اَلْمَیْسِرُ (جوا کھیلنا) یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِرًا......الخ

فائدہ اس باب کے مضارع مجہول میں ''موسر'' کے قاعدہ سے یاء واو ہوگئی ہے، باقی صیغوں

میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔جیسے یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ

مثال یائی از باب افتعال...... اَلْاِتِّسَارُ (جوا کھیلنا) اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا ......الخ

ان دو باب میں صرف ایک تعلیل ہوتی ہے یعنی واو اور یاء کو تاء سے تبدیل کر کے ادغام کیا گیا ہے۔

قسم سوم در صرف اجوف واوی...... (البشریٰ: ص٦٨)

قسم سوم اجوف کی گردانیں

اجوف واوی

اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ......جیسے اَلْقَوْلُ (کہنا)

صرف صغیر: قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا فَھُوَ قَائِلٌ وَقِیْلَ یُقَالُ قَوْلًا فَھُوَ مَقُوْلٌ الامر منه قُلْ والنھی عنه لَاتَقُلْ الظرف منه مَقَالٌ والالة منه مِقْوَلٌ وَمِقْوَالٌ وتثنیتھما مَقَالَانِ وَمِقْوَلَانِ والجمع منھما مَقَاوِلُ وَمَقَاوِیْلُ وافعل التفضیل منه اَقْوَلُ والمؤنث منه قُوْلیٰ وتثنیتھما اَقْوَلَانِ وَقُوْلَیَانِ والجمع منھما اَقْوَلُوْنَ وَاَقَاوِلُ وَقُوَلٌ وَقُوْلَیَاتٌ۔

تعلیلات: اسم آلہ مِقْوَلٌ ، مِقْوَلَۃٌ میں واو کی حرکت یقال بیاع قاعدہ سے ماقبل کو اس لئے نہیں دی کیونکہ اس میں یہ شرط تھی کہ واو، یاء کے بعد مدہ زائدہ نہ ہو جیسے یہاں ہے، اس وجہ سے یہ قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

ماضی معلوم کی گردان میں قَال سے قَالَتَا تک ''قال باع'' کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔قَالَتَا کے بعد سے آخر تک واو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو کر قاف مضموم ہو گیا ہے۔

ماضی مجہول کی گردان میں قیل سے قیلتا تک ''قیل بیع'' کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔قلن سے آخر تک یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو کر قاف مضموم ہو گیا ہے۔

مضارع معلوم کی گردان کے تمام صیغوں میں ''یقول یبیع'' کا قاعدہ جاری ہوا ہے، اور یَقُلْنَ ، تَقُلْنَ میں واو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے۔

مضارع مجہول کی گردان میں مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں ''یقال یباع '' کا قاعدہ جاری ہوا ہے اور واو یُقَلْنَ ، تُقَلْنَ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

نفی جحد کے صیغوں میں لَمْ یَقُلْ اور اس کے اخوات یعنی لَمْ تَقُلْ لَمْ اَقُلْ لَمْ نَقُلْ میں اور لَمْ یُقَلْ

اوراس کے اخوات میں الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے، باقی تعلیلات مضارع کی طرح ہیں۔

اجوف کے امر حاضر معلوم کو مضارع سے بنانے کے دو طریقے ہیں: مضارع کے تعلیل شدہ صیغے (تَـقُوْلُ) سے بنانا، کہ تَـقُوْلُ علامت مضارع کو حذف کیا مابعد متحرک تھا ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی پھر آخر کو وقف کیا تو التقائے ساکنین ہوا قُوْلْ تو واو کو حذف کیا، قُلْ ہوا

قبل التعلیل (تَـقْوُلُ) سے بنانا علامت مضارع کو حذف کر کے ہمزہ مضمومہ شروع میں لایا عین کلمہ کے مضموم ہونے کی وجہ سے اور آخر کو وقف کیا تو اُقْـوُلْ ہوا، ''یـقـول یبـع'' کے قاعدہ سے واو کی حرکت ماقبل کو دی اُقُوْلْ ہوا التقائے ساکنین ہونے کی وجہ سے واو اور شروع سے ہمزہ وصلی کو گرایا قُلْ ہوا۔

فائدہ جو واو الف التقائے ساکین کی وجہ سے گر گیا تھا وہ نون ثقیلہ وخفیفہ میں دوبارہ لوٹ آتا ہے جیسے قُلْ سے قُوْلَنَّ اور قُوْلَنْ

اسم فاعل کے صیغوں میں ''قائل بائع'' کے قاعدہ سے واو ہمزہ سے تبدیل ہوا ہے۔

اسم مفعول میں ''یقول یبیع'' کا قاعدہ جاری ہو کر واو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا۔

فائدہ اختلاف ست دریں......ثمرۂ اختلاف...... (البشریٰ: ص ۷۲ / ۷۳)

فائدہ اجوف کا مفعول یا مصدر جس میں دو ساکن جمع ہو جائیں ایک اصلی اور ایک زائد ہو تو کس کو حذف کرینگے پہلے کو یا دوسرے؟ بعض کے نزدیک پہلا ساکن حذف ہوتا ہے کیونکہ دوسرا علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوا کرتا۔ بعض کے نزدیک دوسرا حذف ہوتا ہے کیونکہ زائد ہے اور زائد حذف کا زیادہ مستحق ہے۔

اکثر صرفی حضرات نے حذف دوم کو ترجیح دی ہے، لیکن مصنفؒ نے اول کو ترجیح دی ہے، کیونکہ عموماً ایسے ساکنوں میں اول ہی حذف ہوتا ہے اور اس میں اصلی زائد کو نہیں دیکھا جاتا۔

ثمرہ اختلاف: خواہ واو اول کو حذف کیا جائے یا دوم کو ہر صورت میں اسم مفعول مَـقُوْلٌ ہی آتا ہے صورتاً تو کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن مولوی عصمت اللہ صاحب نے رحمٰن کے منصرف وغیر منصرف کی بحث میں ایک اچھی بات لکھی ہے کہ ان جیسے اختلافات کا نتیجہ فقہی مسائل میں ظاہر ہوتا ہے:

مثال نمبر ۱: کسی شخص نے قسم کھائی کہ واو زائد کا تکلم نہیں کروں گا اور مَـقُوْلٌ کا تکلم کیا اب جو حذف اول کے قائل ہیں ان کے ہاں تو یہ شخص حانث ہوگا، کیونکہ اس صورت میں موجودہ واو زائدہ ہے۔ اور جو

حذف دوم کے قائل ہیں ان کے مذہب کے مطابق حانث نہیں ہوگا، کیونکہ اس صورت میں موجودہ واو عین کلمہ کا ہے اور اصلی ہے۔

مثال نمبر۲: اسی طرح اگر اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نے واو زائد کا تکلم کیا تو تجھے طلاق ہے بیوی نے لفظ مقول کہہ دیا تو اول مذہب کے مطابق طلاق ہوگئی اور دوسرے مذہب کے مطابق نہیں۔

اجوف واوی از باب استفعال...... الِاسْتِقَامَةُ (سیدھا ہونا)

صرف صغیر: اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ اِسْتِقَامَةً فهو مُسْتَقِيْمٌ الأمر منه اِسْتَقِمْ والنهى عنه لَاتَسْتَقِمْ الظرف منه مُسْتَقَامٌ،

اجوف واوی از باب افعال...... الاقَامَةُ (سیدھا کرنا)

صرف صغیر: اَقَامَ يُقِيْمُ اِقَامَةً فهومُقِيْمٌ واُقِيمَ يُقَامُ اِقَامَةً فهومُقَامٌ الأمرمنه اَقِمْ والنهى عنه لَاتُقِمْ الظرف منه مُقَامٌ۔

اجوف یائی

اجوف یائی از باب ضَرَبَ...... جیسے **اَلْبَيْعُ** (بیچنا)

صرف صغیر: بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعاً فَهُوَبَائِعٌ وَبِيْعَ يُبَاعُ بَيْعًا فَهُوَمَبِيْعٌ الامرمنه بِعْ والنهى عنه لَاتَبِعْ الظرف منه مَبِيْعٌ والالة منه مِبْيَعٌ وَمِبْيعةٌ وَمِبْيَاعٌ و تثنيتهما مَبْيَعَانِ وَمِبْيَعَانِ والجمع منهمامَبَايِعُ وَمَبَايِيْعُ وافعل التفضيل منه اَبْيَعُ و المؤنث منه بُوْعىٰ وتثنيتهمااَبْيعَانِ وَبُوْيَعَانِ والجمع منهمااَبْيَعُوْنَ وَاَبَايِعُ وَبُيَعٌ وَبُوْيَعَاتٌ۔

تعلیلات: ماضی معلوم میں قال باع کا قاعدہ جاری ہوا ہے اور **باعتا** کے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہوا ہے، اور بعن سے لے کر آخر تک کے صیغوں میں فاء کلمہ کو کسرہ دیا گیا ہے۔

ماضی مجہول میں قیل بیع کا قاعدہ جاری ہوا ہے، اور بعن اور اس کے بعد کے صیغوں میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء حذف ہوگئی ہے، قیل بیع قاعدہ کی دوسری صورت سے **بُوعَ** ، **بُوعَا** پڑھنا بھی جائز اور اشمام بھی جائز ہے۔

مضارع معلوم میں **یقول یبیع** کا قاعدہ جاری ہوا ہے، اور جمع مؤنث غائب وحاضر میں یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گرگئی ہے۔

مضارع مجہول میں بھی یقول یبیع قاعدہ جاری ہوا ہے۔
اسم ظرف اور اسم مفعول صورۃً ایک جیسے ہیں لیکن تعلیل کے اعتبار سے الگ ہیں:
صورۃً جیسے اسم مفعول جیسے مَبِیْعٌ اسم ظرف جیسے مَبِیْعٌ دونوں ایک ہیں۔
تعلیلاً جیسے اسم مفعول اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا یقول یبیع کے قاعدہ سے یاء کا ضمہ ماقبل کو دیکر موسر قاعدہ سے یاء کو واو سے تبدیل کیا، التقائے ساکنین ہوا ایک کو حذف کیا تو مَبُوْعٌ ہوا پھر باء کو کسرہ دیکر میعادٌ کے قاعدہ سے واو کو یاء سے تبدیل کیا مبیع ہوا۔
اور اسم ظرف مَبْیِعٌ تھا یقول یبیع کے قاعدہ سے یاء کی حرکت باء کو دی تو مبیعٌ ہوا۔

مضارع سے امر بنانے کے ۲ طریقے ہیں

❶ مضارع کے تعلیل شدہ صیغہ (تَبِیْعُ) سے بنانا: یعنی علامت مضارع کو حذف کیا مابعد متحرک تھا ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی آخر کو وقف کیا تو التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کیا بَعْ ہوا۔
❷ قبل التعلیل (تَبْیِعُ) سے بنانا: علامت مضارع کو حذف کر کے ہمز مکسورہ شروع میں لایا عین کلمہ کے مکسور ہونے کی وجہ سے، اور آخر کو وقف کیا تو اِبْیِعْ ہوا، یقول یبیع کے قاعدہ سے یاء کی حرکت ماقبل کو دی پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء اور ہمزہ وصلی کو گرایا بِعْ ہوا۔

اجوف یائی: از باب سمع یسمع ......الخوفُ (ڈرنا) خاف یخاف خوفاً......الخ

فائدہ: صیغ امر اجوف را از صیغ مہموز عین ...... (البشریٰ: ص۷۶)

فائدہ اجوف اور مہموز کے امر میں فرق

❶ اجوف کے امر میں واحد مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے علاوہ باقی تمام صیغوں میں عین کلمہ حذف نہیں ہوتا، جیسے قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، اور مہموز العین کے امر کے تمام صیغوں میں ''یسل'' کے قاعدہ کی وجہ سے عین کلمہ حذف ہوتا ہے، جیسے زِرْ، زِرَا، زِرُوْا
❷ اجوف کے امر میں نون ثقیلہ لگنے سے واحد مذکر حاضر کے صیغے سے عین کلمہ جو حذف ہوا تھا وہ دوبارہ لوٹ کر آتا ہے، جیسے قُلْ سے قُوْلَنَّ لیکن مہموز میں عین کلمہ دوبارہ لوٹ کر نہیں آتا۔ جیسے زِرْ سے زِرَنَّ

اجوف یائی از سمع یسمع **النَّیْلُ** (حاصل کرنا) **نَالَ یَنَالُ نَیْلًا**......الخ

اس باب کی تعلیلات ماقبل کی طرح ہیں۔

اجوف یائی از باب افتعال...... اَلْاِقْتِیَادُ (کھینچنا)

صرف صغیر: اِقْتَادَ یَقْتَادُ اِقْتِیَاداً فھو مُقْتَادٌ واُقْتِیدَ یُقْتَادُ اِقْتِیَادًا فھو مُقْتَادٌ الامر منه اِقْتَدْ والنھی عنه لَاتَقْتَدْ الظرف منه مُقْتَادٌ

اجوف یائی از باب استفعال...... الِاسْتِخَارَةُ (خیر وبھلائی طلب کرنا)

صرف صغیر: اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ اِسْتِخَارَةً فھو مُسْتَخِیْرٌ الامرمنه اِسْتَخِرْ والنھی عنه لَاتَسْتَخِرْ الظرف منه مُسْتَخَارٌ مُسْتَخَارَانِ مُسْتَخَارَاتٌ۔

قسم چہارم درصرف ناقص ولفیف...... (البشریٰ: ص۷۸)

قسم چہارم ناقص کی گردانیں

ناقص واوی

ناقص واوی از باب نَصَرَیَنْصُرُ ......جیسے اَلدُّعاءُ (پکارنا)

صرف صغیر: دَعَایَدْعُوْادُعَاءً فَھُوَدَاعٍ وُدُعِیَ یُدْعیٰ دُعَاءً وَدَعْوَةً فھومَدْعُوٌّ الامرمنه اُدْعُ والنھی عنه لاتَدْعُ الظرف منه مَدْعیً والالة منه مِدْعیً وَمِدْعَاةٌ و تثنیتھمامَدْعَیَانِ وَمِدْعَیَانِ والجمع منھمامَدَاعٍ وَمَدَاعِیُّ وافعل التفضیل منه اَدْعیٰ والمؤنث منه دُعیٰ وتثنیتھمااَدْعَیَانِ ودُعْیَیَانِ والجمع منھمااَدْعَوْنَ واَدَاعٍ وَدُعیً وَدُعْیَیَاتٌ۔

فائدہ: ہرالف کہ بدل از واو باشد ......(البشریٰ: ص۷۹)

فائدہ ہروہ الف جوواو سے تبدیل شدہ ہوالف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے دعا اور جوالف یاء سے تبدیل شدہ ہو یاء کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے رَمیٰ

فائدہ **لن یدعیٰ** میں یاءکوواپس نہیں لایا کیونکہ تعلیل کا سبب یعنی یاء متحرک ماقبل مفتوح موجود ہے بخلاف **لیدعَیَنَّ** کے یہاں تعلیل کا سبب موجودنہیں۔

فائدہ اجتماع ساکنین کے وقت اگر پہلا مدہ ساکن ہوتواس کوحذف کرتے ہیں اورغیر مدہ ہوتو

اگر پہلا ساکن واؤ ہے تو اس کو ضمہ دیا جاتا ہے اور اگر پہلا ساکن یاء ہو تو اس کو کسرہ دیا جاتا ہے۔

ناقص واوی ازباب سمع یسمع...... جیسے اَلرِّضیٰ والرِّضْوَان (خوش ہونا اور پسند کرنا)

صرف صغیر: رَضِیَ یَرْضیٰ رِضیً ورِضْوَاناً فهورَاضٍ وَرُضِیَ یُرْضیٰ رِضیً ورِضْوَاناً فهومَرْضِیٌّ الأمرمنه اِرْضَ والنهی عنه لَاتَرْضَ الظرف منه مَرْضیً والالة منه مِرْضیً ومِرْضَاةٌ ومِرْضاءٌ وتثنیتهما مَرضَیَانِ ومِرْضَیَانِ والجمع منهما مَرَاضٍ ومَرَاضِیُّ وافعل التفضیل منه اَرْضیٰ والمؤنث منه رُضْییٰ وتثنیتهما اَرْضَیَانِ ورُضْیَیَانِ والجمع منهما اَرْضَونَ واَرَاضٍ ورُضیً وَرُضْیَیَاتٌ ۔

ناقص واوی ازباب افتعال...... اَلْاِحْتِبَاءُ (زانو کو کپڑے سے باندھ کر بیٹھنا)

صرف صغیر: اِحْتَبیٰ یَحْتَبی اِحْتِبَاءً افهو مُحْتَبٍ وَاُحْتُبِیَ یُحْتَبیٰ اِحْتِبَاءً ا فهو مُحْتَبیً الامرمنه اِحْتَبِ والنهی عنه لَاتَحْتَبِ الظرف منه مُحْتَبیً ۔

ناقص واوی ازباب انفعال...... اِنْمِحاءٌ (مٹ جانا)

صرف صغیر: اِنْمَحیٰ یَنْمَحِیْ اِنْمِحَاءً فهومُنْمَحٍ الأمرمنه اِنْمَحِ والنهی عنه لَاتَنْمَحِ الظرف منه مُنْمَحیً۔

ناقص واوی......ازباب استفعال...... الِاسْتِعْلَاءُ (بلند ہونا)

صرف صغیر: اِسْتَعْلَی یَسْتَعْلِیْ اِسْتِعْلَاءً فهو مُسْتَعْلٍ واُسْتُعْلِیَ یُسْتَعْلی اِسْتِعْلَاءً فهو مُسْتَعْلیً الأمرمنه اِسْتَعْلِ والنهی عنه لَاتَسْتَعْلِ الظرف منه مُسْتَعْلیً۔

ناقص واوی ازباب افعال ......اَلْاِعْلَاءُ (بلند کرنا)

صرف صغیر: اَعْلَی یُعْلِیْ اِعْلَاءً فهو مُعْلٍ واُعْلِیَ یُعْلَی اِعْلَاءً فهو مُعْلیً الأمرمنه اَعْلِ والنهی عنه لَاتُعْلِ الظرف منه مُعْلیً۔

ناقص واوی ازباب تفعیل ......التسمِیَۃُ (نام رکھنا)

صرف صغیر: سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَۃً فهو مُسَمٍّ وسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَۃً فهو مُسمّیً الامرمنه سَمِّ والنهی عنه لَاتُسَمِّ الظرف منه مُسَمّیً ۔

ناقص واوی از باب تفاعل ......**التعالی** (بلند وبرتر ہونا)

صرف صغیر: تَعَالیٰ یَتَعَالیٰ تَعَالِیاً فھومُتَعَالٍ وتُعُوْلِیَ یُتَعَالیٰ تَعَالِیاً فھو مُتَعَالیً الامرمنہ تَعَالَ والنھی عنہ لَاتَتَعَالَ الظرف منہ مُتَعَالیً مُتَعَالَیَانِ مُتَعَالَیَاتٌ۔

ناقص یائی

ناقص یائی از باب ضرب یضرب......جیسے **اَلرمیُ** (تیر پھینکنا)

صرف صغیر: رَمیٰ یَرمِی رَمْیاً فھورَامٍ ورُمِیَ یُرمیٰ رمیاً فھومَرْمِیٌّ الأمر منہ اِرْمِ والنھی عنہ لَاتَرْمِ الظرف منہ مَرْمیً والالۃ منہ مِرمیً مِرماۃٌ مِرماءٌ وتثنیتھما مَرمَیَان ومِرمَیَانِ والجمع منھما مَرَامٍ ومَرَامِیُّ افعل التفضیل منہ اَرْمیٰ و المؤنث منہ رُمْییٰ وتثنیتھما اَرْمَیَانِ ورُمْیَیَانِ والجمع منھما ارَامٍ واَرْمَونَ ورُمیً ورُمْیَیَاتٌ۔

ناقص یائی از باب سمع یسمع......جیسے **اَلْخَشْیَۃُ** (ڈرنا)

صرف صغیر: خَشِیَ یَخْشیٰ خَشْیَۃً فھوخَاشٍ وخُشِیَ یُخْشیٰ خَشْیَۃً فھو مَخْشِیٌّ الأمرمنہ اِخْشَ والنھی عنہ لَاتَخْشَ الظرف منہ مَخْشیً والالۃ منہ مِخْشیً وَمِخْشَاۃٌ وتثنیتھما مَخْشَیَانِ ومِخْشَیَانِ والجمع منھما مَخَاشٍ ومَخَاشِیُّ وافعل التفضیل منہ اَخْشیٰ والمؤنث منہ خُشْییٰ وتثنیتھما اَخْشَیَانِ وخُشْیَیَانِ والجمع منھما اَخْشَوْنَ واَخَاشٍ وخُشیً وخُشْیَیَاتٌ۔

ناقص یائی از باب افتعال...... **اَلْاِجْتِبَاءُ** (چن لیا)

صرف صغیر: اِجْتَبیٰ یَجْتَبِی اِجْتِبَاءً فھو مُجْتَبٍ وَاُجْتُبِیَ یُجْتَبیٰ اِجْتِبَاءً فھومُجْتَبیً الامرمنہ اِجْتَبِ والنھی عنہ لَاتَجْتَبِ الظرف منہ مُجْتَبیً

ناقص یائی از باب انفعال...... **اِنْبِغَاءُ** (مناسب ہونا)

صرف صغیر: اِنْبَغیٰ یَنْبَغِی اِنْبِغَاءً فھومُنْبَغٍ الأمرمنہ اِنْبَغِ والنھی عنہ لَاتَنْبَغِ الظرف منہ مُنْبَغیً مُنْبَغَیَانِ مُنْبَغَیَاتٌ۔

ناقص یائی......از باب استفعال...... **اَلاِسْتِغْنَاءُ** (بے پرواہ ہونا)

صرف صغیر: اِسْتَغْنیٰ یَسْتَغْنِی اِسْتِغْنَاءً فھو مُسْتَغْنٍ واُسْتُغْنِیَ یُسْتَغْنیٰ

اِسْتِغْنَاءً فھو مُسْتَغْنیً الأمر منه اِسْتِغْنِ والنھی عنه لَاتَسْتَغْنِ الظرف منه مُسْتَغْنیً مُسْتَغْنَیَانِ مُسْتَغْنَیَاتٌ۔

ناقص یائی از باب افعال......اَلْاِغْنَاءُ (بے نیاز کردینا)

صرف صغیر: اَغْنَی یُغْنِیْ اِغْنَاءً فھومُغْنٍ واُغْنِیَ یُغْنَی اِغْنَاءً فھو مُغْنیً الأمرمنه اَغْنِ والنھی عنه لَاتُغْنِ الظرف منه مُغْنیً۔

لفیف مقرون

لفیف مقرون از باب ضرب یضرب......اَلطَّیُّ (لپیٹنا)

صرف صغیر: طَوٰی یَطْوِیْ طَیّاً فھوطَاوٍوطُوِیَ یُطْوٰی طَیاً فھومَطْوِیٌّ الامرمنه اِطْوِ والنھی عنه لَاتَطْوِ الظرف منه مَطْویً والالة منه مِطْویً ومِطْوَاۃٌ ومِطْوَاءٌ وتثنیتھامَطْوَیَانِ ومِطْوَیَانِ والجمع منھما مَطَاوٍومَطَاوِیٌّ وافعل التفضیل منه اَطْوٰی والمؤنث منه طِیٌّ وتثنتھما اَطْوَیَانِ وطِیَّیَانِ والجمع منھما اَطْوَوْنَ واَطَاوٍ وطُویً وطِیَّیَاتٌ۔

لفیف مقرون از باب افتعال...... اَلْاِلْتِوَاء (لپیٹا ہوا ہونا)

صرف صغیر: اِلْتَوٰی یَلْتَوِیْ اِلْتِوَاءً فھومُلْتَوٍ وَاُلْتُوِیَ یُلْتَوٰی اِلْتِوَاءً فھومُلْتَویً الامرمنه اِلْتَوِ والنھی عنه لَاتَلْتَوِ الظرف منه مُلْتَوًی۔

لفیف مقرون از باب انفعال...... اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)

صرف صغیر: اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اِنْزِوَاءً فھومُنْزَوٍ الأمر منه اِنْزَوِ والنھی عنه لَاتَنْزَوِ الظرف منه مُنْزَویً۔ مضارع مجہول اور مفعول اس باب سے نہیں آتے۔

لفیف مقرون از باب افعال...... اَلْاِرْوَاءُ (سیراب کرنا)

صرف صغیر: اَرْوٰی یُرْوِیْ اِرْوَاءً فھو مُرْوٍی واُرْوِیَ یُرْوٰی ارْوَاءً فھو مُرْویً الامرمنه اَرْوِ والنھی عنه لَاتُرْوِ الظرف منه مُرْوًی مُرْوَیَانِ مُرْوَیَاتٌ۔

لفیف مقرون از باب تفعیل ......التقویۃ (قوت دینا)

صرف صغیر: قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَۃً فھومُقَوٍّ وقُوِّیَ یُقَوّٰی تقوِیَۃً فھومُقَوًّی

الامرمنه قَوِّوالنهی عنه لَاتُقَوِّ الظرف منه مُقَوًّی مُقَوَّیَانِ مُقَوَّیَاتٌ ۔

لفیف کے عین کلمہ میں تعلیل تو نہیں ہوتی البتہ جو لفیف بھی ہو اور مضاعف بھی تو مضاعف کی وجہ سے تعلیل ہو سکتی ہے جیسے تحیَّةٌ میں نقل حرکت کرنا۔

لفیف مفروق

لفیف مفروق از باب ضرب یضربُ ......اَلْوِقَایَةُ (حفاظت کرنا)

صرف صغیر: وَقٰی یَقِیْ وِقَایَةً فهووَاقٍ وَوُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَةً فهومَوْقِیٌّ الأمرمنه قِ والنهی عنه لَاتَقِ الظرف منه مَوْقیً والالة منه مِیْقیً مِیْقَاةٌ وتثنیتهما مَوْقَیَانِ ومِیْقَیَانِ والجمع منهما مَوَاقٍ ومَوَاقِیُّ افعل التفضیل منه اَوْقیٰ والمؤنث منه وُقْییٰ وتثنیتهما اَوْقَیَانِ ووُقْیَیَانِ والجمع منهما اَوْقَوْنَ واَوَاقٍ ووُقْیَیَاتٌ ۔

اس باب کے فاء کلمہ میں مثال کے قواعد اور لام کلمہ میں ناقص کے قواعد جاری ہوئے ہیں۔

امر حاضر میں علامت مضارع کو حذف کیا اور آخر کو ساکن کیا جس کی وجہ سے یاء گر گئی تو قِ ہوا۔

لفیف مفروق از باب حسب یحسب ......اَلْوَلَایَةُ (مالک ہونا)

صرف صغیر: وَلِیَ یَلِیْ وَلَایَةً فهووَالٍ وَوُلِیَ یُوْلیٰ وَلَایَةً فهومَوْلِیٌّ الامرمنه لِ والنهی عنه لَاتَلِ الظرف منه مَوْلیً والالة منه مِیْلیً مِیْلَاةٌ مِیْلَاءٌ وتثنیتهما مَوْلَیَانِ ومِیْلَیَانِ والجمع منهما مَوَالٍ ومَوَالِیُّ افعل التفضیل منه اَوْلیٰ والمؤنث منه وُلْییٰ وتثنیتهما اَوْلَیَانِ ووُلْیَیَانِ والجمع منهما اَوَالٍ وَاَوْلَوْنَ ووُلیً ووُلْیَیَاتٌ ۔

لفیف مفروق از باب افعال......اَلْاِیْلَاءُ (قریب کرنا)

صرف صغیر: اَوْلیٰ یُوْلِیْ اِیْلَاءً فهو مُوْلٍ وَاُوْلِیَ یُوْلیٰ اِیْلَاءً فهو مُوْلیً الامرمنه اَوْلِ والنهی عنه لاتُوْلِ الظرف منه مُوْلیً۔

قسم پنجم درمرکبات مہموز و معتل ...... (البشریٰ: ص ۹۷)

قسم پنجم مہموز اور معتل کے مرکب ابواب

مہموز الفاء واجوف واوی از باب نَصَرَ...... جیسے اَلْاَوْلُ (رجوع کرنا)

صرف صغیر: اٰلَ یَـئُـوْلُ اَوْلًا فھوَ اٰئِلٌ واِیْلَ یُؤَالُ اَوْلًا فھو مَؤُوْلٌ الامر منه اُلْ والنھی عنه لَاتَؤُلْ الظرف منه مَئَالٌ والاٰلة منه مِئْوَلٌ وَمِئْوَلَةٌ وَمِئْوَالٌ وتثنیتھما مِئْوَلَان ومِئْوَلَتَانِ والجمع منھما مَئَاوِلُ وَمَئَاوِیْلُ وافعل التفضیل منه اٰوَلُ والمؤنث منه أُوْلیٰ وتثنیتھما اٰوَلَانِ وَأُوْلَیَانِ والجمع منھما اٰوَلُوْنَ وَأَوَائِلُ وَأُوَلٌ وَأُوْلَیَاتٌ۔

مہموز الفاء واجوف یائی از باب ضَرَبَ...... جیسے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا)

صرف صغیر: اٰدَ یَـئِیْـدُ اَیْـدًا فھـواٰئِـدٌ وَاِیْـدَ یُئَادُ اَیْدًافھومَئِیْدٌ الامر منه اِدْ والنھی عنه لَاتَـئِـدْ الظرف منه مَئِیْدٌ والاٰلة منه مِئْیَدٌ ومِئْیَدَةٌ ومِئْیَادٌ وتثنیتھما مِـئْـیَـدَانِ ومِئْیَدَانِ والجمع منھما مَاٰیِدُ ومَئَایِیْدُ وافعل التفضیل منه اٰیَدُ والمؤنث منه اُوْدَی وتثنیتھما اٰیَدَانِ وَاُوْیَدَانِ والجمع منھما اٰیَدُوْنَ وَاَیَائِدُوَاُیَدٌ وَاُوْیَدَاتٌ۔

مہموز الفاء وناقص واوی از باب نَصَرَ...... جیسے اَلْاَلْوُ (کوتاہی کرنا)

صرف صغیر: اَلَا یَـأْلُـوْا اَلْـوًا فھـواٰلٍ واُلِیَ یُؤْلٰی اَلْوًافھومَاْلُوٌّ الامر منه اُوْلُ والنھی عنه لَاتَأْلُ الظرف منه مَأْلیً والاٰلة منه مِئْلیً ومِئْـلَاةٌ ومِئْـلَاءٌ وتثنیتھمامَئْلَیَانِ ومِـئْـلَـیَـانِ والـجـمـع منھما مَئَالٍ ومَئَالِیُ وافعل التفضیل منه اٰلی والمؤنث منه اُلْیٰ وتثنیتھما اٰلَیَانِ واُلْیَیَانِ والجمع منھما اٰلَوْنَ وَاَوَالٍ واُلیً واُلْیَیَاتٌ۔

مہموز الفاء وناقص یائی از باب ضَرَبَ...... جیسے اَلْاِتْیَانُ (آنا)

صرف صغیر: اَتَـا یَـأْتِیَ اِتْیَاناً فھواٰتٍ واُتِیَ یُؤْتٰی اِتْیَاناً فھومَاْتِیٌّ الامر منه اِیْـتِ والـنـھـی عـنه لَاتَاتِ الظرف منه مَأْتیً والاٰلة منه مِأْتیً ومِئْتَاءٌ وَمِئْتَاةٌ وتثنیتھما مَاْتَیَانِ وَمِأْتَیَانِ والجمع منھما مَاتٍ ومَاتِیُّ وافعل التفضیل منه اٰتیٰ والمؤنث منه اُتیٰ وتثنیتھما اٰتَیَانِ واُتْیَیَانِ والجمع منھما اٰتَوْنَ وَاَوَاتٍ وَاُتًی واُتْیَیَاتٌ۔

مہموز الفاء ولفیف مقرون ازباب ضَرَبَ......جیسے اَلْاَیُّ (پناہ حاصل کرنا)

صرف صغیر: اَوٰی یَاْوِیْ اَیّاً فھواٰوٍ واُوِیَ یُوْوٰی اَیّاً فھومَاْوِیٌّ الامرمنہ اِیْوِ والنھی عنہ لَاتَاْوِ الظرف منہ مَاْوًی والاٰلۃ منہ مِاْوًی ومِاْوَاءٌ ومِاْوَاۃٌوتثنیتھما مَاْوَیَانِ ومِاْوَیَانِ والجمع منھما مَاوٍ ومَاوِیٌّ وافعل التفضیل منہ اٰوٰی والمؤنث منہ أُیّٰی وتثنیتھما اٰوَیَانِ واُیَّیَانِ والجمع منھما اٰوَوْنَ واَوَاءٍ واُوًّی واُیَّیَاتٌ۔

مہموز العین مثال واوی ازباب ضَرَبَ......جیسے اَلْوَأْدُ (زندہ درگور کرنا)

صرف صغیر: وَئَدَ یَئِدُ وَاْدًا فھووَائِدٌ ووُئِدَ یُوْئَدُ وَئْدًا فھومَوْءُوْدٌ الامرمنہ اِدْ و النھی عنہ لَاتَئِدُ الظرف منہ مَوْئِدٌ والاٰلۃ منہ مِیْئَدٌ ومِیْئَدَۃٌ ومِیْئَادٌ وتثنیتھما مَوْئِدَانِ ومِیْئَدانِ و الجمع منھمامَوَائِدُ ومَوَائِیْدُ وافعل التفضیل منہ اَوْئَدُ والمؤنث منہ وُءْدٰی وتثنیتھما اَوْءَدَانِ وُءْدَیَانِ والجمع منھما اَوْئَدُوْنَ وَاَوَائِدُ ووُئَدُ وَوُئْدَیَاتٌ۔

مہموز العین ناقص یائی ازباب فَتَحَ......جیسے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا، سمجھنا)

صرف صغیر: رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً فھورَاءٍ وَرُئِیَ یُرٰی رُؤْیَۃً فھومَرْئِیٌّ الامرمنہ رَ والنھی عنہ لَاتَرَ الظرف منہ مَرْأًی والاٰلۃ منہ مِرْأًی ومِرْاٰۃٌ ومِرْاٰءٌ وتثنیتھما مَرْءَیَانِ ومِرْءَیَانِ والجمع منھمامَرَاءٍ وَمَرَائِیٌّ وافعل التفضیل منہ اَرْاٰی والمؤنث منہ رُؤْیٰی وتثنیتھما اَرْأَیَانِ ورُؤْیَیَانِ والجمع منھما اَرْاَوْنَ وَاَرَاءٍ ورُأًی ورُؤْیَیَاتٌ۔

مہموز اللام واجوف یائی ازباب ضَرَبَ......جیسے اَلْمَجِیْئُ (آنا)

صرف صغیر: جَاءَ یَجِیْئُ مَجِیْئاً فھوجَاءٍ وَجِیْئَ یُجَاءُ مَجِیْئاً فھومَجِیْئٌ الامرمنہ جِئْ والنھی عنہ لَاتَجِئْ الظرف منہ مَجِیْئٌ والاٰلۃ منہ مِجْیَئٌ ومِجْیَئَۃٌ ومِجْیَاءٌ وتثنیتھمامَجِیْئَانِ ومِجْیَئَانِ والجمع منھما مَجَایِئُ ومَجَایِیْئُ وافعل التفضیل منہ اَجْیَئُ والمؤنث منہ جُوْئٰی وتثنیتھما اَجْیَئَانِ وجُوْئَیَانِ والجمع منھما اَجْیَئُوْنَ وَاَجَایِئُ وَجُیَئٌ وجُوْئَیَاتٌ۔

فائدہ : شاء یشاء مشیئة ...... (البشریٰ: ص۱۰۲)

شاءَ یشاءُ مشیئة مہموز اللام اور اجوف یائی ہے، اور یہ باب سمع اور فتح دونوں سے آسکتا ہے، اسی وجہ سے عین کلمہ کے یاء پر کسرہ اور فتحہ دونوں کا احتمال ہے، اور ماضی میں فاءکلمہ کا کسرہ ماضی کے مکسور العین اور اجوف یائی دونوں وجہ سے دیا جاسکتا ہے، اب اگر یہ باب سمع سے ہوتو فاءکلمہ کا کسرہ ماضی کے مکسور العین ہونے کی وجہ سے ہے، جس طرح خِفْنَ میں ہے۔ اگر باب فتح سے ہوتو فاءکلمہ کا کسرہ اجوف یائی کی وجہ سے ہے۔ جس طرح بِعنَ میں ہے۔

فائدہ ۲
مہموز اللام کے امر حاضر اور مضارع مجزوم کے صیغوں میں وقف اور عامل جازم کی وجہ سے ساکن کو (راس زیب بوس قاعدہ سے) ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے جیسے جئی سے جیْ، لم یَجِئی سے لم یَجِیْ، شأْ سے شا، لم یَشأْ سے لم یَشَا۔ ناقص کے صیغوں میں حرف علت امر اور مضارع مجزوم کے صیغوں میں وقف کی وجہ سے گرجاتا ہے جیسے ادعُ۔ لم یدعُ میں لیکن یہاں یہ حرف علت وقف کی وجہ سے گرا نہیں کیونکہ یہ اصلی نہیں بلکہ بدلا ہوا ہے، حذف وہاں ہوتا ہے جہاں اصلی ہو۔

فائدہ ۳
مشیئة مجیٌٔ میں خطیئۃ قاعدہ جاری نہیں ہوسکتا کیونکہ یہاں یاء مدہ تو ہے لیکن زائدہ نہیں بلکہ اصلی ہے اور خطیئۃ قاعدہ وہاں جاری ہوگا جہاں مدہ زائدہ ہو۔ جیسے خطیَّة
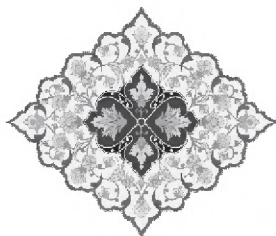
مضاعف کے قواعد

قاعدہ نمبر 1 مَدٌّ ، شَدٌّ والا

دوحرفِ متجانسین یا متقاربین میں سے پہلا حرف ساکن ہو اور مدہ نہ ہو تو حرف اول کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، ایک کلمہ میں ہو جیسے مَدْدٌ سے مَدٌّ شَدْدٌ سے شَدٌّ یا الگ کلمہ میں ہو، جیسے اِذْهَبْ بِنَا سے اِذْهَبْ بِّنَا

قاعدہ نمبر 2 مَدَّ ، فَرَّ والا

متجانسین ایک کلمہ میں ہوں۔ متحرک ہوں اور ماقبل متحرک ہو بشرطیکہ ایسے اسم میں نہ ہو جس کا عین کلمہ متحرک ہو تو حرف اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے مَدَدَ سے مَدَّ ، فَرَرَ سے فَرَّ

قاعدہ نمبر 3 یَمُدُّ ، یَفِرُّ والا

دوحرف متحرک ہوں اور ان دونوں کا ماقبل حرف ساکن ہو لیکن مدہ نہ ہو تو حرف اول کی حرکت ماقبل ساکن کو دے کر ادغام کرتے ہیں، جیسے یَمْدُدُ سے یَمُدُّ۔ یَفْرِرُ سے یَفِرُّ

قاعدہ نمبر 4 حَاجَّ ، مُوَدَّ والا

دو متجانسین متحرکین کا ماقبل مدہ ہو تو حرکت کو نقل کیئے بغیر پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے حَاجَجَ سے حَاجَّ ، مُوْدِدَ سے مُوْدَّ

قاعدہ نمبر 5 مُدَّ ، فِرَّ والا

متجانسین میں سے دوسرا حرف اگر ادغام کے بعد امر کی وجہ سے محل وقف میں واقع ہو یا شروع میں عامل جازم ہو تو تین صورتیں جائز ہیں۔ فتحہ، کسرہ اور بغیر ادغام، جیسے فِرَّ ، فِرِّ ، اِفْرِرْ۔ لَمْ یَمُدَّ ، لَمْ یَمُدِّ ، لَمْ یَمْدُدْ

مضاعف کی گردانیں

مضاعف از باب نَصَرَ...... جیسے اَلْمَدُّ (کھینچنا)

صرف صغیر: مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فهومَادٌّ وَمُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فهومَمْدُوْدٌ الامرمنه مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ والنهی عنه لَاتَمُدَّ لَاتَمُدِّ لَاتَمْدُدْ الظرف منه مَمَدٌّ والالة منه مِمَدٌّ وَمِمَدَّةٌ وَمِمْدَادٌ وتثنیتهما مَمَدَّانِ وَمِمَدَّانِ والجمع منهما مَمَادٌّ وَمَمَادِیْدُ وافعل التفضیل منه

اَمَدُّ والمؤنث منه مُدّٰی وتثنیتهما اَمَدَّانِ وَمُدَّیَانِ والجمع منهمااَمَدُّوْنَ وَاَمَادُّ وَمُدَدٌ وَمُدَّیَاتٌ۔

مضاعف از باب ضَرَبَ ......جیسے اَلْفِرَارُ (بھاگنا)

صرف صغیر: فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا فهو فَارٌّ الامرمنه فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ والنهی عنه لَاتَفِرَّ لَاتَفِرِّ لَاتَفْرِرْ الظرف منه مَفِرٌّ۔

مضاعف از باب سَمِعَ ......جیسے اَلْمَسُّ (چھونا)

صرف صغیر: مَسَّ یَمَسُّ مَسّاً فهو مَاسٌّ ومُسَّ یُمَسُّ مَسّاً فهو مَمْسُوسٌ الامرمنه مَسَّ مَسِّ اِمْسِسْ والنهی عنه لَاتَمَسَّ لَاتَمَسِّ لَاتَمْسِسْ الظرف منه مَمَسٌّ

مضاعف از باب افتعال......جیسے اَلْاِضْطِرَارُ (جبراً کسی طرف کھینچنا)

صرف صغیر: اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارً فهو مُضْطَرٌّ واُضْطُرَّ یُضْطَرُّ اِضْطِرَارً فهومُضْطَرٌّ الامرمنه اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ والنهی عنه لَاتَضْطَرَّ لَاتَضْطَرِّ لَاتَضْطَرِرْ الظرف منه مُضْطَرٌّ

مضاعف از باب انفعال......جیسے اَلْاِنْسِدَادُ (بندھونا)

صرف صغیر: اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ اِنْسِدَاداً فهو مُنْسَدٌّ واُنْسُدَّ یُنْسَدُّ انسِدَاداًفهو مُنْسَدٌّ الامرمنه اِنْسَدَّ اِنْسَدِّ اِنْسَدِدْ والنهی عنه لَاتَنْسَدَّ لَاتَنْسَدِّ لَاتَنْسَدِدْ الظرف منه مُنْسَدٌّ۔

مضاعف از باب استفعال......جیسے اَلْاِسْتِقْرَارُ (قرار لینا)

صرف صغیر: اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَاراً فهو مُسْتَقِرٌّ واُسْتُقِرَّ یُسْتَقَرُّ اِسْتِقْرَاراً فهومُسْتَقَرٌّ الامرمنه اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرِّ اِسْتَقْرِرْ والنهی عنه لَاتَسْتَقِرَّ لَاتَسْتَقِرِّ لَاتَسْتَقْرِرْ الظرف منه مُسْتَقَرٌّ۔

مضاعف از باب مفاعلة......جیسے اَلْمُحَاجَّةُ (ایک دوسرے کو دلیل پیش کرنا)

صرف صغیر: حَاجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّةً فهومُحَاجٌّ وحُوْجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّةً فهومُحَاجٌّ الامرمنه حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ والنهی عنه لَاتُحَاجَّ لَاتُحَاجِّ لَاتُحَاجِجْ الظرف منه مُحَاجٌّ۔

قسم دوم در مرکبات مضاعف با مہموز و معتل ...... (البشریٰ: ص۱۰۸)

قسم دوم مرکبات مضاعف و مہموز و معتل

مہموز الفاء و مضاعف از باب نَصَرَ......جیسے اَلْاِمَامَةُ (امام ہونا)

صرف صغیر: اَمَّ یَـؤُمُّ اِمَامَةً فهو اٰمٌّ واُمَّ یُؤَمُّ اِمَامَةً فهومَأْمُوْمٌ الامرمنه اُمَّ اُمِّ اُمَّ اُوْمُمْ والـنهی عنه لَاتَؤُمَّ لَاتَؤُمِّ لَاتَؤُمُّ لَاتَاْ مُمْ الظرف منه مَاَمٌّ والاٰلة منه مِاَمٌّ ومِاَمَّةٌ ومِاْمَامٌ وتثنیتهما مَاَمَّانِ ومِاَمَّانِ والجمع منهما مَا مُّ ومَامِیْمُ وافعل التفضیل منه اَوَمُّ والمؤنث منه اُمّی وتثنیتهما اَوَمَّانِ واُمَّیَانِ والجمع منهما اَوَمُّوْنَ واَوَامُّ واُمَمٌ وَاُمَّیَاتٌ۔

مثال واوی و مضاعف از باب سَمِعَ......جیسے اَلْوُدُّ (محبت رکھنا)

صرف صغیر: وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا فهووَادٌّ ووُدَّ یُوَدُّ وُدًّا فهومَوْدُوْدٌ الامرمنه وَدَّ وَدِّ اِیْـدِدْ والنهی عنه لَاتَوَدَّ لَاتَوَدِّ لَاتَوْدَدَ الظرف منه مَوَدٌّ والاٰلة منه مِوَدٌّ ومِوَدَّةٌ ومِیْدَادٌ وتثنیتهما مَوَدَّانِ ومِوَدَّانِ والجمع منهما مَوَادٌّ ومَوَادِیْدُ وافعل التفضیل منه اَوَدُّ والمؤنث منه وُدّی وتثنیتهما اَوَدَّانِ ووُدَّیَانِ والجمع منهما اَوَدُّوْنَ وَاَوَآدُّ وَوُدَدٌ وَوُدَّیَاتٌ۔

مہموز الفاء و مضاعف از باب افتعال......جیسے اَلْاِیْتِمَامُ (اقتدار کرنا)

صرف صغیر: اِیْتَمَّ یَـاْتَمُّ اِیْتِمَاماً فهومُؤْتَمٌّ وَاُوْتُمَّ یُوْتَمُّ اِیْتِمَاماً فهومُؤْتَمٌّ الامرمنه اِیْتَمَّ اِیْتَمِّ اِیْتَمِمْ والنهی عنه لَاتَاْ تَمَّ لَاتَاْتَمِّ لَاتَاْ تَمِمْ الظرف منه مُؤْتَمٌّ۔

فائدہ نون ساکن چوں قبل یکے از......تا......ودیگر بالفظ قمر...... (البشریٰ: ص ۱۱۰)

حروف یرملون کا قاعدہ

نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف یَرْمُلُوْنَ میں سے کوئی ایک حرف الگ کلمہ میں واقع ہو تو نون ساکن اور تنوین حروف یرملون کی جنس سے تبدیل کر کے ادغام کرنا واجب، لیکن راء اور لام میں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا۔ باقی چار حروف میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا، جیسے مَنْ یَّرْغَبُ ۔ مِنْ رَّبِّكَ ، مِنْ لَّدُنَّا ، رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ ، صَالِحاً مِّنْ ذَكَرٍ ،

حروف شمسیہ و قمریہ والا قاعدہ

حروف شمسیہ کل ۱۴ ہیں

ت	ث	د	ذ	ر	ز	س
ش	ص	ض	ط	ظ	ل	ن

حروف شمسیہ میں سے کسی ایک حرف سے پہلے لام تعریف واقع ہو تو لام تعریف کو حروف شمسیہ کی جنس سے تبدیل کر کے ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے اَلْشَمْسُ سے اَلشَّمْسُ وغیرہ

حروف قمریہ بھی کل ۱۴ ہیں

ب	ج	ح	خ	ع	غ	ف
ق	ك	م	و	همزه	ه	ی

حروف قمریہ میں سے کسی ایک حرف سے پہلے لام تعریف واقع ہو تو لام تعریف اپنے حال پر برقرار رہے گا، جیسے اَلْبَارِئُ ، اَلْحَلِيْمُ وغیرہ

نقشہ باب چہارم

باب چہارم

۷ فوائد پر مشتمل ہے

1. اَرْوَحَ ، اِسْتَصْوَبَ کے متعلق
2. اَبیٰ یَاْبیٰ ، قَلیٰ یقلیٰ ، عَضّ یَعَضُّ کے متعلق
3. کُلْ ، خُذْ ، مُرْ کے متعلق
4. لَمْ یَكُ ، اِنْ یَّكُ کے متعلق
5. اِیْتَکَلَ ، اِیْتَمَرَ کے متعلق
6. فعل اور مصدر کا باعتبار اشتقاق کے اصل اور فرع ہونے کے متعلق
7. نون ثقیلہ کے لاحق ہونے کی وجہ سے جمع مذکر سے واو اور واحد مؤنث حاضر سے یا کے گرنے کے متعلق

باب چہارم

باب چہارم ۷ فوائد پر مشتمل ہے

اَرْوَحَ ، اِسْتَصْوَبَ کے متعلق:

اجوف کے باب افعال اور استفعال کا مصدر اگر افعلۃ اور استفعلۃ کے وزن پر ہوں تو یقول یبیع قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے اقامۃ استقامۃ اصل میں اِقْوَمَۃٌ اِسْتَقْوَمَۃٌ بروزن افعلۃ استفعلۃ ہیں اور اگر اس وزن پر نہ ہوں اور واو کے بعد متصل الف ہو تب یہ قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا، جیسے اَرْوَحَ ،اِسْتَصْوَبَ کے مصادر اِرْوَاحاً، اِسْتِصْوَاباً میں۔

علماء صرف نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ شاذ ہیں جبکہ صاحب علم الصیغہ نے جواب دیا کہ یقول یبیع کی ایک شرط مفقود ہے وہ یہ ہے کہ مصدر میں واو اور یا کے بعد متصل الف نہ ہو یہاں واو کے بعد متصل الف ہے جیسے ارواحاً ،استصواباً اس وجہ سے مصدر میں قاعدہ جاری نہیں ہوا، اور جب مصدر میں قاعدہ جاری نہ ہو تو باقی تمام گردان میں بھی قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا۔ اور باقی صرفی حضرات کا اس کو شاذ کہنا غلط ہے۔

وازافعال واستفعال چناں کہ مصدر بریں دووزن آید ...... (البشریٰ: ص ۱۱۱)

سوال باب افعال اقام اور باب استفعال استقام کا مصدر بھی اقوام اور استقوام ہے تو یہاں کیوں قاعدہ جاری ہوا ہے؟

جواب اقوام اور استقوام اصل نہیں بلکہ اصل اقومۃ استقومۃ ہے واو کے بعد الف نہیں اس وجہ سے قاعدہ جاری ہوا ہے۔

چناں کہ وزن فعل مصدر ثلاثی مجرد...... (البشریٰ: ص ۱۱۱)

سوال باب افعال کا مصدر افعالٌ اور باب استفعال کا مصدر استفعالٌ کے وزن پر آتا ہے یہاں افعلۃ اور استفعلۃ کے وزن پر کیوں آیا ہے؟

جواب ان دو بابوں کے مصادر جس طرح افعال ،استفعال کے وزن پر آتے ہیں اسی طرح افعلۃ ، استفعلۃ کے وزن پر بھی آسکتے ہیں۔ اور یہ دو وزن اجوف کے ساتھ خاص ہیں، اجوف کے علاوہ

سے اس طرح نہیں آتے۔

ونیز کہ ناقص را اختصاص بوزن فعل نیست ...... (البشریٰ: ص ۱۱۱)

سوال ارواح، استصواب بھی اجوف ہیں لیکن افعلۃ استفعلۃ کے وزن پر کیوں نہیں؟

جواب باب افعال استفعال کا جو مصدر افعلۃ استفعلۃ کے وزن پر ہو اس کا اجوف ہونا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں اجوف کا ہر باب افعلۃ استفعلۃ کے وزن پر ہو۔

سوال فعل را در اعلال اصل قرار دادہ اند ...... (البشریٰ: ص ۱۱۲)

سوال اگر مصدر میں تعلیل ہوئی تو پوری گردان میں تعلیل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ مصدر تعلیل میں اصل ہے اور فعل فرع ہے حالانکہ قیام کے قاعدہ میں معلوم ہوا تھا کہ تعلیل میں فعل اصل ہے اور مصدر فرع ہے۔

جواب اصل اور فرع کی باتیں مقصود نہیں بلکی اصل مقصود تمام صیغوں میں مناسبت ہونا مقصود ہے اب جس صیغے میں تعلیل کا مضبوط سبب موجود ہوگا تو اس میں تعلیل کی جائیگی ور اس کی مناسبت سے دوسروں میں بھی تعلیل ہوگی۔

فائدہ ابی یابی را کہ از فتح یفتح ...... (البشریٰ: ص ۱۱۳)

اَبیٰ یَاْبیٰ ، قَلیٰ یقلیٰ ، عَضّ یَعَضُّ کے متعلق

باب فتح یفتح میں حروف حلقی کا شرط ہونا صحیح کے ابواب کے متعلق ہے اور **اَبیٰ یَاْبیٰ ، قَلیٰ یقلیٰ عَضّ یَعَضُّ** ابوابِ صحیح سے نہیں بلکہ **ابی یأبیٰ** مہموز اور ناقص ہے، **قلیٰ یقلیٰ** اور **عض یعض** مضاعف ہے، اس لئے ان ابواب میں حروف حلقی کا ہونا ضروری نہیں ہے، اور ان کو شاذ کہنا غلط ہے

دفع شذوذ کل وخذ ومر ...... (البشریٰ: ص ۱۱۳)

کُلْ ، خُذْ ، مُرْ کے متعلق

کُلْ ، خُذْ ، مُر اصل میں **اُءْکُلْ، اُءْخُذْ ،اُءْمُرْ** تھا۔ ان صیغوں میں قلب مکانی (فاء کو عین کی جگہ، عین کو فا کی جگہ) ہو کر یَسَلُ کے قاعدہ سے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کیا ہے اور ہمزہ وصلی بھی ہو حذف ہوا ہے۔ ان ہمزوں کے حذف ہونے کو شاذ کہنا غلط ہے۔

سوال یَسَلُ کا قاعدہ جوازی ہے جبکہ ہمزوں کا حذف وجوبی؟

جواب قاعدۂ یسل دوصورتوں میں وجوبی باقی تمام صورتوں میں جوازی ہے۔

❶ ہمزہ متحرکہ ساکن حرف کے بعد قلب مکانی کی وجہ سے واقع ہوا ہو جیسے اُکْؤُلْ، اُؤْخُذْ، اُمْؤُرْ

❷ ہمزہ افعال قلوب میں سے کسی فعل میں واقع ہو، جیسے یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ تھا۔

ان دوصورتوں کے علاوہ ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے لہذا معلوم ہوا کہ کل خذ مر کا ہمزہ وجوبی طور پر حذف ہوا ہے۔

سوال مُر اصل میں اُؤْمُرْ ہے اس میں پہلی صورت پائی جاتی ہے اس کے باوجود ہمزہ کا حذف واجب نہیں جائز ہے یعنی مر اور اومر دونوں جائز؟

جواب مر میں قلب مکانی اور عدم قلب مکانی دونوں جائز ہیں، قلب مکانی کی صورت میں ہمزہ وجوبا حذف ہوتا ہے اور عدم قلب مکانی کی صورت میں وجوباً ہمزہ حذف نہیں ہوتا بلکہ اومن قاعدہ سے واو سے تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے اومر

قلب مکانی کی صورتیں

❶ فاء کو عین کی جگہ، عین کو فاء کی جگہ، جیسے اَدْئُرٌ سے اَءْ دُرٌ۔ قاعدہ امن سے اٰدُرٌ بن جائے گا۔

❷ عین کو لام کی جگہ، لام کو عین کی جگہ، جیسے قُوُوْسٌ سے قُسُوْوٌ، قاعدہ دِلِیٌّ سے دونوں واو یاء ہو کر مدغم ہوئے تو قِسِیٌّ بن گیا۔

❸ لام کو فاء کی جگہ، فاء کو عین کی جگہ، عین کو لام کی جگہ۔ جیسے شَیْئَاءُ سے اَشْیَاءُ

فائدہ قلب اس کلمہ کے مادہ کے دوسرے مشتقات سے پہچانا جاتا ہے جیسے اٰدُرٌ اس کے واحد دارٌ، جمع دُوْرٌ اور تصغیر دُوَیْرَۃٌ سے معلوم ہو گیا، باقی بھی اسی طرح معلوم کیا جاتا ہے۔

دربیان افادات ...... افادہ درلم یکن وان یکن ...... (البشریٰ: ص ۱۱۵)

فائدہ ۴ لَمْ یَكُ ، اِنْ یَّكُ کے متعلق

جس افعال ناقصہ کے آخر میں نون ہو وہ عامل جازم کے داخل ہونے کی وجہ سے گر جاتا ہے، جیسے

یَکُنْ سے لَمْ یَكُ ،یَکُنْ سے اِنْ یَّكُ

دفع شذوذ اتخذ ...... افادہ یائے مبدل از ہمزہ چوں ...... (البشریٰ: ص١١٦)

اِیْتَکَلَ ، اِیۡتَمَرَ کے متعلق

باب افتعال کے فاء کلمہ کے واو اور یاء کو تاء سے تبدیل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ واو اور یاء اصلی ہوں، کسی حرف سے تبدیل شدہ نہ ہو، ورنہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا، جیسے **اِیۡتَکَلَ ،اِیۡتَمَرَ** اصل میں **اِئۡتَکَلَ ،اِئۡتَمَرَ** تھا۔

تحقیق اصالت وفرعیت مصدر...... (البشریٰ: ص١١٦)

فائدہ ٦ فعل اور مصدر کا باعتبار اشتقاق کے اصل اور فرع ہونے کے متعلق

بصریین: کے ہاں مصدر اصل ہے:

دلیل: مصدر کا معنی تمام مشتقات کے لئے اصل ہے، اسی طرح لفظِ مصدر بھی اصل ہوگا۔

کوفیین: کے ہاں فعل اصل ہے:

دلیل: فعل تعلیل میں اصل ہے، اسی طرح باعتبار اشتقاق کے بھی فعل اصل ہوگا۔

صاحب علم الصیغہ: نے کوفیین کے مذہب کو ترجیح دی ہے کہ فعل اصل (مشتق منہ) ہے، تین دلیل سے:

دلیل ① باعتبار لفظ کے فعل اصل ہے کیونکہ فعل کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں لیکن مصدر کے تمام حروف فعل میں نہیں پائے جاتے، لہٰذا فعل اصل ہوا۔

دلیل ② فعل، مصدر کے بغیر بھی پایا جاتا ہے جیسے **عسیٰ ، لیس** وغیرہ۔ اور مصدر بغیر فعل کے نہیں پایا جاسکتا، لہٰذا فعل اصل ہوا۔

دلیل ③ معنی مصدری سے لفظِ مصدر کا اصل ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اشتقاق میں لفظی ومعنوی مناسبت بھی موجود ہو اور جہاں یہ مناسبت موجود ہوگی وہاں ایک لفظ کو اصل (مشتق منہ) اور دوسرے کو مشتق قرار دیا جاتا ہے اس بات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا کہ کون سا لفظ اصل ہے اور کون سا فرع۔

افادہ واو در جمع مذکر حاضر و یا در مؤنث حاضر ...... (البشریٰ: ص١٢٠)

نون ثقیلہ کے لاحق ہونے کی وجہ سے جمع مذکر سے واو اور واحد مؤنث حاضر سے یا کے گرنے کے متعلق

کوفیین اور بصریین کا مذہب

بصریین: اجتماع ساکنین کی وجہ سے واواور یاء گر جاتے ہیں۔

کوفیین: اجتماع ثقیلین کی وجہ سے واواور یاء گر جاتے ہیں۔

صاحب علم الصیغہ نے کوفیین کے مذہب کو ترجیح دیا ہے۔اور بصریین پر دو اعتراض بھی کیے ہیں۔

اعتراض ❶ اگر واو اور یاء کا حذف ہونا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے پھر تثنیہ، جمع مؤنث کے صیغوں میں بھی اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف ہونا چاہیے، اگر آپ کہتے ہو کہ تثنیہ، جمع مؤنث کے صیغوں سے الف کا حذف نہ ہونا علی حدہ کی وجہ سے ہے، تو جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں سے بھی التقائے ساکنین علی حدہ ہونے کی وجہ سے اجتماع ساکنین کو حذف نہیں کرنا چاہیے حالانکہ حذف کیا ہے۔

اعتراض ❷ تثنیہ، جمع مؤنث کے صیغوں میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے نون خفیفہ نہیں آتا، اسی طرح نون ثقیلہ بھی نہیں آنا چاہیے حالانکہ ان صیغوں میں نون ثقیلہ آتا ہے تو معلوم ہوا کہ واو اور یاء کے حذف ہونے کا سبب اجتماع ساکنین نہیں ہے۔

بصریین کا جواب:

اعتراض اول کا جواب: دونوں جگہوں میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہے نہ کہ علی حدہ، لیکن تثنیہ میں الف کو حذف اس لئے نہیں کرتے تا کہ مفرد کیساتھ التباس لازم نہ آئے، اور جمع مؤنث سے اس لئے حذف نہیں کیا تا کہ تین نونات کا جمع لازم نہیں آئے۔

اعتراض ثانی کا جواب: تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نون خفیفہ کی طرح نون ثقیلہ کو بھی نہیں آنا چاہیے تھا لیکن ثقیلہ صرف تاکید کی ضرورت کیلئے لاتے ہیں اس کے علاوہ تاکید کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

کوفیین کی طرف سے جواب علی الجواب ❶ تعلیلات کی وجہ سے التباس لازم آتا ہے لیکن یہ کوئی خاص مسئلہ نہیں لہذا تثنیہ کا مفرد کے ساتھ التباس آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جمع مؤنث میں تین نون ویسے بھی آسکتے ہیں جیسے لَنَكُوْنَنَّ، اگر بچنا تھا تو نون خفیفہ لاتے تا کہ تین نون بھی جمع نہ ہوتے۔

❷ تاکید صرف نون میں منحصر نہیں بلکہ تاکید کے اور بھی طریقے ہیں۔ جیسے لَن ناصبہ، لام تاکید، یہ حروف مشبہ بالفعل۔

معلوم ہوا کہ واو اور یاء کا حذف اجتماع ثقلین کی وجہ سے ہے، نہ کہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے۔

45 حل شدہ قرآنی صیغیں

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۱ فَتَّقُوْنِ	و ق ی	لفیف مفروق	جمع مذکر امر حاضر معلوم	افتعال

تعلیل: فَتَّقُوْنِ اصل میں اِتَّقُوْا تھا آخر میں نون وقایہ اور یائے واحد متکلم لگ گیا تو اِتَّقُوْنِیْ بن گیا، پھر یاء کو حذف کر کے دلالت کرنے کے لیے کسرہ باقی رہا، اور ہمزہ وصلی فاء کے داخل ہونے کی وجہ سے گر گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۲ فَرْهَبُوْنِ	ر ہ ب	صحیح	جمع مذکر امر حاضر معلوم	فتح یفتح

تعلیل: فَرْهَبُوْنِ اصل میں اِرْهَبُوْا تھا آخر میں نون وقایہ اور یائے واحد متکلم لگ گیا تو اِرْهَبُوْنِیْ بن گیا۔ پھر یاء کو حذف کر کے دلالت کرنے کے لیے کسرہ باقی رہا۔ اور ہمزہ وصلی فاء کے داخل ہونے کی وجہ سے گر گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳ فَدّٰرَأْتُمْ	د ر ء	مہموز اللام	جمع مذکر ماضی معلوم	فتح یفتح

تعلیل: فَدّٰرَأْتُمْ اصل میں تَدَارَئْتُمْ تھا تو اطّھّر اثاقل قاعدہ سے باب تفاعل کی تاء کو دال سے تبدیل کر کے دال کو دال میں مدغم کیا اور شروع میں ہمزہ وصلی لایا اِدّٰرَأْتُمْ بن گیا، پھر ہمزہ وصلی فاء داخل کرنے کی وجہ سے گر گیا تو فَدّٰرَأْتُمْ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۴ لَنْفَضُّوْا	ف ض ض	مضاعف	جمع مذکر غائب ماضی معلوم	انفعال

تعلیل: لَنْفَضُّوْا اصل میں اِنْفَضَضُوْا تھا مدّ فرّ قاعدہ سے ضاد اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا تو اِنْفَضُّوْا ہوا پھر لام تاکید کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا تو لَنْفَضُّوْا بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۵ اَسْتَغْفَرْتَ	غ ف ر	صحیح	واحد مذکر حاضر ماضی معلوم	استفعال

تعلیل: اَسْتَغْفَرْتَ: اصل میں اِسْتَغْفَرْتَ تھا ہمزہ استفہام داخل ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا تو اَسْتَغْفَرْتَ ہوا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۶ تَظٰهَرُوْنَ	ظ ہ ر	صحیح	جمع مذکر حاضر مضارع معلوم	تفاعل

تعلیل: تَظٰهَرُوْنَ اصل میں تَتَظٰهَرُوْنَ تھا تو دو تاء میں سے ایک کو حذف کیا تو تَظٰهَرُوْنَ بن گیا۔

باب	صیغہ	ہفت اقسام	مادہ	موزون
ضرب	واحد مؤنث امر غائب	مہموز الفاء وناقص یائی	ء ت ی	⑧ وَلْتَأْتِ

تعلیل: وَلْتَأْتِ اصل میں لِتَأْتِيَ تھا شروع میں لام امر داخل ہونے کی وجہ سے آخر سے یاء حذف ہوگئی پھر شروع میں واو داخل ہوا تو فَعِلَ کے وزن پر ہونے کی وجہ سے علِمِ شهد کا قاعدہ جاری کر کے لام کو ساکن کیا وَلْتَأْتِ بن گیا۔

باب	صیغہ	ہفت اقسام	مادہ	موزون
ضرب	واحد مذکر غائب مضارع معلوم	لفیف مفروق	و ق ی	⑨ وَيَتَّقْهِ

تعلیل: وَيَتَّقْهِ اصل میں يَوْتَقِيُ تھا اتقد اتسر قاعدہ سے فاء افتعال تاء میں مدغم ہوا اور يدعوا يرمی قاعدہ سے یاء ساکن ہوگئی اور ماقبل مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حرف علت گر گئی تو يَتَّقِ ہوا پھر ضمیر منصوب کے اتصال کی وجہ سے يَتَّقْهِ بن گیا۔

باب	صیغہ	ہفت اقسام	مادہ	موزون
افعال	واحد مذکر امر حاضر معلوم	ناقص واوی	ر ج و	⑩ اَرْجِهْ

تعلیل: اَرْجِهْ اصل میں اَرْجِيْ تھا وقف کی وجہ سے حرف گر گئی اَرْجِ بن گیا پھر ضمیر مفعول کا اتصال ہوا تو اَرْجِهُ بن گیا۔ اور قرآن مجید میں اس کے بعد وَاَخَاهُ آیا ہے تو واو کو ملانے کی وجہ سے عارضی طور پر جِهِ وَفِعِلِ کے وزن پر ہونے کی وجہ سے هاء کو ساکن کیا تو اَرْجِهْ وَاَخَاهُ بن گیا۔

باب	صیغہ	ہفت اقسام	مادہ	موزون
ضرب	جمع مذکر غائب ماضی معلوم	ناقص یائی	ع ص ی	⑪ عَصَوَّ

تعلیل: عَصَوَّ اصل میں عَصَيُوْا تھا قال باع قاعدہ کی وجہ سے یاء الف سے تبدیل ہوا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا پھر قرآن مجید میں اس کے بعد واو عطف آیا تو ایک جنس حروف کی وجہ سے مد شد قاعدہ کی وجہ سے واو اول کو دوسرے میں ادغام کیا تو عَصَوَّ بن گیا۔

باب	صیغہ	ہفت اقسام	مادہ	موزون
نصر	جمع متکلم مضارع معلوم	مضاعف	م ن ن	⑫ اَنَّمُنَّ

تعلیل: اَنَّمُنَّ اصل میں نَمْنُنُ تھا آخر میں دونون ایک ساتھ کلمہ میں واقع ہونے کی وجہ سے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا پھر آخر کو نصب دیا ان ناصبہ داخل ہونے کی وجہ سے پھر قاعدہ یرملون سے ان ناصبہ کے نون کو حرف اتین کے نون میں مدغم کیا تو اَنَّمُنَّ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۱۳ لُمْتُنَّنِیْ	ل و م	اجوف واوی	جمع مؤنث حاضر ماضی معلوم	نصر

تعلیل: لُمْتُنَّنِیْ اصل میں لَوَمْتُنَّنِیْ تھا قال باع کے قاعدہ سے واو کو الف سے تبدیل کیا تو التقائے ساکنین ہوا تو الف کو حذف کیا اور فاء کلمہ کو ضمہ دیا پھر آخر میں نون وقایہ اور یاء متکلم لاحق ہونے کی وجہ سے لُمْتُنَّنِیْ بن گیا۔

۱۴ اِمَّاتَرَیِنَّ	ر ء ی	مہموز العین وناقص یائی	واحد مؤنث حاضر مضارع معلوم	فتح

تعلیل: اِمَّاتَرَیِنَّ اصل میں تَرْاَیِیْنَ تھا یسل کے قاعدہ سے ہمزہ حذف ہوا تو تَرَیِیْنَ ہوا پھر یائے اول متحرک ماقبل راء مفتوح تھا اس لیے قال باع کے قاعدہ سے یائے اول الف سے تبدیل ہوئی تو تَـرَایْنَ ہوا، التقائے ساکنین سے الف حذف ہوا تو تَرَیْنَ ہوا نون تاکید ثقیلہ لاحق ہونے سے نون اعرابی حذف ہو تو تَرَیْنّ ہو پہلا ساکن غیر مدہ تھا اس کو کسرہ دیا تو تَرَیِنّ ہوا پھر ابتداء میں امّا شرطیہ داخل ہو تو اِمَّاتَرَیِنّ ہوا۔

۱۵ اَلَمْ تَرَ	ر ء ی	مہموز العین وناقص یائی	واحد مذکر حاضر جحد معلوم	فتح

تعلیل: اَلَمْ تَرَ اصل میں تری تھا لم کی وجہ سے آخر سے الف گر گیا اور شروع میں ہمزہ استفہام لایا تو اَلَمْ تَرَ بن گیا۔

۱۶ قَالِیْنَ	ق ل ی	ناقص یائی	جمع مذکر سالم اسم فاعل	ضرب

تعلیل: قَالِیْنَ اصل میں قَالِیِیْنَ تھا یدعویری قاعدہ سے یاء ساکن ہوگئی پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو قَالِیْنَ بن گیا۔

۱۷ اَشُدَّ	ش د د	مضاعف	جمع	نصر

تعلیل: اَشُدَّ اصل میں اَشْدُدٌ تھا یمد یفر قاعدہ سے دال اول کی حرکت ماقبل کو دیکر دال کو دال میں ادغام کیا تو اَشُدٌّ بن گیا اور قرآن مجید میں مضاف واقع ہونے کی وجہ سے تنوین حذف ہوگئی ہے۔

۱۸ لَمْ يَكُ	ك و ن	اجوف واوی	واحد مذکر جحد معلوم	نصر

تعلیل: لَمْ يَكُ اصل میں لَمْ يَكُنْ تھا افعال ناقصہ ہونے کی وجہ سے عامل جازم داخل ہونے سے نون حذف ہوگیا

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
⑲ یَهِدِّیُ	ہ د ی	ناقص یائی	واحد مذکر غائب مضارع معلوم	افتعال

تعلیل: یَهِدِّیُ اصل میں یَهتَدِیُ تھا یدعو، یرمی کے قانون سے آخر کو ساکن کیا تو یَهتَدِی ہوگیا اور خَصَّمَ قاعدہ سے تاءافتعال کو دال سے تبدیل کر کے دال کو دال میں ادغام کیا تو التقائے ساکنین ہوا اس وجہ سے هاء کو کسرہ دیا تو یَهِدِّیُ بن گیا۔ تولَمْ یَكُ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
⑳ یَخِصِّمُوْنَ	خ ص م	صحیح	جمع مذکر غائب مضارع معلوم	افتعال

تعلیل: یَخِصِّمُوْنَ اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا خَصَّمَ قاعدہ سے تاءافتعال کو صاد سے تبدیل کر کے صاد کو صاد میں ادغام کیا تو التقائے ساکنین ہوا پھر خاء کو کسرہ دیا تو یَخِصِّمُوْنَ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
㉑ وَدَّكَرَ	ذ ك ر	صحیح	واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افتعال

تعلیل: وَدَّكَرَ اصل میں وَاذْتَكَرَ تھا ''اِذَّكَرَ اِدِّكَرَ'' کے قاعدہ سے تائے افتعال کو دال سے بدل کر پھر ذال کو دال کے جنس کر کے دال کو دال میں ادغام کیا تو اِدَّكَرَ بن گیا اور ہمزہ وصلی واو داخل ہونے کی وجہ سے گر گیا تو وَدَّكَرَ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
㉒ مُدَّكِرٌ	ذ ك ر	صحیح	واحد مذکر اسم فاعل	افتعال

تعلیل: مُدَّكِرٌ اصل میں مُذْتَكِرٌ تھا ''اِذَّكَرَ اِدِّكَرَ'' کے قاعدہ سے مُدَّكِرٌ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
㉓ تَدَّعُوْنَ	د ع و	ناقص واوی	جمع مذکر مضارع معلوم	افتعال

تعلیل: تَدَّعُوْنَ اصل میں تَدْتَعِوُوْنَ تھا دُعِیَ قاعدہ سے واو اول یاء سے تبدیل ہوا تو تَدْتَعِیُوْنَ ہوگیا پھر ''اِذَّكَرَ اِدِّكَرَ'' کے قاعدہ سے تائے افتعال کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کیا تو تَدَّعِیُوْنَ بن گیا پھر یدعو، یرمی کے قاعدہ سے عین کو ساکن کر کے یاء کا ضمہ عین کو دیا پھر یاء ساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے مُوسِرٌ قاعدہ سے یاء واو سے تبدیل ہوئی تو دو ساکن واو جمع ہوئے ان میں سے اول کو حذف کیا تو تَدَّعُوْنَ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
㉔ مُزْدَجَرٌ	ز ج ر	صحیح	واحد مصدر میمی	افتعال

تعلیل: مُزْدَجَرٌ اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا ''اِذَّكَرَ اِدِّكَرَ'' کے قاعدے سے تاءافتعال کو دال سے تبدیل کیا تو مُزْدَجَرٌ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۲۵ فَمَنِضطُرَّ	ض ر ر	مضاعف	واحد مذکر غائب ماضی مجہول	افتعال

تعلیل: فَمَنِضطُرَّ اصل میں اُضتُرِرَ تھا تواطلب اظلم قاعدہ سے تائے افتعال کو طاء سے تبدیل کیا تو اُضطُرِرَ ہوا پھر مد فرّ قاعدہ سے اول راء کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا تو اُضطُرَّ بن گیا پھر ہمزہ وصلی مَنْ وصلیہ داخل ہونیکی وجہ سے گر گیا تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے مَنْ کے نون کو کسرہ دیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۲۶ مَضطُرِرْتُم	ض ر ر	مضاعف	جمع مذکر مخاطب ماضی مجہول	افتعال

تعلیل: مَضطُرِرْتُم اصل میں اُضتُرِرْتُم تھا تواطلب اظلم قاعدہ سے تائے افتعال کو طاء سے تبدیل کیا تو اُضطُرِرْتُم بن گیا پھر شروع میں ما داخل ہونے کی وجہ سے مَضطُرِرْتُم بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۲۷ فَمَسطَاعُوْا	ط و ع	اجوف واوی	جمع مذکر ماضی منفی معلوم	استفعال

تعلیل: فَمَسطَاعُوْا اصل میں اِستَطوَعُوْا تھا یقال بیاع قاعدہ سے واو کی حرکت ماقبل کو دیکر واو کو الف سے تبدیل کیا تو اِستَطَاعُوْا بن گیا پھر ما نافیہ داخل ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا اور ما کا الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا تو فَمَستَطَاعُوْا ہوا پھر تائے استفعال کو رسم الخط کے اعتبار سے حذف کیا فَمَسطَاعُوْا ہوا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۲۸ لَمْ تَسطِعْ	ط و ع	اجوف واوی	واحد مذکر جحد معلوم	استفعال

تعلیل: لَمْ تَسطِعْ اصل میں لَمْ تَستَطوِعْ تھا یقول یبیع قاعدہ سے واو کی حرکت ماقبل کو دیکر میعاد قاعدہ سے واو کو یاء سے تبدیل کیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کیا تو لَمْ تَسطِعْ بن گیا

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۲۹ مُضِیًّا	م ض ی	ناقص یائی	مصدر	ضرب

تعلیل: مُضِیًّا اصل میں مُضُوْیاً تھا سید قاعدہ سے مُضِیٌّ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۰ عِصِیَّهُمْ	ع ص و	ناقص واوی	مصدر	نصر

تعلیل: عِصِیَّهُمْ اصل میں عُصُوْوٌ تھا تو دلیٌّ قاعدہ سے عِصِیٌّ بن گیا پھر اضافت کی وجہ سے تنوین حذف ہوگئی اور نصب مفعول بہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۱ لَنَسْفَعاً	س ف ع	صحیح	جمع متکلم مؤکد بانون خفیفہ	فتح

تعلیل: لَنَسْفَعاً اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا نون خفیفہ کوتنوین کی شکل میں لکھا تولَنَسْفَعاً بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۲ نَبْغِ	ب غ ی	ناقص یائی	جمع متکلم مضارع معلوم	ضرب

تعلیل: نَبْغِ اصل میں نَبْغِیْ تھا تو وقف کی وجہ سے عامل جازم داخل ہونے کی وجہ سے آخر سے حرف علت گر گئی تو نَبْغِ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۳ غَوَاشٍ	غ ش ی	ناقص یائی	جمع مؤنث اسم فاعل	سمع

تعلیل: غَوَاشٍ اصل میں غَوَاشِیٌ تھا تو جوارٍ قاعدہ سے لام کلمہ کی یاء کوحذف کر کے تنوین عین کلمہ پر لائی تو غَوَاشٍ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۴ فَقَدْ رَأَيْتُمُوْهُ	ر ء ی	مہموز العین ناقص یائی	جمع مذکر حاضر ماضی معلوم	فتح

تعلیل: فَقَدْ رَأَيْتُمُوْهُ اصل میں رَأَيْتُمْ تھا تو ضربتم قاعدہ سے ہاء ضمیر کے اتصال کی وجہ سے واو دوبارہ لوٹ آئی اور قد حرف تحقیق ہے تو فَقَدْ رَأَيْتُمُوْهُ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۵ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	ل ز م	صحیح	جمع متکلم مضارع معلوم	افعال

تعلیل: اَنُلْزِمُكُمُوْهَا اصل میں نُلْزِمُ تھا اس کے بعد کم ضمیر متصل ہے اور اس کے بعد ہاء ضمیر کی اتصال کی وجہ سے کم ضمیر میں واو لے آئے اور شروع میں ہمزہ استفہام ہے تو اَنُلْزِمُكُمُوْهَا بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۶ اَنْ سَيَكُوْنُ	ك و ن	اجوف واوی	واحد مذکر غائب مضارع معلوم	نصر

تعلیل: اَنْ سَيَكُوْنُ اصل میں يَكُوْنُ تھا شروع میں ان مخففہ داخل ہوا اور سین علامت مضارع ہے تو اَنْ سَيَكُوْنُ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۷ مِتْنَا	م و ت	اجوف واوی	جمع متکلم ماضی معلوم	سمع

تعلیل: مِتْنَا اصل میں مَوِتْنَا تھا تو قال باع قاعدہ سے واو کو الف سے تبدیل کیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہوا اور فاء کلمہ کو خفن بعن قاعدہ سے کسرہ دیا تو مِتْنَا بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۸ فَمُبَجَسَتُ	ب ج س	صحیح	واحد مؤنث غائب ماضی معلوم	انفعال

تعلیل: فَمُبَجَسَتُ اصل میں اِنۡبَجَسَتۡ تھا تو نون ساکن کے بعد باء واقع ہونے کی وجہ سے نون ساکن کو میم سے تبدیل کیا اور شروع میں فاء داخل ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا ہے تو فَمُبَجَسَتُ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۳۹ اَلدَّاعِ	د ع و	ناقص واوی	واحد مذکر اسم فاعل	نصر

تعلیل: اَلدَّاعِ اصل میں اَلدَّاعِوُ تھا تو دُعِی قاعدہ سے واو یاء سے تبدیل ہوا پھر یدعو یرمی قاعدہ سے یاء ساکن ہوگئی تو الدَّاعِیۡ بن گیا پھر لام تعریف داخل ہونے کی وجہ یاء حذف ہوئی جوازاً تو اَلدَّاعِ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۴۰ اَلۡجَوَارِ	ج ر ی	ناقص یائی	جمع مؤنث اسم فاعل	ضرب

تعلیل: اَلۡجَوَارِ اصل میں اَلۡجَوَارِیُ تھا تو جوارٍ قاعدہ سے یاء ساکن ہوگئی اور شروع میں لام تعریف داخل ہونے کی وجہ یاء حذف ہوئی جوازاً تو اَلۡجَوَارِ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۴۱ اَلتَّنَادِ	ن د ی	ناقص یائی	مصدر	تفاعل

تعلیل: اَلتَّنَادِ اصل میں اَلتَّنَادُیُ تھا تو ادلٍ اظبٍ قاعدہ سے دال کا ضمہ کسرہ سے تبدیل کیا اور یاء ساکن ہوگئی پھر شروع میں لام تعریف داخل ہونے کی وجہ سے یاء حذف ہوئی جوازاً تو اَلتَّنَادِ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۴۲ دَسّٰهَا	د س س	مضاعف	واحد مذکر غائب ماضی معلوم	تفعیل

تعلیل: دَسّٰهَا اصل میں دَسَّسَهَا تھا تو دو حرف ایک جنس ہونے کی وجہ سے آخری حرف کو ماقبل حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کیا اور آخر میں ھاء ضمیر متصل ہوا تو دَسّٰهَا بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
۴۳ فَظَلۡتُمۡ	ظ ل ل	مضاعف	جمع مذکر حاضر ماضی معلوم	سمع

تعلیل: فَظَلۡتُمۡ اصل میں فَظَلِلۡتُمۡ تھا تو اہل عرب کا یہ قاعدہ ہے کہ دو حرف ایک جنس ہونے کی وجہ سے ایک کو حذف کرتے ہیں یہاں لام اول حذف ہوا۔ اور کبھی لام اول کی حرکت ظاء کو دیدی جاتی ہے اس کے بعد لام اول کو حذف کرتے ہیں۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
٤٤ قِرْنَ	ق ر ر	مضاعف	جمع مؤنث حاضر امر حاضر معلوم	سمع

تعلیل: قِرْنَ اصل میں اِقْرَرْنَ تھا تو متجانسین قاعدہ سے رائے اول کی حرکت ماقبل قاف کو دیدی اور راء کو حذف کیا تو اِقَرْنَ بن گیا پھر مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گرگیا قَرْنَ بن گیا۔

موزون	مادہ	ہفت اقسام	صیغہ	باب
٤٥ حُجُرَاتٌ	ح ج ر	صحیح	اسم جامد	

تعلیل: حُجُرَاتٌ اس کا مفرد حُجُرَۃٌ ہے جمع مؤنث بنانے کے لیے آخر میں الف تاء لایا تو حُجُرَاتٌ بن گیا